

ربیع الاول شریف کے پر نور موسم میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے ایک عظیم تحفہ

# مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرا وہی زمانِ مصطفیٰ



مصنف

علامہ حافظ محمد تقی عثمانی قادری و مالوی

پبلیکیشنز  
میرا



ربیع الاول شریف کے پُر نور موسم میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے لیے ایک عظیم تحفہ

# مصطلحات میلاد النبی

مصنف

علامہ حافظ محمد نور محمد قادری وٹالوی

پہلی بار شائع  
میلاد النبی



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ----- مصطفیٰؐ میلاد نبیؐ زبان مصطفیٰؐ

مرتب ----- علامہ حافظ محمد نور محمد قادری ڈنلوئی

سن اشاعت ----- جنوری 2012ء

تعداد ----- 1100

صفحات ----- 200

ہدیہ ----- 160

ناشر ----- میلاد پبلیکیشنز

ڈانڈرہ ملکیٹ گنج بخش راہ نمبر 4503530-0333 Mob:

### ملنے کے پتے

- مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور • ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور/کراچی
- شبیر برادرزادہ بازار لاہور • زاویہ پہلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ غوشیہ ہول سیل کراچی • احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
- مکتبہ فیضان سنت - ملتان • مکتبہ فیضان رضا - لالہ موسیٰ
- رضا ورائٹی ہاؤس - دربار مارکیٹ لاہور • مکتبہ بابا فرید - پاکپتن شریف
- مکتبہ فیضان رضا ریلوے روڈ نزد توکل مسجد ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
11	نغمہ میلاد	1
12	انتساب	2
13	نذرانہ عقیدت	3
14	تقریظات علماء کرام	4
25	تقدیم	5
25	جشن میلاد، جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم	6
26	توضیحی عبارات	7
30	مخالفین کی بج روی	8
31	انداز بدلتے ہیں	9
33	منکرین کے خود ساختہ امور	10
34	میلاد منانے کے فوائد	11
	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں اپنا میلاد پڑھنا	12
36	محفل متعطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور تذکرہ میلاد	13
37	سیدتنا عائشہ صدیقہ کبریٰ اور تذکرہ میلاد	14
37	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوموار کا روزہ رکھ کر اپنا میلاد منانا	15
37	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خصیافت میلاد	16
38	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اعزاز بیان کرنے کا اپنا میلاد منانا	17
39	تذکرہ پیدائش و بعثت اور محفل میلاد	18

39	تذکرہ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل میلاد	19
42	حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے تذکرہ محفل میلاد	20
43	ایک ضروری وضاحت	21
44	تذکار اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل میلاد	22
47	ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نور کی بارش	23
48	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی فضیلت بیان کر کے اپنا میلاد منایا	24
49	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبیلے اور نسب کی فضیلت اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	25
53	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اباؤ اجداد کی پاکیزگی اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا	26
54	تذکرہ سفر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	27
55	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محفل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنی افضلیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا	28
57	ایک اہم نکتہ	29
61	اعلیٰ حضرت محمد ﷺ کا فرمان	30
61	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا	31
62	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ بیان کر کے اپنا میلاد منایا	32
63	ایک قضیہ کا تصفیہ	33
63	ضعیف حدیث کا حکم	34

64	حدیث ضعیف اکابر محدثین کی نظر میں	35
65	حدیث ضعیف مخالفین میلاد کے اکابرین کی نظر میں	36
67	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خصوصی فضائل بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	37
68	تذکرہ بعثت و رحمت دو جہاں بزبان سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	38
70	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تمام جہانوں کیلئے رحمت ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	39
71	معراج کی شب انبیاء کرام بیٹوں کی محفل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد پڑھا۔	40
72	تذکرہ اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	41
74	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیحہ کرام غنی منیر کے سامنے اپنی اہم خصوصیات بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	42
77	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص اعزاز "شفاعت کبریٰ" اپنی محفل میں کو صحیحہ کرام غنی منیر کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	43
86	تذکرہ مقام محمود اور محفل میلاد	44
89	مقام محمود کا معنی و مفہوم	45
90	محمود کا لغوی معنی	46
90	قاضی عیاض مالکی بیہقیہ کے نزدیک "مقام محمود" کے معانی	47
91	شفاعت کبریٰ کا عطا کیا جانا	48
92	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت عطا کرنے سے پہلے ہزار پوشا پہنائی جائے گی۔	49
93	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش کے دائیں طرف قیام فرمانا۔	50

93	اللہ تعالیٰ کا اپنی کرسی پر نزول اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قیام۔	51
94	خصوصی نداء اور کلماتِ حمد کا عطا کیا جانا۔	50
95	اہل ایمان کے آخری گروہ کی دوزخ سے نجات۔	53
95	تمام امتوں کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعتِ عظمیٰ کا اختیار دیا جانا۔	54
96	اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال	55
97	اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال	56
98	اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھانا۔	57
99	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خاتم النبیین ہونے کا اعلان کر کے اپنا میلاد منایا	58
101	وجوہاتِ افضلیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفلِ میلاد	59
101	جوامع الکلم کی وضاحت۔	60
102	گیارہ جوامع الکلم۔	61
103	تذکرہ فصاحتِ زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفلِ میلاد	62
104	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہم خصوصیت ”آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے مقامِ نبوت پر فائز ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	63
105	روایت مذکورہ کی محدثانہ اسنادی تحقیق	64
106	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں قیامت تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا۔	65
110	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کی ابتداء سے لے کر کائنات کی انتہاء تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا۔	66
111	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے وسیع علمِ غیب کا اظہار فرما کر اپنا میلاد منایا۔	67



112	تذکرہ منصب ملکیت اور محفل میلاد	68
113	ایک اہم علمی نکتہ:	69
116	ایک غلط فہمی کا تحقیقی ازالہ۔	70
117	انبیاء پیغمبر کے خوابوں کی شرعی حیثیت۔	71
118	حدیث مذکورہ سے حاصل ہونے والے دو اہم نکات۔	72
119	سنی مسلمانوں کو مشرک کہنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں۔	73
120	مشرک ساز مشقیوں پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ	74
121	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت ”قسم نعمت ہونا“ صحیحہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا	75
121	تشریح و توضیح	76
125	تفسیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند مثالیں۔	77
127	تقسیم میں سخاوت۔	78
131	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماٹنن شرک ہے؟	79
132	تذکرہ بے مثل بشریت اور محفل میلاد۔	80
135	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت ”آگ اور پتھریں یکساں دیکھنا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	81
137	دست اقدس کی طاقت اور محفل میلاد	82
139	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی خصوصیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	83
140	امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلوی کی نسبت کافر مان:	84
141	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا معلم کائنات بن کر مبعوث ہونا صحیحہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرمایا اپنا میلاد منایا۔	85

143	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذکر کی عظمت و فضیلت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	86
144	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خاص اعزاز ”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا آپ کو نداء کرنا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	87
144	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت ”قیامت تک کی تمام چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	88
145	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت ”جنتیوں اور جہنمیوں کے نام بمع ولدیت اور خاندان جاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	89
146	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہم خصوصیت ”اپنی امت کے ہر شخص کو پہچاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	90
146	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک خاص مقصد ”اپنی امت کو جہنم سے بچانا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔	91
149	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کی حقانیت بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	92
150	”لفظ عواتک“ کے متعلق امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلوی عسید کی تحقیق۔	93
151	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے چاند کے دو ٹکڑے کر کے اپنا میلاد منایا۔	94
152	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلی سے پانی کے چشمے بہا کر اپنا میلاد منایا۔	95
155	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنی کلی مبارک کی برکتیں ظاہر کر کے اپنا میلاد منایا۔	96

156	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو واپس پلٹا کر اپنا میلاد منایا۔	97
157	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے کھجور کا کچھ قدموں میں بلا کر اپنا میلاد منایا۔	98
158	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچپن کے حالات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	99
161	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کو اپنے قدموں میں بلا کر اپنا میلاد منایا۔	100
163	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اپنے ذکر کا خدا کے ذکر کے ساتھ متصل ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا۔	101
164	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا۔	102
166	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعت خواں حضرت عامر بن مثنیٰ کی حوصلہ افزائی کر کے اپنا میلاد منایا۔	103
167	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعت خواں کرنے پر بنو نجار کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا۔	104
168	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسود بن ساریع رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا۔	105
168	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا۔	106
169	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اگلی کے اشارے سے آسمان سے بارش برسا کر اپنا میلاد منایا۔	107
170	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ویسے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا کر اپنا میلاد منایا۔	108
171	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار مسرت کرنے پر کافر کے عذاب میں تخفیف۔	109

173	ابولہب کو خواب میں دیکھنے والا کون تھا؟۔	110
173	روایت مذکورہ پر محدثین کے تبصرے۔	111
176	ایک تبصرہ منکرین میلاد کے گھر سے۔	112
176	روایت مذکورہ پر منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے تحقیقی جوابات۔	113
177	ایک ضروری بات۔	114
177	پہلا اعتراض اور اس کا جواب۔	115
180	دوسرا اعتراض اور اس کا جواب۔	116
183	تیسرا اعتراض اور اس کا جواب۔	117
187	چوتھا اعتراض اور اس کا جواب۔	118
189	مخالفین میلاد کے مستند علماء کی تصریحات	119
190	پانچواں اعتراض اور اس کا جواب۔	120
191	خاتمۃ الكتاب۔	121
193	ماخذ و مراجع۔	122



## نغمہ میلاد

حضرت آدم ابھی تھے مٹی و پانی کے مابین  
اس وقت بھی جلوہ گر تھا نورِ مصطفیٰ ﷺ

دعائے ابراہیم، بشارتِ عیسیٰ اور سیدہ آمنہ کا راجِ دلارا  
جس سے محلاتِ شام نظر آگئے وہ نورِ مصطفیٰ ﷺ

جنت کے دروازوں پر لکھا پایا جس کا نام حضرت آدم نے  
کتنا پیارا ہے نامِ نابی محمد مصطفیٰ ﷺ

کوئی خلیل اللہ، کوئی ذبیح اللہ اور کوئی کلیم اللہ  
ان سب سے افضل ہیں ہمارے مصطفیٰ ﷺ

حضرت جبریل نے کھنگا دنیائے مشرق و مغرب کو  
مگر نہیں پایا ایسا شخص جیسے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ

کر کے عقیدہٴ رس کا آپ ﷺ نے خود یہ ثابت کر دیا  
کہ ہے سنتِ مصطفیٰ ﷺ منانِ میاں مصطفیٰ ﷺ

حضرت تنویر کے لئے یہ کسی نعمت سے کم نہیں  
کہ بھی ہے نبیوں نے تابِ میاں مصطفیٰ ﷺ

جراتی پر بھی اللہ کا یہ دائمی کرم ہو جاے  
کہتا رہے وہ ہر وقت نعمتِ مصطفیٰ ﷺ

نتیجہٴ فکر: محمد شعیب احمد جراتی

آف حلیہ والہ جرات

## انتساب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین

### حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ

رضی اللہ عنہما

کے نام

اس امید پر کے قیامت کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بارگاہ میں میری سفارش فرمادیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شریف

طلبگار شفاعت

محمد تنویر و ثالوی

0300-6182305

## نذرانہ عقیدت

فقیر اپنی اس کاوش کو عالمی مبلغ اسلام، پیکر خلوص  
و محبت، زینت المشائخ، پیر طریقت، رہبر  
شریعت حضرت غلامہ پیر

صاحبزادہ محمد احمد قادری صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ، ڈھوڈا ٹریف سٹیشن گجرات، پاکستان

اور

منظر اسلام، مصنف کتب کثیرہ، ابرو کے  
اہلسنت، محقق اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت  
حضرت غلامہ مولانا

ابوالحق پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

قاعدہ دیدار محطی سہیل آباد آستانہ عالیہ مجددیہ، گوجرانوالہ

کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں، جن کی علمی و روحانی سرپرستی اور رہنمائی  
سے فقیر یہ خدمت محطی سہیل آباد کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوا۔  
مقبول افتد زبے عنہ شرف

طلبہ کارشخاعت

محمد تنویر و ناناوی

0300-6182305

## تقریظ

یادگار اسلاف، پیکر خلوص و محبت، محسن اہلسنت

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ جہان رضا، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ ہمارے نوجوان اب تحریری میدان میں کافی فعال ہیں اور اپنے بزرگوں کے تحریری ورثہ کو بحسن و خوبی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اسی نوجوان طبقہ کے نمائندہ طالب علم حافظ محمد تنویر قادری میر نے پاس تشریف لائے اور آتے ہی اس ملاقات میں انہوں نے یہ خوشخبری دی کہ وہ ”میلا دِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ“ کے نام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ مجھے انہوں نے مسودہ بھی دکھایا، میں ان کی محبت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور بڑی مسرت ہوئی کہ موصوف طالب علمی کے دور سے ہی ایسے سنجیدہ اور ذکی ہیں کہ کتاب دوستی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔

میری نصیحت ہے کہ جو کام بھی کریں اس میں تحقیقی معیار کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے تحقیقی مزاج اور ذوق سیراب نہ ہو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ملت کے نوجوانوں کو تنویر قادری کی طرح باذوق بنائے اور علمی، ادبی خدمات انجام دینے کے قابل بنائے۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ لاہور



## تقریظ

مناظر اسلام، ترجمان اہل حق، مصنف کتب کثیرہ، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ پیر ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ مجددیہ گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد!

زیر نظر کتاب فی ضل نوجوان، صاحب عزم مصمم حضرت مولانا حافظ محمد تنویر القادری  
طول عمرہ کی محبت بھری کاوش ہے۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "میلاد شریف" سے  
تعلق رکھنے والی تمام روایات کو مختلف حوالہ جات سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اپنے آقا  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بامید شفاعت ایک ہدیہ محبت پیش کیا گیا ہے۔  
راقم نے اسے سہ سہ کی طور پر دیکھا۔ وہ روایات جو فردا فردا احسنات کی کتب میں  
موجود تھیں مرتب نے بڑی محنت کے ساتھ ان موتیوں کو ایک ہی ٹری میں پرو دیا ہے۔ دعا  
ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کے ذریعہ نجات  
بنائے۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا

ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

16 محرم 1432ھ 23 ستمبر 2010ء

## تقریظ

فاضل جلیل، مصنف کتب کثیرہ، پیکر خلوص و محبت

حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب مدظلہ العالی

پرنسپل دارالعلوم جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات، پکی کوٹلی سیالکوٹ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس وقت عالم اسلام جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان عالم

کے دلوں میں حضور پر نور، شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابیدہ محبت کو بیدار کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیائے انسانیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کی طرف متوجہ کیا جائے۔

قرآن مجید نے نوع انسانی کے سامنے تاجدار کائنات، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس

شخصیت کا تاریخی نقطہ نظر سے تعارف کراتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر موجود ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی مذہبی کتابوں

میں حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ یہ بھی ہر رسول نے اپنی امت کو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب امتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چشم براہ ہیں۔ یہ

کائناتی اور عالمی حقیقت ہے۔ جس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی اس قرآنی نقطہ کو مد نظر

رکھتے ہوئے عالم نبیل، فاضل جلیل، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا حافظ تنویر احمد

قادری ناظم اعلیٰ تحریک صوت الاسلام انٹرنیشنل نے دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے

لئے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کتاب تحریر کی ہے۔ جو بڑی معنی خیز، مدلل اور بحوالہ

تحریر ہے۔ میں نے مولانا موصوف کی دیگر تصالیف کو مثلاً

- 1 شرح اربعین قادری
- 2 سنی تحفۃ العروس
- 3 جنت کے حسین مناظر
- 4 بکھرے موتی
- 5 جنت کی نکتیں
- 6 ہمارے سچے عقائد
- 7 موت کے مناظر
- 8 دعوت و تبلیغ کے بنیادی اصول وغیرہ

کو ملاحظہ کیا یہ تمام کتب بھی مصنف موصوف کی مدس اور بحوالہ ہیں۔ تقریر اور تحریر کا فیض دائمی ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہی فیض مولانا موصوف تقریر و تصانیف کے ذریعے عامۃ اناس اور عوام و خواص کو لائے رہے ہیں۔ آخر میں اللہ دہلوی باریک بینی میں ناچیز کو گویے کہ اللہ دہلوی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلمذ سے مدد حاصل فرمایا اور اسی صاحب کے علم و عمل، سوز و گمراہی اور زندگی میں برکتیں و نعمتیں عطا فرمائے۔

اللہ کریم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے تنویر قادری تیرے تصانیف کی اہموم پکی ہو

محمد اقبال قادری عطار کی

مدرس جامعہ صغیہ عطار ریہ بلبنات (راولپنڈی)

نزد قبستان پٹی کوٹلی، سہارو، سیالکوٹ

## تقریظ

حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

خطیب اعظم سمبڑیال، سیالکوٹ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا محمد تنویر صاحب کی کتاب ”میلا دِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ فقیر رضوی نے اُسے انتہائی مفید پایا۔

میرے خیال میں میلا دِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بہترین کتاب ہے۔ مولانا محمد تنویر صاحب کی بعض دوسری کتابیں بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ مولانا صاحب کی کتابیں کافی مواد کے ساتھ ہوتی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو مزید قلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی کتابوں کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے

شبیر احمد رضوی

خطیب جامع مسجد حنفی بریلوی منڈیر خورد

متصل ساہوالا اڈا، سمبڑیال، سیالکوٹ

0321\_6183860

## تقریظ

پیکرِ اخلاص و محبت حضرت علامہ

پیر سید عابد حسین شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

آستانہ عالیہ ٹھیکوواں شریف، ضلع پاکپتن

علامہ حافظ تنویر قادری حفظہ اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی خوش نصیب ہیں کہ آستانہ عالیہ ماوریہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات سے وابستہ ہیں۔ تاجدار ڈھوڈا شریف علامہ پیر محمد احمد شاہ رطلہ العالی کی ذاتِ گرامی جہاں ظاہری اور باطنی علوم کا سرچشمہ ہے وہاں عطاء و سخا فیوض و کلمات مہر و مروت اور خلق و محبت کا ایک ایسا پیکر ہے جسے دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اس آستانہ عالیہ سے وابستگی اور حضورِ قبلہ علامہ پیر محمد احمد شاہ مدظلہ العالی سجاد و نشینِ ستانہ عالیہ کا فیضان و کرم ہے جو قادری صاحب تصنیف و تالیف کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ پیش نظر کتاب جس کا نام "میلا دمصطفیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ" ہے، مصطفیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ ہے۔ اس میں میلا دمصطفیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ کے موضوع پر کثیر احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جناب علامہ محمد تنویر قادری و مالوکی صاحب نے اپنی اس کتاب میں بیان کردہ احادیث کو کثیر حوالہ جات سے مزین کر کے کتاب کی زینت و دو بال کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب کریم سنہ ۱۳۱۲ھ کے صدقہ سے مستفد و دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور اس تصنیف کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین سنہ ۱۳۱۲ھ

دعاؤ

سید عابد حسین شاہ بخاری

آستانہ عالیہ ٹھیکوواں شریف

تحصیل عارف والا، ضلع پاکپتن شریف

## تقریظ

معروف صحافی، کالم نگار، شاعر

محترم محمد صلاح الدین سعیدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز القدر حافظ محمد تنویر قادری ابھرتے ہوئے اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے متحرک نوجوان ہیں، آپ کے قلم سے شرح اربعین قادری اور سنی تحفۃ العروس کے نام سے اُن کی مستند اور مدلل کتابیں قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔

اب موصوف نے اپنے اشہر قلم کا رخ میلاد شریف کے بابرکت مضمون کی طرف موڑا ہے اور ”میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کے نام سے ایک خوبصورت کتاب تیار کر رہے ہیں۔ جس میں قرآنی استدلال حدیث پاک کے ماخذوں سے خوشہ چینی اور تفسیری نکات کی چاشنی کے ساتھ ساتھ اکابر ملت کے کلام سے روشنی حاصل کر کے اپنے قارئین کے دامن مالا مال کر رہے ہیں۔ میلاد شریف پر تحریری کام پچھلی آٹھ صدیوں سے باقاعدہ ہو رہا ہے۔ یا کان امت اور مشاہیر امت نے اپنے اپنے قلم سے میلاد کے خوب خوب پھول کھلائے ہیں اور امت کے مشام جان مہکائے ہیں۔ یہ مبارک سلسلہ جاری ہے، اور جاری رہے گا اور حضرت مولانا محمد تنویر قادری کی کتاب اس مبارک سلسلے کی ایک مبارک کڑی ہے۔ امید ہے یہ کتاب ”میلادی لٹریچر“ میں ایک خوشنما اضافہ ثابت ہوگی اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے راحتِ جان بن کر اُن میں جذباتِ محبت کو فراواں کرنے گی۔

ان شاء اللہ

صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن، لاہور

## تقریظ

### مولانا محمد حسان قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

بن خطیب پاکستان حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری

پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا گنگر، بادامی باغ، لاہور

جیسا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے واضح ہے کہ ایمان کے تین درجات ہیں، آج کے دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایمان کے تیسرے درجے پر متمسک ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کفر کی ہوائیں اتنی تیز ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں جلنے والے چراغوں کو نہایت مدھم کر دیا ہے کہ دور سے دیکھنے والا انہیں بجھا ہوا ہی تصور کرتا ہے۔ پر الحمد للہ یہ سہ و رکوعین صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اب بھی ایمان کے نیم روشن چراغ موجود ہیں۔

کفر کی ان ہواؤں کے ساتھ ساتھ چند ”اپنے“ بھی ہم سے برسر پیکار ہونے کو تیار ہیں اور یہ وہی اپنے ہیں جو غیہ و ہاں سے بھی خطرناک ہیں۔ انہیں اپنوں نے ہماری ناقہ ڈبوں میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ انہیں ”اپنوں“ نے ہمارے ایمان کو مسخ کر دیا۔ یہ دلوں میں جو ہماری طرح کلمہ بھی پڑھتے ہیں، ہم سے زیادہ لمبی نمازیں بھی پڑھتے ہیں، ہم سے بڑی دائرہ حیاں بھی رکھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں، مگر نہ ہی انہیں ہماری طرح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ اگنانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دلوں میں اگنانا نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی ہماری طرح میاں و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت سجانا نصیب ہوتا ہے۔ ان اپنوں اور پرایوں نے بد عقیدگی اور بدنیتی کی چھری سے اقبال کے مرغِ حرم کو ذبح کر دیا ہے۔ ہم جیسے پہلے درجے کے مسلمان اس بات سے منتظر ہیں کہ سب ظہورِ عیسیٰ علیہ السلام ہو جو حاکمِ الہی سے اور اپنے امام کا ساتھ دے کر اس کو ویسے ہی زندہ کر دے جس طرح ماضی بعید میں دوسرے جانوروں کو کیا کرتے تھے۔

ہمارے بھائی حافظ محمد تنویر قادری نے میلاد شریف کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے آپ کے سامنے ہے، مجھ ناچیز نے بھی چند لمحے اس کتاب کے مطالعہ میں صرف کیے ہیں ان کی جتنی بھی حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے تھوڑی سی عمر میں اتنی مفصل اور جامع کتب تحریر کی ہیں جن میں ہر موضوع پر باحوالہ گفتگو کی گئی ہے۔ ایک نئے رائٹر کے لئے اس طرح سے تصنیف کرنا بہت مشکل ہے۔

ایک خوشی تو اس بات پر ہے کہ کوئی شخص تو ہے جو ہمارے بزرگوں کے علمی ورثے کی حفاظت میں لگا ہوا ہے۔ امید ہے کہ اور بھی بہت سے دلوں میں ایسے چراغ روشن ہوں گے اور دوسری خوشی اس بات پر ہے کہ نئی نسل میں دوسرے درجے کے مسلمان بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اپنی زبان اور قلم سے نہ صرف ان ”اپنوں“ بلکہ پرائیوں سے برہم پیکار ہوں گے۔

فکر مندی اس بات پر ہے کہ ان اپنوں کو سدھارنے کے لئے یہ لوگ کافی نہیں کیونکہ جب کوئی شخص دین کی چابی سے دنیا کو کھولتا ہے اور اس کی بہاروں میں کھوجاتا ہے تو اس کے لئے واپس آ کر اعمال کی چابی سے جنت کے دروازے کھولنا بہت مشکل ہے۔ اور جو دین لبادہ اوڑھ کر دنیا میں گم ہو تو اس کا واپس آنا بہت مشکل ہے۔ اور وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دین سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔

آپ میرا اشارہ سمجھ ہی گئے ہوں گے یہ بات یاد رکھیں اسلام تلوار سے نہیں پھیلا مگر اس کا بقاء کی خاطر تلوار اٹھانے کی ضرورت ہے۔ خواہ اس کے دشمن اپنے ہوں یا پرانے۔ اس مقصد کے لئے پہلے درجے کے مسلمانوں کی ضرورت ہے جنہیں ”عرف عام“ میں ابو بکر و عمر و عثمان و علی و حسین و خالد رضی اللہ عنہم یا نور الدین، صلاح الدین، ٹیپو سلطان رحمۃ اللہ علیہم کہہ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تنویر بھائی پر اپنا خصوصی کرم کیا ہے جو اتنی کم عمر میں انہیں اتنا علم عطا کر رہا ہے۔ اللہ انہیں اور ہمیں مزید باعمل بنائے اور ان کے اور ہمارے نیک کاموں میں برکت فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ وقت ضرورت انہیں اور ہمیں دوسرے درجے میں ترقی دے۔ آمین

دعا گو

محمد حسان قادری، لاہور

111372



## تقریظ

فاضل جلیل حضرت علامہ طیب کفیل چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

جامعہ ازہر شریف، مصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب فطرت کے سرورق پر جو احمد رقم نہ ہوتا

تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کن فنکان نہ ہوتی جو وہاں مامم نہ ہوتا

زمین نہ ہوتی، فک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

مرحباً! یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! اے دو جہاں کے وانی! مرحبا! اے ماورق العقول مرحبا!

قابل رشک و ستائش ہے تیرا نصیب! جو سب ذمہ نڈتے رہے وہ تو نے پایا۔ یہ اللہ

کی دین ہے جس کو چاہے نواز دے۔ واللہ یختص برحمته من یشاء۔

آج تو انہی کی برکت سے فرخندہ ہے۔ ان کی شوکت سے رشندہ ہے۔ ان ہی کی

عظمت سے تابندہ ہے۔ ان ہی کی نسبت سے تو پاکندہ ہے۔ ہاں نسبت کی بھی یہ نشان

ہے۔ کہیں عشق کی جان ہے۔ کہیں روح ایمان ہے، کہیں عظمت کا نشان ہے۔ مثل ہے ان

ہے۔ تجھے مبارک ہو تیرے نسبت عظیم الشان ہے۔

سورحمت خداوندی کے پیش نظر وہ جسے چاہے اپنے محبوب کے ذکر سے منتسب

لے اور قاعدہ یہ ہے جس کو خاص کیا جائے اس کے اندر مطلوب اسمہ نسبت اور اوروں۔ اللہ

جل و علا نے میرے فاضل دوست حضرت علامہ حافظ محمد نور قادری و پیشوا اسمہ نسبت سے

نوازا ہوا ہے۔ ان کی کتاب "میاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کا میں نے

مطالعہ کیا۔ بیٹھا ر خوبوں کی حامل پائی۔

میاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کے انعقاد کا مقصد کیا ہے؟ یہ بات

ذہن نشین رہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں دلائل قاطعہ موجود ہیں اور اس کے انعقاد کے

بیشمار فوائد و ثمرات بھی ہیں۔ جن کی تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔  
 چونکہ میرے فاضل دوست نے اپنی کتاب کا نام ”میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ رکھا ہے اس حوالہ سے صرف ایک روایت ہے۔  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (سیدنا) ابو  
 بکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔  
 (طبرانی کبیر، جلد 1 صفحہ 58، مجمع الزوائد جلد 9، صفحہ 23)

## احکامِ حدیث:

- اس حدیث مبارکہ سے یہ چند باتیں واضح ہو گئیں۔
1. نبی یا ولی کی ولادت کا ذکر کرنا، سنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔
  2. میلاد کا ذکر اکٹھے بیٹھ کر کرنا، سنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔
  3. ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا میلاد ذکر سننا۔ ثابت کرتا ہے کہ میلاد انبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سننا، سنتِ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہے۔
- مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا، میلاد انبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر، مجلسِ سماعت جائز بلکہ سنتِ  
 محبوبانِ خدا ہے۔ اسی طرح بے شمار روایات ہیں جو آپ کو کتاب ہذا سے حاصل ہو جائیں گی۔  
 کتاب میں درج کردہ تمام دلائل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا ذکر، میلاد بیان  
 کرنے کے لئے باقاعدہ محفل، مجلس کا انتظام، سماعت کرنا اظہر من الشمس ہے اللہ تعالیٰ ہمارا  
 ذکرِ محبوب کرنا اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء طہ و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شار تیری چہل پہل پے ہزاروں عیدیں ربیع الاول  
 سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منارہے ہیں

خیر اندیش  
 حافظ محمد طیب کفیل  
 جامعۃ الازھر، مصر

## تقدیم

مناظر اسلام ابو الحقائق علامہ پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### جشن میلاد، جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ جشن میلاد، جلوس میلاد اور محفل میلاد کا مفہوم کیا ہے۔ تاکہ مسندہ کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے اور دریں باب غلط فہمیوں سے جا تہقیدات اور غیر متعلقہ اعتراضات و شکوک و شبہات کا قلع قمع ہو۔

سو واضح رہے کہ ہم اہلسنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت اولاد و بعثت، آباؤ اجداد امہات و جدات، خاندان قبیلہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، درجات و مقامات، مدارج و معارج کا ذکر کرنا، ذکر میلاد، ہے اور جس محفل میں آمد مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ولادت نبوی کا ذکر چھڑ جائے، خواہ باقاعدہ ہو یا بغیر تداعی و بلاوے کے مسجد میں یا معبد میں گھر میں یا بازار میں شہر میں قصبہ و گاؤں میں، فرش یا عرش پر، سامعین تھوڑے ہوں یا زیادہ، ذاکرین بندے ہوں یا فرشتے، سامعین امتی ہوں یا نبی، اہلسنت و جماعت کے یا خاندان نبوی، رفیع الاول شریف میں ہو یا کسی دوسرے ماہ میں اسے محفل میلاد ہی کہتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک اور آمد پر خوشی، مسرت، فرحت، شادمانی و خوش حالی کا اظہار کرنا، "جشن میلاد" کہلاتا ہے۔ یہ اظہار خوشی کسی بھی شہر، محلہ، گاؤں اور مستحسن طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے کوئی ایک طریقہ مخصوص نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت

وجماعت کے ہاں بھی اس خوشی کے اظہار کیلئے مختلف طرق موجود ہیں۔ مثلاً نقلی نماز، نقلی روزہ، صدقہ و خیرات، تقسیم تبرک و نلگر، محفل و بزم، اہتمام جلوس و جلسہ اور دیگر تمام امور جو شرعی طور پر محمود و پسندیدہ ہیں۔

### توضیحی عبارات:

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں، تاہم دستاویز کے طور پر علماء امت کی چند عبارات بھی پیش خدمت ہیں تاکہ حقیقت بے نقاب ہو جائے، "منصف مزاج حضرات اس کا سراغ لگ سکیں اور منکرین کے بلا وجہ پیدا کئے گئے شکوک و شبہات سے دامن بچا کر صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ وباللہ التوفیق۔"

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں۔

عندی ان اصل عمل المولد الذی هو اجتماع الناس  
وقرأة ماتیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی  
مبدأ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولده من الایات الخ۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 189)

ترجمہ: "میرے نزدیک میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب (مسرت) ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی ولادت مقدسہ) کے ابتدائی امور کے متعلق جو احادیث و آثار وارد ہیں اور جو (عظیم) نشانیاں ظاہر ہوئیں، انہیں بیان کرتے ہیں۔"

☆ علامہ محمد یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 942ھ) بیان کرتے ہیں:

"مناسب تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن کو ہی ذکر میلاد کیلئے منتخب کیا جائے تاکہ عاشورہ (دس محرم) کے واقعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی طرح) مطابقت ہو جائے، اور بعض حضرات نے اس چیز کو ملحوظ نہیں رکھا، بلکہ ان کے نزدیک مہینے کے کسی بھی دن میں ذکر میلاد درست ہے، بلکہ ایک

قوم سے یہاں تک منقول ہے کہ انہوں نے پورے سال کے تمام دنوں میں اس کی وسعت دی ہے۔ (ہم بھی پورے سال میں میلاد کی محفل منعقد کرتے ہیں۔ ساقی) پس یہ وہ بات ہے جس کا تعلق ذکرِ میلاد کی حقیقت کے ساتھ ہے (کہ وہ تمام اوقات میں جائز ہے) اور جو امور اس میں سرانجام دینے چاہئیں وہ صرف یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اس کا ذکر کرتے ہوئے تلاوت ہو لوگوں کو کھانا کھلایا جائے صدقہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف پر مشتمل زہد و تقویٰ سے معمور اشعار (نعت خوانی) ہو جن سے دلوں میں نیکی کی رغبت اور آخرت کے لئے اعمال کا جذبہ پیدا ہو۔ (سبل الہدیٰ وارشاد، جلد 1، صفحہ 366)

☆ علامہ ملا علی قاری مکی ہسیبیہ (متوفی 1014ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”لقد جاءكم رسول الایة“ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف (بہت بڑی نعمت) ہونے کی طرف رہنمائی ہے اور آپ کی تعریف آوری کے مخصوص وقت کی تعظیم کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ (امور) مباح ہوں (اشعار وغیرہ) کہ اس کی مناسبت کی وجہ سے ان سے خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہو تو میلادِ شریف میں انہیں شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں (بند) رنجِ اول شریف کے تمام دنوں اور راتوں میں محفلِ میلادِ شریف و پسندیدہ ہے۔ (محفلِ میلاد میں) تلاوت قرآن کھانا کھانا صدقہ کرنا ایسے اشعار پڑھنا جن میں آپ کے محاسن ہوں جو زہد و تقویٰ کی نشاندہی کریں اور ان سے اچھے اعمال کی رغبت ملے اور آخرت کا جذبہ پیدا ہو اور حسابِ میلادِ شریف کی بارگاہ میں صلوة و سلام پراکتفا کرنا چاہئے۔“

(امور داروکی فی المولد الخبوی صفحہ 34-33 امرات تحقیقات اسلامیہ شامان، بیروت)

☆ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ہسیبیہ (متوفی 1321ھ) کے والد گرامی امام

المتطہمین علامہ نقی علی خان بریلوی ہسیبیہ (متوفی 1297ھ) ارقم پذیر ہیں۔

”محفل میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہو کر خلوص عقیدت و محبت حضرت رسالت مآب ﷺ کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت عظمیٰ اعظم نعم الہیہ کے شکر میں ذکر شریف کیلئے مجلس منعقد کریں اور حالات ولادت باسعادت و رضاعت و کیفیت نزول وحی و حصول مرتبہ رسالت و احوال معراج و ہجرت و ریاضات و معجزات و اخلاق و عادات آنحضرت ﷺ اور حضور کی بڑائی اور عظمت جو خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور حضور کی تعظیم و توقیر کی تاکید اور وہ خاص معاملات و فضائل و کمالات جن سے حضرت احدیت جل جلالہ نے اپنے حبیب ﷺ کو مخصوص اور تمام مخلوق سے ممتاز فرمایا اور اسی قسم کے حالات و واقعات احادیث و آثار صحابہ و کتب معتبرہ سے مجمع میں بیان کیے جائیں۔ الخ۔“

(واذ اذات الامام لما نعی عمل المولد والقیام صفحہ 39)

☆ علامہ محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسینی نے لکھا ہے:

”بیشک نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی محفل کا انعقاد آپ (کی آمد) پر سرور اور فرحت کا اظہار ہے۔“ (مقدمہ علی المورد الروی صفحہ 11)

☆ ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع الحمیری آف دبئی لکھتے ہیں:

المولد معناه اللغوی: وقت الولادة أو مکانها واما فی اصطلاح الائمة فهو اجتماع الناس وقرائة ماتیسر من القرآن الکریم وروایة الاخبار الواردة فی ولادة بنی من الانبیاء أو ولی من الاولیاء ومدحهم بافعالهم وأقولهم۔ (اعانة الطالبین جلد 3 صفحہ 361)

ان الاحتمال به یشتمل علی ذکر مولده الکریم ومعجزاته وسیرته والتعریف به ﷺ۔

(بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 17-16)

ترجمہ: ”یعنی مولد کا لغوی معنی وقت ولادت یا مکان پیدائش ہے اور ائمہ اسلام کے نزدیک اس کا مطلب لوگوں کا جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن کی تلاوت اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی یا ولی کی ولادت کے متعلق وارد ہونے والی روایات کو پڑھنا ان کے افعال و اقوال کو بیان کرتے ہوئے ان کی تعریف کرنا ہے۔“

☆ علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے:

”اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایام عموماً اور ماہ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کا ذکر کرنا آپ کے فضائل و مناقب اور آپ کے شمائل و خصائل کو مجاہد اور محافل میں بیان کرنا جائز اور مستحب ہے“

(شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 169)

☆ علاوہ ازیں شارع مکتوبات امام ربانی ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی نویسیہ (متوفی 1423ھ) نے

”اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صفحہ 31 پر

☆ علامہ مفتی محمد رضوان الرحمن فاروقی نے ”مسائل صفحہ 20 پر

مفتی محمد خان قادری نے ”مکمل میلاد پر ائمہ احناف علیہم السلام نے 17، 18، 19 پر

علامہ محمد شفیع اوکاڑوی نویسیہ (متوفی 1404ھ) نے ”برہات میلاد صفحہ 1 پر

مفتی عبدالعزیز حنفی نے ”دشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 1 پر۔ اور دیگر مقامات کے

متعدد مقامات پر اہلسنت و جماعت کا یہی موقف ہے۔ جس کا حاصل یہی ہے کہ

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کی خوشی منانا جشن میلاد ہے اور جس محفل میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر پڑھا جائے وہی محفل میلاد ہے۔“

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ  
وَكُلُّهُ إِلَى ذَالِكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

اندازِ بیاں مختلف ہے لیکن مقصد و مدعا سب کا یہی ایک ہے۔

## مخالفین کی کج روی:

مخالفین اہلسنت نے جہاں دیگر معمولاتِ اہلسنت پر عوام الناس کو نہایت قبیح اور غلط تاثرات دیئے ہیں ایسے ہی مسئلہ جشنِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی انہوں نے اپنی کج روی، الٹی سوچ اور ٹیڑھی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے برملا یہ شور و غوغا کر رکھا ہے کہ سنیوں نے غیر شرعی حرکات، خرافات، مردوزن کے اختلاط، رقص اور ڈانس، ناچ گانے اور ڈھول ڈھمکے کا نام میلاد رکھا ہوا ہے۔

حالانکہ ہمارے ہاں نہ ان چیزوں کا تصور نہ ان کیلئے کوئی نرم گوشہ اور نہ ہی ہمیں ان چیزوں کی کوئی ضرورت ہے۔ بلکہ ان خرافات کی تردید میں ہمیشہ علماء اہلسنت زبان و قلم سے جہاد کرتے رہے ہیں۔ اوپر پیش کی گئیں کتب میں بھی ان حرکات پر کڑی تنقید موجود ہے اور عموماً ہمارے بانیانِ محفل اور منظمینِ جلوس کے اشتہارات میں بھی ان غیر شرعی امور سے اجتناب اور پرہیز کی تلقین کے سلسلہ میں ”خصوصی نوٹ“ شائع ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن حیرت ہے مخالفین کی ذہنی پستی اور اخلاقی گراؤٹ پر کہ انہیں غیر ذمہ دار لوگوں کی حرکات بدتو دکھائی دیتی ہیں، ذمہ دار حضرات کی یہ وضاحت اور امور شرعی کی پابندی نظر کیوں نہیں آتی۔ اور پھر کیا انہیں یہ خلاف شرح حرکات صرف میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پروگراموں میں ہی نظر آتی ہیں۔ کیا ان کے جلسوں میں، محفلوں میں، جمعہ کے اجتماعات میں بھی ایسی نازیبا حرکات موجود نہیں ہوتیں؟

تو پھر وہ ہمت کریں، ذکرِ میلاد کو بند کرنے کے مطالبہ سے پہلے اپنے ان ”آمدنی کے ذرائع“ کو روکیں، مدارس کو تالے لگوادیں، مساجد کو سیل کروادیں اور جلسے و جلوس رکوادیں



کیونکہ وہ غیر شرعی حرکات سے محفوظ نہیں ہوتے۔ اگر وہ ہمت کر ڈالیں تو انہیں آٹے اور دال  
باجھاؤ معلوم ہو جائے گا۔

پھر تو وہ حج بیت اللہ سے بھی توبہ کر لیں گے، کیونکہ وہاں بھی غیر ذمہ دار لوگ غلط  
رکات کا ارتکاب کرتے ہیں، ممکن ہے کل کلاں یہ خود ساختہ مفتی قرآن مجید کی اشاعت  
تسیم پر بھی پابندی لگوانے کا سوچ ڈالیں کہ قرآن مجید کے اوراق زمین پر گر جاتے ہیں  
نہن سے قرآن کی بے حرمتی اور گناہ لازم آتا ہے۔ اگر وہ اپنی رائے میں مخلص ہیں تو یہ امور  
بھی ضرور سہرا بن جائیں، جب ان سے فارغ ہو جائیں تو پھر ہمیں اطلاع کر دیں ہم سمجھ اور  
یونیاں ان کے ذمے لگا دیں گے، امید ہے کہ انہیں مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔

بات کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ہر اچھے کام میں بعض دنیا دار لوگ  
پہلو نکال لیتے ہیں مثلاً عیدین کے موقع پر نماز ذکر و فکر کی تعلیم ہے اور من سب طہ یتہ سے  
نوشی کا اظہار درست ہے، مگر آج کل اس تصور کو دھندلا دیا گیا ہے، ایسے ہی نکاح کا مقصد ایک  
سنت پر عمل تھا، لیکن آج کل نکاح کے موقع پر کیا کچھ نہیں ہوتا ایسے ہی حج بیت اللہ پر واکے  
چوریاں قتل جیسے امور رونما ہوتے ہیں، تو کیا اس سے ان امور کو بند کر دینا چاہئے؟

نہیں! بدہ اصل عمل بوقائم رکھ کر خرافات کا قلع قمع کرنا چاہئے۔ کیونکہ ناک پر مٹھی  
بیٹھنے سے مٹھی اڑاتے ہیں ناک نہیں کاٹتے۔ پتھونے میں پسوپڑ جائیں تو انہیں بھگاتے ہیں  
بستر کو نہیں جلاتے پاؤں پر گندگ آگے تو اسے دور بھگاتے ہیں پاؤں نہیں کھواتے۔ ایسے ہی  
کسی بھی درست عمل میں اگر کوئی غیر شرعی حرمت کا ارتکاب نہ تو اسے دور بھگاتے ہیں اصل  
عمل کا انکار کرنا نادانی ہے۔

## انداز بدلتے ہیں:

مخالفین کے پاس جب ”ذکر میاں ڈالو“ اور ”مغفل میاں ڈالو“ جیٹن میاں ڈالو کے خلاف  
قرآن و حدیث کی کوئی دلیل نہیں رہتی کہ جس میں اس عمل خیر کونجا جائز ہے تو وہ اس بات

پر آتے ہیں کہ ہمیں بھی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی خوشی ہے اور کون مسلمان ہے جسے یہ خوشی نہ ہو اصل بات یہ ہے کہ اس طریقہ سے میلاد منانا قرآن و حدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ لہذا اس کے بدعت اور غلط ہونے میں شک نہیں۔

جو ابا گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک کسی بھی جائز طریقہ سے ذکر میلاد کرنا درست ہے، مروجہ طریقہ کو کسی بھی ذمہ دار عالم نے ضروری قرار نہیں دیا۔ اگر مخالفین اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو صرف ایک فتویٰ ایسا دکھادیں جس میں موجودہ مروجہ انداز نہ اپنانے والے کو بدعتی، جہنمی، بد مذہب وغیرہ قرار دیا گیا ہو۔ اعتراض صرف ان لوگوں پر ہے جو مطلقاً محفل میلاد اور ذکر میلاد کو حرام، ناجائز اور غلط کہتے ہیں۔ مثلاً

مخالفین کے ایک گروہ کے قطب الارشاد رشید گنگوہی نے لکھا ہے: ”انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ 130 مطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی)

مخالفین کے ایک گروہ کے شیخ الحدیث اسماعیل سلفی نے جشن میلاد کو لعنت قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ سلفیہ، صفحہ 19) (استغفر اللہ)

مخالفین کے ایک گروہ کے مفسر صلاح الدین یوسف نے عید میلاد کو ”یہ سارا انداز غیر اسلامی“ لکھا ہے۔ (عید میلاد، صفحہ 5)

مخالفین کے ایک گروہ کے امیر حمزہ نے اسے ”بڑی ہی خطرناک اور ایمان شکن حرکت“ لکھا ہے۔ (شاہراہ بہشت، صفحہ 131)

لہذا ایسے لوگوں کا اس ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بند کرنے کیلئے ایسے ایسے ایمان شکن باطل پرور اور دین سوز فتوے یقیناً ابولہب، ابو جہل اور مشرکین مکہ کی گندی ذہنیت سے بھی کہیں بدتر ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے:

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے  
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

## منکرین کے خود ساختہ امور:

اگر ان تیرہ بختوں کو ذکر میلاد کے موجود انداز پر اعتراض ہے تو یہ بھی ان کی اندرونی بغاوت اور قلبی شقاوت کا آئینہ دار ہے، کیونکہ کتنے ہی ایسے دینی امور ہیں جنہیں یہ لوگ سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ وہ اس انداز میں قرآن و حدیث اور عمل صحابہؓ سے برسرِ ثابت نہیں۔ تو کیا پھر بھی ان لوگوں کا ذکر میلاد پر اعتراض ان کی رسول دشمنی یا ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چڑ اور عداوت کی روشن دلیل نہیں؟ بتائیے!

(1) کیا تبلیغ، تدریس، تقریر، تحریر، تنظیم کا موجودہ انداز ظاہری دور رسالت میں موجود تھا؟

(2) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ انداز کے مدارس، مساجد، عمارات میں نماز، عبادت، تعلیم و تربیت کا کوئی عمل اپنایا؟

(3) کیا تعلیم و تربیت کیسے مروجہ انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کرامتیں اور کتب، رسائل، کتابچے اور اشتہارات و اسٹیکرز وغیرہ شائع کیے؟

(4) کیا تبلیغ دین کیسے کسی قسم کی کوئی تنظیم سازی جو امیر، نائب امیر و دیگر عہدہ و جات پر مشتمل ہو فرمائی؟

(5) کیا تبلیغ اور حج بیت اللہ کیسے مروجہ اختیار فرمایا؟

(6) زکوٰۃ کیسے مروجہ سدا دیا گیا؟

(7) کیا قرآن شریف میں دیوبند کا اجتماع مریدانہ سالانہ اجتماع اہل حدیث کانفرنس، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرنس، شہداء اہل حدیث کانفرنس، جشن صد سالہ دیوبند مدارس کے سالانہ ماہانہ ہفتہ وار درس وغیرہ کوئی اتہ پتہ مانتا ہے؟

(8) کیا قرن اول میں بھوک ہڑتالیں، احتجاجی جلسے، جلوس ہوئے تھے؟

ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

اگر سچے ہو تو دلیل لاؤ! اور اگر یہ کہو کہ ان پروگراموں کا مقصد ”تبلیغ دین“ اور ”عظمت رسالت“ کا اظہار ہے، ان کی اصل پہلے زمانوں میں موجود تھی، آج صرف طریقہ بدل گیا ہے۔ تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ ولادت، جشنِ میلاد کی اصل قرآن و حدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہے یہی محفلِ میلاد اور جشنِ میلاد کا مقصد ہے، صرف انداز بدل گیا، حقیقت وہی ہے، کیونکہ انداز بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔

جس طرح ظاہری زمانہ رسالت میں تیروں، نیزوں، بھالوں اور تلواروں سے جنگ ہوتی تھی اور آج جدید آلات سے ہو رہی ہے، ایسے ہی آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر غموشی اس وقت بھی تھی اور آج بھی جدید انداز میں موجود ہے۔ اسے بھی کوئی صاحبِ غلط نہیں کہہ سکتا۔  
غواص کو مطلب ہے صدق سے کہ گہر سے؟

## میلاد منانے کے فوائد:

میلاد منانے کے درج ذیل فوائد ہیں:

اس سے شرک کی نفی ہوتی ہے اور توحید الہی کا اعلان، کیونکہ خدا کا میلاد نہیں ہوا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہو ہے، خدا کی شان: لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ﴿۱۰﴾ ہے۔ لہذا میلاد منا کر ہم بتا دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں بلکہ محبوبِ خدا (ﷺ) ہیں۔  
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا کر خدا تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔  
میلاد منا کر دنیا والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور رفعت و منزلت سے آگاہ کرتے ہیں کہ

جیسے ہمارے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

میلاد منا کر ختم نبوت کا اعلان عام کرتے ہوئے ہم بتا دیتے ہیں کہ ہم آج بھی دامن

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں۔

میلاد منانے سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کو سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا جذبہ ابھرتا ہے اور یہی جذبہ مومن کیلئے سرمایہ حیات ہے۔  
محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری دعوت ہے کہ آئندہ صفحات میں میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مستند کتب کے حوالہ جات سے پڑھیں اور پھر آؤ ہم سب مل کر میلاد منائیں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	مخدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں	چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں	ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل	یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام	جانِ کافر پر قیامت کیجئے

خیر اندیش

ابوالحق نقی نام مرتضیٰ ساقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## محفل مصطفیٰ ﷺ اور تذکرہ میلاد:

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں اپنا میلاد پڑھ کر اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری انا دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ ورؤیا اھی التي رأت حین وضعتنی وقد خرج بہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام۔

ترجمہ: ”بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام اپنی خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعائے ابراہیم (علیہ السلام) ہوں اور بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں اور اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میرے میلاد کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کیلئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 127-128، مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 13-15، المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 18، صفحہ 252، حلیۃ الاولیاء، جلد 6، صفحہ 89-90، دلائل النبوة، جلد 18، صفحہ 130-131، ابن حبان، جلد 14، صفحہ 313، رقم الحدیث 6404، تاریخ کبیر للبخاری، جلد 5، صفحہ 346، رقم الحدیث 1736/7857، مسند طرابلسی، صفحہ 155، رقم الحدیث 1145، مسند الفردوس، جلد 1، صفحہ 46، رقم الحدیث 113، السیرۃ النبویۃ لابن عساکر، جلد 1، صفحہ 127، البدایہ والنہایہ، جلد 2، صفحہ 275، مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 222، خصائص الجیب للسیوطی، جلد 1، صفحہ 79، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، لابن جوزی، جلد 2، صفحہ 248، مسند الشامیین للطبرانی، جلد 2، صفحہ 4020، رقم الحدیث 1582)

☆ حافظ بیٹھی فرماتے ہیں کہ ”اس حدیث کی سند حسن ہے۔“

(مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 332)

## سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تذاکر رسول ﷺ و ابو بکر رضی اللہ عنہ میلادہما عندی

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق h نے میرے پاس اپنے اپنے میلاد کا تذکرہ کیا۔“  
(مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 63۔ المعجم للطبرانی، جلد 1، صفحہ 58)

## حضور نبی کریم ﷺ نے سوموار کا روزہ رکھ کر اپنا

### میلاد منایا:

☆ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان رسول اللہ ﷺ سئل عن صور الاثنین قال: ذاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت او انزل علي فيه.

ترجمہ: ”بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی اور اسی دن میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 368۔ سنن کبریٰ للنسائی، جلد 2، رقم الحدیث 38182۔

سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 286، رقم الحدیث 179۔ مسند امام احمد بن حنبل،

جلد 5، صفحہ 296-297۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 179۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 4،

صفحہ 296۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی، جلد 1، صفحہ 134، رقم الحدیث 44)۔

## حضور نبی کریم ﷺ اور ضیافت میلاد:

☆ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد شریف مناتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا

شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح کر کے ضیافت کا اہتمام کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان النبي ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔“

(سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 9، صفحہ 300، رقم الحدیث 43۔ فتح الباری، جلد 9، صفحہ 595۔ تہذیب الاسماء واللغات، جلد 2، صفحہ 557، رقم الحدیث 962۔ تہذیب التہذیب، جلد 5، صفحہ 340، رقم الحدیث 661۔ تہذیب الاکمال، جلد 16، صفحہ 32)

☆ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ المتوفی 911ھ اس حدیث مبارکہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنے پر استدلال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

”یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے حوالہ سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا، باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ساتویں روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کر چکے تھے۔ اور عقیقہ دوبار نہیں کیا جاتا۔ پس یہ واقعہ اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے رحمتہ للعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔ اسی طرح ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں۔“ (حسن المقصد فی

عمل المولد، صفحہ 65، 64)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا اعزاز بیان کر کے اپنا میلاد**



## منایا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کرامتی عند ربی ولدت محتوما مسروراً

ترجمہ: ”میرے رب کے ہاں میری یہ بھی کرامت (اعزاز) ہے کہ میں ختنہ

شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوا۔“

(مجمع الزوائد جلد 8، صفحہ 391۔ المعجم الکبیر الطبرانی، جلد 2، صفحہ 59۔ دلائل النبوة، جلد 1، صفحہ 100 لابی نعیم۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ، جلد 1 صفحہ 54)

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اول ما خلق الله نوری

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا“

(زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد 1، صفحہ 48۔ مدارج النبوة، جلد 2، صفحہ 2۔ مرقات المفاتیح، جلد 1، صفحہ 167۔ مطالع المسرات، صفحہ 129۔ تفسیر روح المعانی، جلد 5، جزء 8، صفحہ 71۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب نمبر 122)

## تذکرہ پیدائش و بعثت اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی پیدائش اور بعثت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔

چنانچہ

سرور کائنات ﷺ نے اپنی پیدائش اور بعثت کے متعلق ارشاد فرمایا:

كنت اول النبيين في الخلق و آخرهم في البعث

ترجمہ: ”میں پیدائش میں تمام انبیاء میں سے اول ہوں اور بعثت میں سب

سے آخر ہوں۔“

(دلائل النبوة لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 6۔ نصابی جلد 1، منشور، جلد 5، صفحہ 185۔ تفسیر ابن کثیر، جلد 3، صفحہ 469)

## تذکرہ نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نورانیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے پوچھا۔ ”اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی چیز پیدا کی؟“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے

اسے پیدا فرمایا اور اس میں ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی اور

جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پر اپنے سامنے

فائز رکھا۔

پھر اس کے چار حصے کیے ایک حصہ سے عرش و کرسی، دوسرے حصہ سے حاملین

عرش، اور (تیسرے حصے) خازنین کرسی پیدا کئے، پھر چوتھے حصہ کو مقام

محبت پر بارہ ہزار سال قائم رکھا۔

پھر اسے چار میں تقسیم کیا ایک سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے جنت

بنائی، پھر چوتھے کو مقام خوف پر بارہ ہزار سال رکھا۔

پھر اس کے چار اجزاء کیے ایک جز سے فرشتے، دوسرے سے سورج، تیسرے

سے چاند اور ستارے بنائے۔ پھر چوتھے جز کو مقام رجاء پر بارہ ہزار سال

تک رکھا۔

پھر اس کے چار اجزاء بنائے ایک سے عقل، دوسرے سے علم و حکمت، تیسرے

سے عصمت و توفیق بنائی۔ پھر چوتھے کو بارہ ہزار سال تک مقام حیا پر رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا جس سے ایک لاکھ

چوبیس ہزار قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی

روح پیدا کی۔

پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سانسوں سے تاقیامت اولیاء

شہداء سعادت مندوں اور فرمانبرداروں کو پسند فرمایا۔ پس عرش و کرسی میرے

نور سے، کروبیوں میرے نور سے، روحانیوں میرے نور سے، فرشتے میرے نور سے، جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے، سورج و چاند اور ستارے میرے نور سے، عقل و توفیق میرے نور سے، شہداء سعادت مند اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے چوتھے جز کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت سکینہ صبر اور صدق یقین تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا۔ جب اسے ان پردوں سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا۔ پھر اسے شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا، پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ بن عبد المطلب کی پشت میں اور حضرت آمنہ بنت وہب کے شکم میں آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسولوں کا سردار آخری نبی رحمۃ للعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔ اے جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔“

(الجزء المفقود من منصف عبدالرزاق رقم الحدیث 18۔ المواہب اللدیۃ جلد 1 صفحہ 71-72۔ شرح شفاء اللقاری جلد 2 صفحہ 416۔ مولد الزوی فی المولد النبوی صفحہ 42 تا 45۔ توفیق الخباز باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر روح المعانی جلد 17 صفحہ 105۔ شفاء اللعین ص 311، 312۔ عقد الجواہر الثمین میں نمبر۔ الفضل المبین صفحہ 337 تا 343۔ السیرۃ العلییہ جلد 1 ص 90۔ تاریخ الخبیس جلد 1 صفحہ 19، 20۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات صفحہ 129، 221، 264۔ فیوض الحرمین مترجم صفحہ 98۔ الاسرار صفحہ 12۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 51، 52۔ الحدیثۃ اللدیۃ شرح الطریقتہ الحمدیہ ص 375 جلد 2۔ تواریح حبیب اللہ باب اول فصل اول صفحہ 9۔ صلاۃ الصغریٰ صفحہ 38 تا 40۔ شواہد النبویۃ اردو ترجمہ صفحہ 6۔ نظر المتناثر من الحدیث المتواتر صفحہ 111۔ الزخار الحمدیہ صفحہ 371۔ خیر البیان فی مولد سید الانس والجان صفحہ 45، 46۔ معارج النبویۃ جلد 5 صفحہ 125۔ تفسیر غیش پوری

جلد 8 صفحہ 58۔ تفسیر عراقس البیان جلد 1 صفحہ 238۔ ایواقیت کا جواہر جلد 2 صفحہ 20۔ شرف المصطفیٰ جلد 1 صفحہ 703 للخرکوشی۔ صحیح المفہوم رقم الحدیث (128)۔

اس کے علاوہ اس حدیث مبارکہ کو مخالفین اہل سنت میں سے دیوبندی فرقہ کے امام اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ”نشر الطیب“ میں نہ صرف نقل کیا ہے بلکہ اس پر پورا باب باندھا ہے۔ پہلی فصل ”نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے بیان میں۔ اور مولوی ذکریا مصنف ”فضائل اعمال“ نے ”العتور المجموعہ“ صفحہ 41 پر نقل کیا ہے۔

## حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے تذکرہ میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کے سامنے اپنی نورانیت کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أن رسول الله ﷺ قال يا جبريل فقال يا جبريل كم عمرت من السنين؟ فقال يا رسول لست اعلم غير ان في الحجاب الرابع نهبا يطلع في كل سبعين الف سنة مرة رأيت اثنين الف مرة فقال: يا جبريل وعزة وبي جل جلاله انا ذلك الكواكب.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا: ”اے جبریل! بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے؟“

جبریل نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر کا تو مجھے کوئی اندازہ ہی نہیں بس اتنا یاد ہے کہ (کائنات بننے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حجابات عظمت میں سے) چوتھے پردہ عظمت میں ایک (نورانی) ستارہ ستر ہزار (70000) سال کے بعد ایک مرتبہ چمکا کرتا تھا، اور میں نے وہ ستارہ بہتر ہزار (72000) مرتبہ دیکھا ہے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسکرا کر) فرمایا: ”مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم اے جبریل! وہ ستارہ تو میں ہی تھا۔“ (السیرة الجلیہ جلد 1، صفحہ 47)

اک ستارہ عرش کی تعمیر سے پہلے بھی تھا  
کملی والا خاک کی تعبیر سے پہلے بھی تھا

اور

فرشتے تھے نہ آدم تھا نہ ظاہر تھا خدا پہلے  
بنے ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے

☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے  
والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ قال كنت نورابین یدی ربی قبل خلق آدم  
علیہ السلام باربعة عشر الف عام۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق  
سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کی بارگاہ میں نور کی صورت میں موجود تھا۔“

(السیرة الاحمدیہ جلد 1 صفحہ 47)

**فائدہ:** اس روایت کو مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے حکیم الامت اشرف علی

تھانوی نے بھی اپنی کتاب ”نشر الطیب“ صفحہ 17 پر نقل کیا ہے۔

## ایک ضروری وضاحت:

بظاہر تو اس روایت اور اس سے دوسری روایت میں ٹکراؤ نظر آتا ہے کہ پہلی روایت

کے لحاظ سے مدت زیادہ بنتی ہے اور دوسری روایت میں صرف چودہ ہزار سال بنتی ہے۔ اس

کا جواب دیتے ہوئے دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

”چودہ ہزار والی روایت میں کم کی نفی ہے زیادہ کی نفی نہیں لہذا شبہ نہ رہے کہ یہ

بات کہ تخصیص کیوں فرمائی گئی تو ممکن ہے جس مجلس میں حضور ﷺ نے یہ

فرمایا اس میں کوئی تذکرہ ہی ایسا چل رہا ہو یعنی کسی حوالہ سے چودہ سال کی

مدت کا ذکر یا سوال ہوا ہو اور حضور ﷺ نے اس ضمن میں جواب ارشاد

(نشر الطیب، صفحہ 17)

## تذکارِ اسمِ محمد ﷺ اور محفلِ میلاد:

☆ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کب سے شرفِ نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کی طرف قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء لکھا، اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو ٹھہرایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں اور اہل جنت کے خیموں پر لکھا، حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام کے روح و جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تو تب انہوں نے عرش معظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ ”یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔“

جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہِ الہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی۔“ (الوفاء باحوال المصطفیٰ، جلد 1، صفحہ 33)

☆ امام احمد بن محمد بن قسطلانی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ:

انہ لما خلق اللہ تعالیٰ آدم الہبہ ان قال یارب لم کنیتنی ابا محمد قال اللہ تعالیٰ یا آدم ارفع رأسک فرفع رأسہ فرای نور محمد ﷺ فی سراق العرش فقال یارب ما هذا النور قال هذا نور نبی من ذریتك اسمہ فی السماء احمد و فی الارض محمد

لولا ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔

ترجمہ: ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ علیہ السلام کو نام محمد کے ساتھ ابو محمد کی کنیت سے بلایا۔ آپ نے عرض کیا: ”باری تعالیٰ! میری یہ کنیت کیسے ہے؟“

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنا سراٹھاؤ“

آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: ”باری تعالیٰ! یہ نور کس کا ہے؟“

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور ہے، یہ تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام آسمانوں میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زمین پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اگر میں اسے پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین اور آسمان کو پیدا کرتا۔“

(المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 19)

☆ علامہ محمد اقبال رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی کیا خوب ترجمانی کی۔

ہونہ یہ پھول تو ببل کا ترنم بھی نہ ہو  
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو  
ہونہ یہ ساقی تو پھر سے بھی نہ ہو خمر بھی نہ ہو  
بزم تو حید بھی دنیا میں نہ ہو، مہ بھی نہ ہوں تم بھی نہ ہو  
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے  
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

☆ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر بشری کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو

میرے محبوب پاک کے جسم اقدس اور جسد اطہر کی تخلیق کے لائق ہو۔  
 تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ خداوندی میں  
 حاضر ہوئے تو امرِ خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا۔ پھر نورِ  
 نبوت اس میں رکھ کر اس کو عرش و کرسی لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں  
 ہر جگہ پھرایا گیا تا کہ ہر شے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و کمال کو پہچان لے۔“  
 آپ ہی سے مروی ہے کہ ”تخلیقِ آدم علیہ السلام کے بعد نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کی  
 پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے  
 محسوس ہوتا تھا۔ اور ان سے کہا گیا ”اے آدم علیہ السلام! یہ تیری نسل میں پیدا  
 ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔“

جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ  
 نور بھی حضرت حواء کے بطنِ اقدس کی طرف منتقل ہو گیا، وہ ہر دفعہ دو جزواں  
 بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے، کیوں کہ وہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نبیِ جدا مجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے  
 مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا ہیں۔ نبی الانبیاء علیہ السلام کا نورِ انور یکے بعد  
 دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل کیا تا آنکہ آپ کی ولادت  
 باسعادت ہوئی۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو  
 وصیت فرمائی کہ ”تمہاری پشت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک ہے اسے  
 پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور  
 ٹھکانہ نہیں بن سکے گا۔“

سو یہ وصیت نسل بعد نسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا  
 تا آنکہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوتا ہوا



حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک تک آن پہنچا۔“  
(المواہب اللدینہ جلد 1 صفحہ 23۔ الوفاء باحوال لمصطفیٰ جلد 1 صفحہ 35:34)

اللہ نے اپنے نور کا جلوہ دکھا دیا  
سب نور کو ملا کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنا دیا

## ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نور کی بارش:

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ:

شهدت آمنة لما ولد رسول الله ﷺ فلما ضربها المخاض  
نظرت لنجوم تدلى حتى انى لاقول: انها لتقعن على فلما  
ولدت خرج منها نورا ضاء له البيت الذى نحن فيه  
والدار فلما شىء انظر اليه الانور

ترجمہ: ”جب ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت آیا تو میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے پاس تھی میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے آسمان سے نیچے ڈھلک کر قریب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر جس میں ہم تھے اور جوڑی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک چیز میں نور ہی نور نظر آیا۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 25 صفحہ 147-186 رقم الحدیث 355-457۔ اعلام النبوت جلد 1 صفحہ 247۔ تاریخ الامم والملوک للطبرانی جلد 1 صفحہ 454۔ الاحادیث الثمینیہ جلد 1 صفحہ 1094)

☆ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا خود اپنے اس عظیم بیٹے کی ولادت کے واقعات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں:

لما فصل منى خرج معي نور اضاء له ما بين المشرق الى

المغرب۔

ترجمہ: ”جب سروردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔“

(السیرة النبویہ لابن عساکر جلد 3، صفحہ 46۔ صفوة الصفوة جلد 1 صفحہ 52۔ طبقات ابن سعد جلد 1 صفحہ 102۔ البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 464۔ کفایہ الطالب اللیب فی خصائص الحبیب جلد 1، صفحہ 79۔ سیرت حلبیہ جلد 1 صفحہ 83۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف لابن رجب جنبل، صفحہ 172)

☆ ایک دوسری روایت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”وقت ولادت مجھ سے ایک ایسا نور خارج ہوا جس کی ضوء پاشیوں سے میری نگاہوں میں شام اور بصری کے محلات اور بازار روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے بصری میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں بھی دیکھ لیں۔“

(صحیح ابن حبان جلد 14، صفحہ 313۔ رقم الحدیث 6454۔ مصنف عبدالرزاق جلد 5، صفحہ 318۔ سنن دارمی جلد 1، صفحہ 25؛ رقم الحدیث 13۔ طبقات ابن سعد جلد 1، صفحہ 152۔ المعجم الکبیر لطبرانی جلد 24، صفحہ 214؛ رقم الحدیث 545۔ الاحاد والمثنائی للشیانی جلد 3 صفحہ 54۔ رقم الحدیث 545۔ الاحاد والمثنائی للشیانی جلد 6، صفحہ 397۔ رقم الحدیث 2446۔ متدرک حاکم جلد 2، صفحہ 673؛ رقم الحدیث 4230۔ مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 222۔ موارد المنعمان، صفحہ 512؛ رقم الحدیث 2093۔ السیرة النبویہ لابن اسحاق جلد 1، صفحہ 97۔ الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 1، صفحہ 459۔ تاریخ الامم والملوک جلد 1، صفحہ 455۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 3، صفحہ 466۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 1 صفحہ 171-172۔ السیرة النبویہ لابن عساکر جلد 3، صفحہ 42۔ البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 275۔ السیرة النبویہ لاحمد بن زینی وطلان جلد 1، صفحہ 46۔ سیرت حلبیہ جلد 1، صفحہ 83۔ کفایہ الطالب اللیب فی خصائص الحبیب جلد 1، صفحہ 78۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف، صفحہ 173)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے کی فضیلت بیان

کر کے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت من خير قرون بني آدم قرناً فقرنا حتى كنت من القرآن  
الذي كنت منه

ترجمہ: ”میں ہر زمانے میں بنو آدم کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا ہوں حتیٰ کہ  
جس زمانے میں میں ہوں۔“

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 503۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 373۔ مشکوٰۃ المصابیح  
صفحہ 511)

## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے قبیلے اور نسب کی

### فضیلت و شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی  
خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ کے نسب کے متعلق پوچھا تھا) پس نبی  
کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

من انا فقالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبد الله بن  
عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم  
فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في  
خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا فانا  
خيرهم وخيرهم بيتا۔

ترجمہ: ”میں کون ہوں؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ”آپ پر سلامتی ہو، آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔“  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن  
جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا پھر جب قبائل  
پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، جب جائیں پیدا آئیں تو مجھے سب  
سے بہتر جان میں رکھا، پھر جب گھر پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں

رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔“  
 (جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 251۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 210۔ دلائل النبوة للبيهقي،  
 جلد 1، صفحہ 167۔ دلائل النبوة لابی نعیم، جلد 1، رقم الحدیث 16۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 513۔  
 مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 276۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 409)۔

☆ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسماعيل واصطفى ولد اسمعيل بنى كنانة واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بنى هاشم واصطفاني من بنى هاشم۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم میں سے اسماعیل کو چنا اور اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، بنو کنانہ سے قریش کو چنا، قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔“

(صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 245۔ جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 201۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 701۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 107۔ جامع ترمذی، کتاب المناقب۔ طبقات کبریٰ، جلد 1 صفحہ 7۔ دلائل النبوة للبيهقي، جلد 1 صفحہ 165)۔

☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم الارض نصفين فجعلني في خيرها، ثم قسم النصف على ثلاثة فكنت في خير ثلث منها، ثم اختار العرب من الناس، ثم اختار قريشا من العرب، ثم اختار بنى هاشم من قريش، ثم اختار بنى عبدالمطلب من بنى هاشم، ثم اختارني من بنى عبدالمطلب۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے زمین کے دو حصے کیے اور مجھے ان میں سے سب سے اچھے حصے میں رکھا، پھر اس نصف کے تین حصے کیے اور مجھے ان میں سے تیسرے حصے میں رکھا جو سب سے بہتر اچھا اور افضل تھا۔ پھر لوگوں میں سے عرب کو چنا، پھر

عرب سے قریش کو چنا، پھر قریش سے بنو ہاشم کو چنا، پھر بنو ہاشم سے (حضرت)

عبدالطلب کو چنا، پھر (حضرت) عبدالطلب کی اولاد میں سے مجھے چنا۔“

(طبقات ابن سعد جلد 1، صفحہ 8۔ کنز العمال رقم الحدیث 22321۔ جمع الجوامع رقم الحدیث 15307)

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله عز وجل خلق السموات سبعة فاختر العلياً منها فا

سكنها من شاء من خلقه ثم خلق الخلق فاختر من الخلق

آدم واختر من بني آدم العرب واختر من العرب مضر

واختر من مضر قريشاً واختر من قريش بني هاشم

واختارني من بني هاشم فانا من خيار الی خيار فمن احب

العرب فبجى احبهم ومن ابغض العرب فببغضى ابغضهم

ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور ان میں سے اوپر

والے آسمان کو فضیلت دی اور ان میں جس مخلوق کو چاہا رکھا۔ اور سات زمینوں

کو پیدا کیا اور ان میں اوپر والی زمین کو فضیلت اور اس میں جس مخلوق کو چاہا

رکھا۔ مخلوق کو پیدا کیا تو اس میں بنو آدم کو سب مخلوق پر فضیلت دی اور بنو آدم

میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں مضر کو چن لیا، مضر سے قریش کو چن لیا

قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم سے مجھے چن لیا، جس نے عربوں سے

محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے عربوں

سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔“

(دلائل النبوة للابی نعیم جلد 1، صفحہ 58-59 رقم الحدیث 18۔ المعجم الکبیر رقم الحدیث 365)

الزوائد جلد 8، صفحہ 615۔ مستدرک حاکم جلد 4، صفحہ 73۔ دلائل النبوة للابن عساکر جلد 1، صفحہ 171

172۔ البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 211)۔

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن کعب بن لوی بن غالب بن مہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔ جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پس میرا اپنے باپ سے ظہور ہوا (میلاد ہوا) تو مجھے زمانہ جاہلیت کی بدکاریوں میں سے کسی چیز نے نہیں چھوا اور میں نکاح کے ذریعے پیدا ہوا اور میں بدکاری کے ذریعے پیدا نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میں اپنے ماں باپ تک پہنچا۔ پس میں بھی تم سے خیر اور بہتر ہوں اور میرے باپ بھی تم سے خیر اور بہتر ہیں۔“

(دلائل النبوة للسیہتی، جلد 1 صفحہ 174-175۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 3، صفحہ 29-30 رقم الحدیث 557۔ البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 208)

☆ حضرت سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ

”انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”ہم آپ کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایسی ہے جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو۔“

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں۔“

راوی نے کہا ہے کہ ”ہم نے اس سے پہلے آپ کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنو! بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کے دو گروہ کیے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر

گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر اناسب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 165-166۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 140۔ جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 201، رقم الحدیث 3758، قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح۔ المعجم الکبیر، جلد 20، صفحہ 286، رقم الحدیث 13864۔ دلائل النبوة للشیخ، جلد 1، صفحہ 168-169)۔

## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے آبائو اجداد کی پاکیزگی

### اور شرافت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی میرے نور) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ اس کے بعد مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ جب ان کی کشتی کنارے لگ رہی تھی میں ان کے ساتھ تھا، پھر مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا، اس طرح میں پاک پشتوں سے ہوتا ہوا پاک شہموں میں منتقل ہوا اور اپنے والدین کے ہاں آ گیا۔“

(کتاب الشفاء، جلد 1، صفحہ 48۔ انصاف، امبہ، جلد 1، صفحہ 39۔ الوفا، جلد 1، صفحہ 35)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، آدم علیہ السلام سے لے کر حتیٰ کہ میں اپنی ماں سے پیدا ہوا، زنا سے پیدا نہیں ہوا۔“

(المعجم الاوسط الطبرانی، رقم الحدیث 4725۔ اہل النبوة، جلد 1، رقم الحدیث 14۔ دلائل النبوة، جلد 1، صفحہ 174۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 217)

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے ماں باپ کبھی زنا سے نہیں ملے، اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ سے پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا، درآں حالیکہ وہ صاف اور

مہذب تھے اور جب بھی دو شاخیں نکلیں میں ان میں سے سب سے بہتر شاخ  
میں تھا۔“

(دلائل النبوة لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 57۔ الخصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 64۔ تہذیب تاریخ دمشق،  
جلد 1، صفحہ 349)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”جب بھی لوگوں کے دو فرقے (حصے) ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے  
بہتر فرقہ میں رکھا۔ پس مجھے اپنے والدین سے اس حال میں نکالا (پیدا کیا) گیا  
کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز نہیں پہنچی تھی اور میں نکاح سے نکالا (پیدا  
کیا) گیا۔ اور حضرت آدم سے لے کر میرے ماں باپ تک میں زلف سے نہیں  
نکالا گیا، پس میں خود اور میرے آباؤ اجداد تم میں سب سے خیر اور افضل ہیں۔“  
(دلائل النبوة للبیہقی، جلد 1، صفحہ 174۔ تاریخ دمشق کبیر، جلد 3، صفحہ 29 رقم الحدیث 555)

### تذکرہ سفر نورا مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ

☆ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو  
آپ اس وقت کہاں تھے؟“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: ”میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب  
مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا،  
اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا،  
میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز  
پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا۔ میری صفت مہدی ہے اور  
جب بھی دو شاخیں ملیں میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ  
سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات و انجیل میں میرا ذکر پھیلا یا گیا،



اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی، اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا، اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا، اور اپنے ناموں سے میرا نام بنایا، پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں۔“ (الہدایہ وانہایہ جلد 2، صفحہ 211)

اسی مضمون کی حدیث مبارکہ امام ابن حجر عسقلانی نے ”المطالب العالیہ جلد 4، صفحہ 177“ اور امام جلال الدین السیوطی نے ”در منثور جلد 6 صفحہ 298“ پر نقل کی ہے۔

## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں تمام

## انبیاء ﷺ پر اپنی افضلیت بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ صحابہ کرام انبیاء کرام بیٹوں کی عظمت و شان کے بارے میں تذکرہ فرما رہے تھے، کسی صحابی نے کہا کہ ”بیشک ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا“

وَ اتَّخَذَ اللَّهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۳۰﴾

ایک نے کہا ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا“

وَ كَلَّمَ اللَّهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۳۱﴾

ایک نے کہا ”عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں“ (انبیاء: 171)

اور ایک صحابی نے فرمایا کہ ”آدم علیہ السلام کو اللہ نے چمن لیا“

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَ نُوْحًا

اتنے میں سور کائنات پہنچا دیا، ہر تشریف لے آئے۔ آپ سے پہلے ہر نے ارشاد فرمایا: ”میں نے تمہاری گفتگو سنی اور (انبیاء کرام کی عظمت و شان کے حوالے میں) تمہارا تعجب کرنا بھی ملاحظہ کیا، یقیناً جیسا تم کہہ رہے تھے وہ (انبیاء کرام بیٹوں) ایسے ہی تھے۔ مگر سنو! میں اللہ کا محبوب ہوں اور فرشتے نہیں جہتا میں ہی

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ (ساری مخلوق ہوگی) فخر سے نہیں کہتا میں ہی سب سے پہلے جنت کا زنجیر (دروازہ) کھٹکھٹاؤں گا اور (کسی اور کیلئے نہیں بلکہ صرف) میرے لئے ہی جنت کے دروازے کھولے جائیں گے، پس اللہ مجھے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء و مومنین ہوں گے۔ میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔ میں ہی اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں (یہ بات) فخر سے نہیں کہتا۔“

(جامع ترمذی رقم الحدیث 3616۔ سنن دارمی جلد 1، صفحہ 39 مشکوٰۃ شریف، صفحہ 13)

سبحان اللہ! وہ کتنا سہانا منظر ہوگا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفل میں اپنے فضائل بیان کر رہے تھے۔ الحمد للہ ہماری اہل سنت کی محفل میلاد میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ محفل سجانا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور محفل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کرنا بھی خود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (جیسا کہ اس حدیث مبارکہ اور اس سے پہلے والی احادیث سے ظاہر ہے)۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت کا افتتاح ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ آج کل ہمارے دفتروں کا افتتاح وزراء کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہے اور جنت کا افتتاح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمائیں گے۔ اور جس کو بھی جنت ملے گی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملے گی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تو فرما رہے ہیں کہ جنت میرے لیے ہی کھولی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں کیسا انصاف والا کلام فرمایا کہ کسی کی شان کا انکار نہیں، لمحہ فکر یہ ہے کہ موجودہ دور کے نام نہاد توحید پرست لوگوں کیلئے جو سب کی شانوں کا انکار کر کے صرف اللہ اللہ کہہ رہے ہیں معلوم نہیں یہ کس توحید کی بات کرتے ہیں۔ جب کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب کی شانوں کا اظہار فرما رہے ہیں۔ کیونکہ میرے آقا

صلی اللہ علیہ وسلم تو آئے ہی سب کی شانوں کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔

کسی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ مصرعہ پڑھا:

شانِ یوسفی بھی گھٹی تو اسی درپہ گھٹی

آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی شان گھٹانے کے لئے

نہیں آئے، بلکہ سب کی شانوں کو بڑھانے کے لئے آئے ہیں، البتہ یہ مصرعہ اس طرح پڑھنا چاہئے:

شانِ یوسفی بھی بڑھی تو اسی در سے بڑھی

## ایک نکتہ:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ولا فخر“ بار بار کیوں فرمایا؟

علماء کرام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک نکتہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں فخر کیوں کروں، فخر تو وہ کریں جن کو میری سیادت و امامت ملی

میں موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان بیٹے پہ بھلا کیوں فخر کروں فخر تو وہ کریں جن کو میرے جیسا امام مل گیا

اور پھر وہ کہتے پھریں:

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے

جیسے ہر دن کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن بالخصوص فرمایا: **مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ**

کیوں کہ آج اگرچہ کوئی انکار کر بھی سکتا ہے، لیکن قیامت کے دن تو کوئی انکار نہیں

کر سکے گا، جب اعلان ہوگا **لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** (القرآن) مگر وہاں ماننے کا ان و

فائدہ نہ ہوگا ایسے ہی آج کئی عظمت و رسالت کا انکار کرتے ہیں اس دن جب اپنی آنکھوں

سے سارا کچھ دیکھ لیں گے تو انکار کی گنجائش تو نہیں ہوگی مگر وہاں کا منافق مدونہ کے کا ہذا

آج امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان مان لو:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

حدیث مبارکہ کے آخری جملے کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ نے اپنے مشہور زمانہ اسلام

”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ میں کیا خوب فرمایا:

جس کے زیرِ لواءِ آدمِ ومن سوا

اس سزائے سعادت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جو انہیں کچھ یہود نے

دی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غصے میں آگئے اور ارشاد فرمایا:

”اے ابنِ خطاب! کیا تم یہود و نصاریٰ کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس

ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اور صاف

شریعت لایا ہوں، ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں

گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ وہ تمہیں ناحق بتائیں گے اور تم

تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان

ہے! اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔“

(سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 116۔ فتاویٰ رضویہ جلد 9، حصہ اول، صفحہ 24۔ جامع الاحادیث، جلد 5،

صفحہ 16)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ان اللہ تعالیٰ

يقول: لولاك خلقت الجنة ولولاك خلقت النار۔

ترجمہ: ”میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کی: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو نہ بناتا۔“

(کنز العمال، جلد 11، صفحہ 431۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 19)

## تشریح و توضیح:

☆ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

”یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیل ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا

جنت و نارکس کے لئے ہوتیں، اور جنت ناراجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔“

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل  
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

(تجلی الیقین، صفحہ 72)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”جب میں حسب ارشاد الہی سیر سموات سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی:  
”اے میرے رب! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے  
ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل بنایا، موسیٰ علیہ السلام کو حکیم بنایا، داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑ  
مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین مسخر کئے، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے  
مردے جلانے میرے لیے کیا کیا؟“

ارشاد ہوا: ”کیا میں نے تجھے ان سے افضل و بزرگ عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو  
جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔“

(البدایہ والنہیہ جلد 6، صفحہ 321۔ جامع الاحادیث جلد 5، صفحہ 21)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتخذ الله ابراهيم خليلا وموسى نجيا واتخذني حبيباً ثم  
قال: وعزتي وجلالي لا وشر على خليلي ونجبي

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
نجی بنا لیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال میں کسی کو  
بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل، نجی پر فضیلت دے گا۔“

(کنز العمال جلد 11، صفحہ 406، رقم الحدیث 31893۔ درمنثور جلد 2، صفحہ 231۔ تفسیر

الشیخ عبد اللہ بن ماق جلد 1، صفحہ 333۔ الامالی، مصنفہ علیہ السلام جلد 1، صفحہ 141)

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

قال لي جبرئيل عليه السلام: قلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم اجدر جلا افضل من محمدا ولم اجد بني اب افضل من بني هاشم.

ترجمہ: ”حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے عرض کیا کہ میں نے زمین کے مشارق و مغارب الٹ پلٹ کر دیکھے مگر کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان مجھے خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا“

(مواہب لدینہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۰۰ کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۱ رقم الحدیث ۳۵۴۹۹)

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطيت خمسا ولم يعطهن احد من قبلي.

ترجمہ ”مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی کو نہ ملیں“

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۹۴۷ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ سنن کبریٰ للبیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۵۹ حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۲۹۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بمخلصتین.

ترجمہ ”مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں فضیلت دی گئی“

(مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)

☆ حضرت عبادہ بنت صامت رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان جبرئیل بشری بعشر لم یوتهن نبی قبلی.

ترجمہ: ”جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو

نہ ملیں۔“ (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۰ فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۳)

## اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

☆ آپ ان احادیث مبارکہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

”ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی، یاد و یاد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر ماشا اللہ ان تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ جمعین پر تفصیل نام و عام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔“

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پر تو سے ملا؟ اسی اصل پر فضل و منبع پر جو دوسرا ایجاد و تخم و وجود سے۔ سنن ترمذی ج 9  
(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 9، حصہ اول صفحہ 117)

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لقد جاءكم رسول اليكم ليس بوهن ولا كسل ليعحي قلوب باغلفا ويفتح اعيناعميا ويسبع اذانا صما ويقسم السنة عوجا حتى يقال لا اله الا الله وحده.

ترجمہ: ”بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا ہے، ضعف و کالی سے پاک ہے، تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے، عاف چڑھے، (انہی غافل) دل۔ اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں، اور وہ رسول شفا آوردے بہرے کانوں کو، اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی زبانوں کو، یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔“ (سنن دارمی جلد 1، صفحہ 6)

نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی

توبہ قبول ہونے کا واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے

بیان کر کے اپنا میلاد منایا

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے کہا: ”اے رب! میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری بخشش فرمادے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا۔“

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ”کیونکہ اے رب! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور تو نے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سراٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ پس میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے آدم! تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور کیونکہ تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے اس لیے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ فرماتا۔“

(المعجم الصغير للطبرانی، جلد 2، صفحہ 82-83۔ الوفا باحوال المصطفى، جلد 1، صفحہ 33۔ دلائل النبوة، جلد 5، صفحہ 489 مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 353۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 6، صفحہ 313، رقم الحدیث 6502۔ جامع الاحادیث للسیوطی، جلد 11، صفحہ 94)

**فائدہ:** اس روایت کو تمام مخالفین کے مشترکہ امام ابن تیمیہ نے ”فتاویٰ ابن تیمیہ“ جلد 2، صفحہ 151 پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے ماضی قریب کے محقق ناصر الدین البانی



نے اپنی کتاب ”التوسل“ صفحہ 106 پر۔ مخالفین کے ایک گروہ کے حکیم لامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ”نشر الطیب“ صفحہ 71 پر۔ اور ان کے شیخ الحدیث زکریا سہارنپوری نے ”فضائل اعمال“ صفحہ 542 پر نقل کیا ہے۔

**فائدہ:** اس حدیث مبارکہ کو محقق اسلام، مفسر قرآن، شارح صحیح بخاری و صحیح مسلم شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

”اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم ایک ضعیف راوی ہے لیکن فضائل میں حدیث ضعیف معتبر ہوتی ہے۔“

(شرح صحیح مسلم، جلد 7، صفحہ 59، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

## ایک قضیہ کا تصفیہ:

مخالفین اہلسنت کا یہ معمول ہے کہ وہ جس حدیث مبارکہ کو اپنے غلط موقف کے خلاف دیکھتے ہیں فوراً اس پر ضعیف ہونے کا فتویٰ صادر کر کے اس کو رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ضعیف حدیث کے متعلق مختصر گفتگو کر لی جائے تاکہ عوام اہلسنت ان کے دھوکے سے محفوظ رہیں۔

## ضعیف حدیث کا حکم:

محدثین عظام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ضعیف حدیث فضائل اعمال میں معتبر ہوتی ہے اس پر عمل کرنا جائز ہے اور اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے اس موقف کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما جاءكم من خير فقلته اولم اقله فاني اقوله وما جاءكم

من شر فاني الا اقول شر.

ترجمہ: ”تمہیں جس بھلائی کی خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو

میں اسے فرماتا ہوں اور اگر تمہیں بری بات پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 365)

☆ ایک دوسری حدیث مبارکہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من بلغه عن الله شي فيه فضيلة فاخذه ورجا ثوابه واعطاء الله ذلك وان لم يكن كذلك.

ترجمہ: ”جس کو اللہ تعالیٰ سے فضیلت کی کوئی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس کے ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ خبر درست نہ ہو“ (کنز العمال، جلد 15، صفحہ 791)

### حدیث ضعیف اکابر محدثین کی نظر میں:

☆ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے آئمہ فقہاء اصولین اور حفاظ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بے شک ضعیف حدیث فضائل میں حجت ہوتی ہے۔“ (تطہیر الجنان واللسان، صفحہ 13)

☆ امام الجرح والتعديل خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

”محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف اسناد میں تساہل اور بے اظہار ضعف موضوع کے علاوہ ہر قسم کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے۔“ (تدریب الراوی، صفحہ 298) (الکفایہ فی علم الراوی، صفحہ 133)

☆ امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”محدثین کرام، فقہائے عظام اور علماء کرام نے فرمایا ہے کہ فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا مستحب ہے۔“ (کتاب الاذکار، صفحہ 5)

☆ امام ابن کثیر دمشقی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”موضوع کے سوا احادیث کو ترغیب و ترہیب، قصص و مواعظ اور دیگر امور میں

بیان کرنا جائز ہے۔ (اختصار علوم الحدیث، صفحہ 72)

- ☆ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:  
 ”فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے“
- ☆ امام نووی نے کہا کہ ”احتیاط مواقع پر بھی ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“
- ☆ امام نووی نے کئی کتب میں لکھا ہے کہ ”محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“

(فتح المغیث، صفحہ 332-334، جلد 1)

- ☆ سند البند حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:  
 ”رجب کے مہینوں میں فضیلتوں میں حدیثیں ضعیف سندوں سے آئی ہیں ان پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں پس اگر اپنی جان میں قوت پائے تو ان پر عمل کرے۔“
- (ازفتاب فی مسائل، ص 26)

اس کے علاوہ اور بھی متعدد محدثین نظام نے اس بات کی وضاحت کی ہے اختصار کے پیش نظر صرف چند ایک عبارتیں نقل کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

## حدیث ضعیف مخالفین میلا د کے اکابرین کی نظر میں:

فضائل میں ضعیف حدیث کے معتبر ہونے پر اکابر محدثین کے ارشادات نقل کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے اکابر سے بھی اس کا ثبوت لیا جائے تاکہ ان کے باطل دعوے کا رد اور ہمارے صحیح دعوے کی تائید ان کے ہمتوں سے ہو جائے۔

کیا خوب جو نیر پر وہ خوب

جاو وہ جو نہ چڑھ کر ہوئے

☆ مخالفین میلا د کے مجدد و محدث اعظم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

”احادیث ضعیفہ در فضائل و اعمال معمول بہا است“

ترجمہ: ”فضائل و اعمال میں ضعیف احادیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“

(مسائل و جوابات، جلد 1، صفحہ 572)

- ☆ مخالفین میلاد کے مفسر اعظم مولوی عبدالستار لکھتے ہیں کہ:  
 ”ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔“ (فتاویٰ ستاریہ، جلد 4، صفحہ 37)
- ☆ مخالفین میلاد کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:  
 ”ضعیف حدیث فضائل میں مقبول ہے“ (فتاویٰ نذیر، جلد 1، صفحہ 303)
- ☆ مخالفین میلاد کے سردار اہلحدیث، ثناء اللہ امرتسری شب برأت کی عبادت کے متعلق لکھتے ہیں:

”اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کار خیر کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ بحکم ”انما الاعمال بالنیات“ موجب ثواب ہے“

(فتاویٰ ثنائیہ، جلد 1، صفحہ 656)

- ☆ مخالفین میلاد وہابی مولوی عبدالغفور اثری نے امام سخاوی سے نقل کیا ہے کہ  
 ”ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے“ (احسن الکلام، صفحہ 44)

- ☆ مخالفین میلاد کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی کے شاگرد مولوی غلام رسول آف قلعہ مہاں سنگھ نے تو تمام دنیائے مخالفین میلاد پر حجت ہی اتمام کر دی چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”جواز بر حدیث ضعیف مجمع علیہ آئمہ اسلام است در فضائل“

ترجمہ: ”آئمہ اسلام کا اجماع و اتفاق ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔“ (رسالہ تراویح، صفحہ 24)

- ☆ مخالفین میلاد کے ایک معتبر مولوی بشیر الرحمن سلفی نے تو ضعیف حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی خوب گوشمالی کی ہے، اس کے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں۔  
 چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”بعض مدعیان علم ضعیف حدیث کو تن مردہ سے تشبیہ دے کر اسے بالکل نظر انداز کرنے کے قائل ہیں ان کا کہنا ہے کہ مردے بیس بھی جمع ہو جائیں تو

ایک زندہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات غلط ہے ضعیف کو مردہ نہیں کمزور کہنا چاہئے، یہی ضعیف کا مفہوم ہے۔ ضعیف اور موضوع حدیث میں زمین و آسمان کا فرق ہے، حق یہ ہے کہ دو کمزور مرد ایک طاقتور کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔“

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”کسی ضعیف حدیث کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ لازماً قابل عمل ہے احادیث شریف کو ضعیف کہہ کر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار اور دل کا غبار اتار لیا ہے۔۔۔۔۔ نہ جانے کس محدود زندگی نے ضعیف احادیث کے بارے میں یہ زہر افشانی کر کے دین کے اکثر و بیشتر حصے کو ناقابل عمل بنانے کی مذموم و نامشکور کوشش کی ہے۔ احادیث اگر اس احتمالہ انداز سے ناقابل اعتبار ہو جائیں تو حافظ حجر بلوغ المرام میں مسلک محدثین کے ثبوت میں بہت سے مقامات پر ضعیف احادیث سے استدلال نہ کرتے، امام بخاری اپنی تصنیف میں ضعیف احادیث کو ترجمۃ الباب میں تائید کے لیے پیش نہ فرماتے۔“

”حق یہ ہے کہ تمام آئمہ ہدیٰ نے احادیث ضعیف کو معرض استدلال میں دلیل بنایا ہے۔“ (مدنی: صفحہ 72)

دورِ حاضر کے مخالفین میاں محمد زبیر علی زئی کے نزدیک بھی ضعیف حدیث عین شراکط کے ساتھ فضائل میں معتبر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

”ضعیف حدیث کا بیان کرنا ترغیب کے لئے جائز ہے“ (نور نبوی: صفحہ 29 اناشیہ)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے خصوصی فضائل بیان**

**کر کے اپنا میلا دمنایا:**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطيت خمسالم يعطهن احد قبلى نصرت بالرعب مسيرة  
شهر وجعلت لى الارض مسجد وطهورا فإيها رجل من امتى  
ادر كته الصلوة فليصل واحلت لى المغانم ولم تحل لاحد  
قبلى واعطيت الشفاعة وكان النبى يبعث الى قومه خاصة  
بعثت الى الناس عامة.

ترجمہ ”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں“

(1) ایک کی مسافت تک میرے مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔

(2) میرے لئے پوری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی، میری امت کے شخص پر جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔

(3) میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے۔

(4) مجھے شفاعت (کبریٰ) عطا کی گئی۔

(5) پہلے نبی خاص اس کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 199، صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 48۔ جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 188، سنن نسائی، جلد 1، صفحہ 73-74۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 512)

**تذکرہ بعثت رحمت دو جہاں بزبان سلطان دو جہاں ﷺ:**

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہونے کا تذکرہ کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كان النبى يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة  
ترجمہ: ”پہلے ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کے

مجھے تمام کی طرف مبعوث کیا گیا ہے“

(صحیح بخاری، کتاب التیمم، رقم الحدیث 328۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 308 الحدیث 6398۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 303، رقم الحدیث 31۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 2، صفحہ 433، رقم الحدیث 4062)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی الناس كافة الاحمر والاسود

ترجمہ: ”میں سرخ اور سیاہ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 217، رقم الحدیث 240۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 8، صفحہ 233، رقم الحدیث 7931)

☆ حضرت عمر بن شعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فارسلت الی الناس کلهم عامة وکان من قبلی انما یرسل الی قومہ.

ترجمہ: ”میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ

سے پہلے رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 222، رقم الحدیث 7068۔ اسہ غیب، اسہ حبیب للمذہبی، جلد 4، صفحہ 233، رقم الحدیث 5498۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 439، رقم الحدیث 31885)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی کل ابیض واسود

ترجمہ: ”میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں“

(مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 259۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 440)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بعثت الی الناس كافة الاحمر والاسود وانما کان یربعث کل

نبی الی قریتہ۔

ترجمہ ”میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے

پہلے) نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا“

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 12، صفحہ 413، رقم الحدیث 13522۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد جلد 8، صفحہ 259)

☆ حضرت زمل بن عمرو العذری رضی اللہ عنہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا معشر العرب! انی رسول اللہ الی الانام كافة

ترجمہ ”اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر لایا گیا ہوں“

(کنز العمال جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 358)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا رسول من ادرکت حیاء و من یولد بعدی

ترجمہ ”میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں۔ جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد ہوگا۔“

(طبقات ابن سعد جلد 1، صفحہ 101۔ کنز العمال جلد 11، صفحہ 404، رقم الحدیث 31885)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا تمام جہانوں کیلئے**

**رحمت ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل بعثنی رحمة للعالمین وهدی للعالمین

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام جہانوں

کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے“

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 5، صفحہ 468-437) (رقم الحدیث: 22361-23757)

☆ حضرت مسور بن محزمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کی جماعت میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:



ان اللہ عزوجل بعثنی رحمة للناس كافة

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کیسے رحمت بنا کر بھیجا ہے“

(المعجم الکبیر جلد 20، صفحہ 8، رقم الحدیث 12۔ مجمع الزوائد جلد 5، صفحہ 305، صفحہ 634)

**معراج کی شب انبیاء کرام ﷺ کی محفل میں حضور نبی**

**کریم ﷺ نے اپنا میلاد پڑھا:**

معراج النبی ﷺ کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ایک طویل

حدیث میں ہے کہ۔۔۔

”یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ بیت المقدس شریف لائے آپ سنی پیر پڑھے

اترے اور اپنے گھوڑے کو چنان کے ساتھ باندھ دیا پھر مانگہ کے ساتھ نماز

ادا فرمائی جب نماز ادا کر لی گئی تو مانگہ نے سوال کیا: اے جبریل آپ کے

ساتھ کون ہیں؟“

تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ”یہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں کے خاتم

حضرت محمد ﷺ ہیں۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد

ہوا ہے کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور تورات میں تمہیں لکھا ہوا ہے کہ

محمد اللہ کے محبوب ہیں اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے

اور آپ کی امت کو اولین، آخرین بنایا اور میں نے آپ کی امت کو اس طرح

دیکھا ہے کہ ان آیتوں کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خاص دن کے دن

نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کو باعتبار

اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور

آپ کو سب (سورۃ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی اور آپ کو

آخر سورہ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش کے نیچے ہے اور آپ

سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی ہیں اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔“

(مجمع الزوائد جلد 1، صفحہ 68-72)

## تذکرہ اسمائے مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے خصوصی اسماء بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لی خمسة اسماء: انا محمد وانا احمد وانا الباحی الذی یمحو اللہ بی

الکفر انا الحاشر الذی یمحشر الناس علی قدمی وانا العاقب۔

ترجمہ ”میرے پانچ نام ہیں میں محمد (ﷺ) اور احمد (ﷺ) ہوں، میں

ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دے گا۔ اور

میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیرھی میں ہی (روز محشر) جمع ہو جائیں گے۔

اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔“

(صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 727۔ صحیح مسلم جلد 2، صفحہ 261۔ جامع ترمذی رقم الحدیث 2845۔

مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 515۔ کبریٰ للنسائی جلد 6، صفحہ 489، رقم الحدیث 11590۔ موطا امام

کتاب اسماء النبی ﷺ۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ 830۔ سنن دارمی جلد 2، صفحہ 209،

رقم الحدیث 2775۔ صحیح جلد 14، صفحہ 219، رقم الحدیث 6313۔ المعجم الاوسط للطبرانی جلد 4، رقم

الحدیث 3570۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 2، صفحہ 120، رقم الحدیث 1520۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی،

جلد 3، صفحہ 388، رقم الحدیث 7390۔ شعب الایمان جلد 2، صفحہ 140، رقم الحدیث 1397۔

طبقات ابن سعد جلد 1، صفحہ 105۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد جلد 8، صفحہ 284)۔

☆ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد وانا الباحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر

الذی یمحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی

لیس بعد نبی

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے ہر کفر کو مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (یعنی کوئی بھی میرے اور قیامت کے درمیان نہیں آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نہ ہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماؤہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 354۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 10، صفحہ 80، رقم الحدیث 16780۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 84، رقم الحدیث 16817۔ مسند ابویعلیٰ موصلی، جلد 13، صفحہ 320، رقم الحدیث 7395۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 219، رقم الحدیث 6313۔ المعجم الکبیر لطبرانی، جلد 2، صفحہ 20، رقم الحدیث 1520۔ مسند حمیدی، جلد 1، صفحہ 253، رقم الحدیث 555۔ مسند ابی عوانہ، جلد 4، صفحہ 409، رقم الحدیث 7126۔ شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 141، رقم الحدیث 1397۔ الشرائع للمذہب، جلد 1، صفحہ 305، رقم الحدیث 367) ☆

حضرت نافع بن جبیر بن معطوم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر و الخاتم و العاقب

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور

خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔“

(مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 665، رقم الحدیث 4186۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، رقم الحدیث 16794۔ المعجم الکبیر لطبرانی، جلد 2، صفحہ 133، رقم الحدیث 1563۔ طبقات ابی الیمان، جلد 1، صفحہ 154)

☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فواللہ انی انا الحاشر و انا العاقب و انا المقفی

ترجمہ: ”اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور

میں ہی مقفی ہوں۔“

(مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ 469، رقم الحدیث 5756۔ المعجم الکبیر لطبرانی، جلد 18، صفحہ 46، رقم الحدیث 83۔ کنز العمال، جلد 2، صفحہ 608)

☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے (یعنی ہمارے سامنے) اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ ہمیں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أنا محمد وأبا أحمد والمقفى والحاشرون بنى التوبة والملحمة  
ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور بنی الملحمة ہوں۔“

(مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 659، رقم الحدیث 4185۔ مسند بزار، جلد 7، صفحہ 212، رقم الحدیث 9212)

☆ حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أنا محمد وأنا أحمد والفتاح والخاتم وأبو القاسم والحاشر  
والعاقب والبأحی وطه ویسین۔

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماچی ہوں اور طہ اور یس ہوں۔“

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 42، رقم الحدیث 97) (تنویر الحوالک للسیوطی، جلد 1، صفحہ 263)

**حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے**

**اپنی اہم خصوصیات بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا“ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے

جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور میرے اردگرد اس دن ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔“

(جامع ترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل انبی سائتہ بہذا رقم الحدیث 3610۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 39، رقم الحدیث 48۔ مسند الفردوس، جلد 1، صفحہ 47، رقم الحدیث 117)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر۔

ترجمہ: ”میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس پر) فخر نہیں، اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔“

(سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 40، رقم الحدیث 49۔ معجم اوسط صحیحہ، جلد 1، صفحہ 61، رقم الحدیث 170۔ کتاب التقدیر، جلد 1، صفحہ 192۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 254۔ یہ حدیث صحیحہ ہے۔ جلد 1، صفحہ 223، فیض اللہ، جلد 3، صفحہ 73)۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن (تمام) اولادِ آدم کا قاصد ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں، تمہارا میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے (اس پر) کوئی فخر نہیں۔“  
حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام اس دن میرے جہنم کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: ”پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کیلئے) چلوں گا۔“

ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا پوچھا جائے گا۔“ کون؟“ جواب دیا جائے گا: ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم“

چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: ”سراٹھائے! مانگیے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور کہئے آپ کی سنی جائے گی“

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اس پر بھی فخر نہیں اور حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں“

(جامع ترمذی) کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب من سورۃ بنی اسرائیل، رقم الحدیث 3148، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الشفاعۃ، رقم الحدیث 4308، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 2، رقم الحدیث 11000۔ اعتقاد اہل السنۃ، جلد 4، صفحہ 788، رقم الحدیث 1455۔

الترغیب والترہیب للمذری، جلد 4، صفحہ 238، رقم الحدیث (5509)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا سید ولد آدم یوم القیمة واول من ینشق عنه القبر

واول شافع واول مشفع

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلا شخص

ہوں جس کی قبر شق ہوگی اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں

گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی“

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، جمیع الخلائق، رقم الحدیث 2278۔ سنن ابوداؤد

کتاب السنۃ، باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم السلام، رقم الحدیث 4673۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2،

صفحہ 540، رقم الحدیث 10985۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 257، رقم الحدیث 35849۔

صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 398، رقم الحدیث 6478۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 13، صفحہ 480، رقم

الحدیث 7493۔ السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 2، صفحہ 369، رقم الحدیث 792۔ التتارخ لابن اسحاق،

جلد 4، صفحہ 788، رقم الحدیث 1453۔ سنن کبریٰ للبخاری، جلد 9، صفحہ 4۔ شعب الایمان، جلد 2،

صفحہ 179، رقم الحدیث 1484)۔

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک خاص اعزاز ”شفاعت**

**کبریٰ“ اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان**

**کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دعوت میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بری کی دینی کا گوشت پیش کیا۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کھاتے کھاتے

کھانے لگے اور فرمایا:

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو

اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا“

تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت اور سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: ”کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو؟ کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟“

بعض لوگ کہیں گے: ”تم سب کے باپ تو آدم علیہ السلام ہیں۔“  
پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”اے سیدنا آدم علیہ السلام! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟“

وہ فرمائیں گے: ”میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کامیوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔“

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ”عبد اشکوراً“ (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟“

وہ فرمائیں گے: ”میرے رب نے آج غصے کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا



اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا) سو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔“  
لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سراٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔“

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا الی قومہ رقم الحدیث 3162۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اہل الجنۃ منزلة فیہا رقم الحدیث 194۔ جامع ترمذی، صفة القیامتہ، باب ما جاء فی الشفاعۃ رقم الحدیث 9621۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 307، رقم الحدیث 31674۔ مسند ابی عوانہ، جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 437۔ السنۃ لابن ابی عاصم، جلد 2، صفحہ 379، رقم الحدیث 811۔ الترمذی، جلد 4، صفحہ 239، رقم الحدیث 551)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا۔ پس وہ کہیں گے ”چلو ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی شفاعت کرنے والا ڈھونڈیں تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات عطا کرے۔“

چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے: ”اے آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس حال میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے ہیں لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرو تاکہ وہ ہمیں ہماری اس حالت سے نجات عطا فرمائے۔“

آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ”میں اس کے لائق نہیں“ پھر وہ اپنی غمش کا ان کے سامنے ڈکڑ کریں گے، البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، یونہی وہ اپنے رسول ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔“

چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے: ”میں اس کا

اہل نہیں ہوں“ اور اپنی وہ لغزش یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھیں، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے ”تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔“ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے۔ ”میں اس کا اہل نہیں ہوں“ اور اپنی لغزشوں کا ذکر کریں گے ”البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا۔“

سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: ”میں اس کا اہل نہیں ہوں“ اور ان کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے تو وہ فرمائیں گے ”البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس کے رسول اور اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔“

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: ”میں اس کا اہل نہیں ہوں تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کے سبب سے ان کی امت کی اگلی اور پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی گئی ہیں۔“

چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں مجھے رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اٹھو کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔“

پس میں اپنے رب کی تعریف ان کلمات حمد کے ساتھ کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی لہذا میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔

پھر میں دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا،

اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رکھے گا۔ پھر کہا جائے گا: ”محمد! اٹھو کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔“

پھر میں اپنے رب کی حمد ان کلمات حمدیہ سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

پھر تیسری بار لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسی حالت پر مجھے برقرار رکھے گا پھر کہا جائے گا: ”اٹھو محمد! آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

تو میں اپنے رب کی ان کلمات حمدیہ سے تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں حد کے اندر رہتے ہوئے شفاعت کروں گا میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر لوٹ کر عرض کروں گا: ”اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے ان کے جنہیں قرآن نے راک رکھا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جو کدے کے برابر بھی جہلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گیبوں کے برابر بھی جہلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی جہلائی ہوگی۔“

(صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: ما خلقت بیہ کی رقم الحدیث 6975۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اولیٰ اصل الہیۃ من الہ فیما رقم الحدیث 193۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 116۔ رقم الحدیث 12153)۔

کیا ہی ذوق افزاء ہے شفاعت تمہاری واہ واہ  
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” (قیامت کے دن) تمام انبیاء کے لئے سونے کے منبر (لگے) ہوں گے وہ ان پر جلوہ افروز ہوں گے جب کے میرا منبر (خالی) رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت بھیج دیا جائے اور میرے بعد میری امت (بے یار و مددگار) رہ جائے۔

چنانچہ میں بارگاہ خداوندی میں عرض کروں گا: ”میری امت! میری امت!“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”اے (پیازے) محمد! آپ کی مرضی کیا ہے؟ آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟“

میں عرض کروں گا: میرے پروردگار! ان (میری امت) کا حساب جلد فرما دے۔“

پس انہیں بلا یا جائے گا ان کا حساب ہوگا ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ میری شفاعت سے میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں اپنی امت کے ان افراد کی رہائی کا پراونہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجنے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔“

جہنم کا داروغہ عرض کرے گا: ”یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی تمام امت کو جہنم کی آگ اور عذاب الہی سے بچا لیا ہے۔“

(مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 135، رقم الحدیث 220۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 3، صفحہ 200، رقم الحدیث 2937۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1، صفحہ 317، رقم الحدیث 10771۔ الترغیب والترہیب للمنزوری، جلد 4، صفحہ 241، رقم الحدیث 5515)۔

☆ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے  
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے  
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا  
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائے گے

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کی قبولیت کا یہ وسیع اختیار عطا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے ہوگا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ⑤

ترجمہ: ”اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“  
(ترجمہ خزائن الایمان، سورہ وانحی، آیت 5)

گویا کے قیامت کے دن بھی جو قانون لاگو ہوگا وہ عطاے خدا عزوجل یعنی بر رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم  
خدا چاہتا ہے رضائے محمد  
پہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا  
رضائے خدا اور رضائے محمد  
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر  
خدا کے محمد برائے محمد (بتخلق، ص 114)

☆ حضرت اسماعیل بن سعد بن ابی ہاشم نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفا اوسبع مائة الف شك  
فی احدہما متماہکین اخذ بعضهم ببعض حتی یدخل

اولهم وأخبرهم الجنة ووجوههم على ضوء القمر ليلة  
البدن.

ترجمہ: ”میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب کے جنت میں  
داخل ہوں گے (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو تھامے  
ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے  
گا اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب رقم الحدیث 6177، کتاب بدء  
الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، رقم الحدیث 3075، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم  
الحدیث 6187، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول۔۔۔ الخ، رقم الحدیث 219۔ مسند  
امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 335 رقم الحدیث 22839)۔

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا:

وعدنی ربی ان یدخل الجنة منی سبعین الفا لا حساب  
علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا و ثلاث حثیات  
من حثیاته۔

ترجمہ: ”میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار  
(70000) افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان  
میں سے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (70000) کو داخل کرے گا اور  
اللہ تعالیٰ (اپنے حسب حال) اپنے چلوؤں سے تین چلو (جنہمیوں سے بھر کر)  
بھی جنت میں ڈالے گا“

(جامع ترمذی، ابواب صفة الفیمة والرقاق والودع، باب فی الشفاعة، رقم الحدیث 2437۔ سنن ابن ماجہ،  
کتاب الزهد، باب صفة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4286۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 268، رقم  
الحدیث 22303۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 315، رقم الحدیث 31714۔ السنن لابن ابی  
عاصم، جلد 1، صفحہ 261-260، رقم الحدیث 589-588)۔

حشر کے روز ہنسائے گا خطا کاروں کو  
میرے غمخوار دل شب میں یہ رونا تیرا  
اے مدینے کی ہوا دل میرا افسردہ ہے  
سوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطيت سبعين الفايدخلون الجنة بغير حساب وجوههم  
كالقمر ليلة البدر وقلوبهم على قلب رجل واحد  
فاستزدت ربي عزوجل فزادني مع كل واحد سبعين الفاً  
ترجمہ: ”مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں  
داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں  
گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ پس میں نے  
اپنے رب ﷻ سے زیادہ چاہا تو اس نے ستر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار  
(70000) کا میرے لئے اضافہ فرمادیا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 6، رقم الحدیث 22۔ مسند ابو یعلیٰ موسلی، جلد 1، صفحہ 104، رقم  
الحدیث 112۔ تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر، جلد 1، صفحہ 393)۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ستر ہزار  
افراد میں سے ہر ایک فرد کے ساتھ ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل  
ہوں گے۔

☆ اعلیٰ حضرت بیابینہ نے کیا خوب فرمایا:

دم حشر عاصی منے کے رہے ہیں  
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی  
ہمارا بھروسہ ہمارا سہارا  
شفاعت کسی کی حمایت کسی کی

اوڑھ کر کالی کالی وہ آجائیں گے

سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُخْرِجُ قَوْمَ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: ”اہل ایمان میں سے ایک قوم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے

ذریعے دوزخ سے نکالا جائے گا“

(مسند امام ابی حنیفہ جلد 1، صفحہ 260۔ تفسیر ابن کثیر جلد 2، صفحہ 55۔ تفسیر روح المعانی جلد 6،

صفحہ 131)

### تذکرہ مقام محمود اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالص مقام ”مقام محمود“ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

محفل میں تذکرہ کر کے اپنا میلاد۔ منایا چنانچہ رحمت دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

اذا كان يوم القيامة مد الله الارض مدالا ديم حتى لا يكون

لبشر من الناس الاموضع قدميه فاكون اول من يدعى

وجبريل عن يمين الرحمن تبارك وتعالى والله ما رآه

قبلها. فاقول: اي رب! ان هذا اخبرني انك ارسلته الي

فيقول الله: صدق ثم اشفع فاقول: يارب! ان هذا اخبرني

انك ارسلته الي فيقول الله: صدق. ثم اشفع فاقول!

عبادك عبدوك في اطراف الارض وهو البقاع المحمود.

ترجمہ: ”جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سطح زمین کو اتنا کم کر دے گا کہ آدمی کے

لئے فقط اپنے پاؤں رکھنے کیلئے جگہ باقی بچے گی، سو میں پہلا آدمی ہوں گا جس



کو بلا یا جائے گا اور جبریل امین اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہوں گے۔ اللہ کی قسم میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پس میں کہوں گا: ”اے میرے رب! وہ ہے جس نے مجھے خبر دی کہ تو نے اس کو میری طرف بھیجا تھا۔“ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”اس نے سچ کہا۔“

پھر میں شفاعت کروں گا اور عرض کروں گا: ”اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے اور وہ مقام (جہاں کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا) وہ مقام محمود ہے۔“

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال جلد 14، صفحہ 407، رقم الحدیث 39094)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن سورج لوگوں کے اس قدر قریب ہوگا کہ (اس کی پیش کی وجہ سے) لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں تک پہنچ چکا ہوگا۔ اس حال میں وہ حضرت آدم علیہ السلام سے (اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کیلئے) مدد طلب کریں گے لیکن وہ فرمائیں گے: ”آج میں اس کا مالک نہیں۔“

پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پھر لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں گے۔ پس لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلیں گے اور بڑھ کر جنت کا دروازہ پکڑ لیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ اس روز تمام اہل محشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کریں گے۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 8، 311، رقم الحدیث 8725۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 377، رقم الحدیث 3677)

☆ حضرت ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله اتخذ ابراهيم خليلا وان صاحبكم خليل اللهوا كرم  
المخلق على ثم قرأ : عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال:  
يجلسه على العرش وعن عبد الله بن سلام رضي الله عنه قال: يقعد على  
الكرسى.

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا ہے  
جب کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بھی ہیں اور تمام مخلوق سے افضل بھی ہیں  
پھر انہوں نے یہ تلاوت کی: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے  
گا“ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔“

☆ حضرت عبد اللہ بن سلام رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ رب العزت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرسی پر بٹھائے گا۔“

(معالم التنزیل، جلد 3، صفحہ 132۔ تفسیر مظہری، جلد 5، صفحہ 317)

☆ حضرت کعب بن مالک رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يبعث الناس يوم القيامة فاكون انا وامتي على تل  
فيكسوني ربي حلة خضراء ثم يوذن لي فاقول ماشاء الله ان  
اقول فذاك فذاك المقام المحمود.

ترجمہ: ”قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت میں  
اور میرے امتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا  
لباس فاخرہ پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے اذن کلام دے گا اس مقام پر میں  
اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 456، رقم الحدیث 15821۔ صحیح ابن حبان، جلد 3، صفحہ 456،  
رقم الحدیث 6479۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 395، رقم الحدیث 3384۔ طبرانی اوسط، جلد 8،  
صفحہ 336، رقم الحدیث 8797)۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی لا اقوم المقام المحمود يوم القيامة فقال الانصاری:  
وما ذاك المقام المحمود؟ قال: ذاك اذا جئى بكم عراة  
حفاة غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم عليه السلام يقول:  
اكسو اخليلي فيوتى برىطتين بيضا وبن فليلبسها ثم  
يقعد فيستقبل العرش ثم اوتى بكوسوتى فالبسها فاقوم  
عن يمينه مقاما لا يقومه احد غيرى يغبطنى به الاولون  
والآخرون.

ترجمہ: ”میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔“

ایک انصاری شخص نے عرض کیا: ”یا رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مقام محمود سے کیا مراد ہے؟“  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس دن تمہیں ننگے اور غیر محتون اکٹھا کیا جائے گا  
اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں  
گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔“

پس دو سفید ملائم کپڑوں کو لایا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے، پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے  
لباس فاخرہ دیا جائے گا میں اسے پہنوں گا میں عرش کے دائیں جانب ایسے بلند  
مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا۔ (میرے اس مقام کی  
وجہ سے) مجھ پر اولین و آخرین رشتہ کریں گے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 398، رقم الحدیث 3787۔ مسند بزار، جلد 4، صفحہ 340، رقم  
الحدیث 534۔ المعجم الکبیر لطبرانی جلد 10، صفحہ 80، رقم الحدیث 10017۔ حلیۃ الاولیاء، طبقات  
الاصفیاء، جلد 4، صفحہ 238)۔

### مقام محمود کا معنی و مفہوم:

محمود ایک بلند مقام ہے جس پر ہمارے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فائز کیا جائے گا۔ بعض  
علماء امت نے اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ”قیام فرما ہونا“ مراد لیا ہے، مقام چونا۔ ظرف

ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن جس مقام پر کھڑا کیا جائے گا وہ مقام محمود ہے۔ بعض علماء نے مذکورہ معنی کے برعکس مقام محمود سے مراد وہ خاص مقام منصب درجہ مرتبہ اور منزلت لیا ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روز قیامت فائز کیا جائے گا۔ اس معنی میں زیادہ وسعت ہے زیادہ صحت اور زیادہ بلاغت ہے۔ نیز وہ تمام روایات اور احادیث جو مقام محمود کو بیان کرتی ہیں انہیں اگر جمع کیا جائے تو یہی معنی مراد کو پہنچتا ہے۔

اس مقام کو مقام محمود کیوں کہا گیا؟ اس کی تفصیل و تعبیر کتب حدیث میں بھی آئی ہے اور تمام تفاسیر میں بھی موجود ہے۔ لیکن سب سے نفیس اور اعلیٰ بات حافظ ابن کثیر دمشقی نے مقام محمود کا بیان کرتے ہوئے فرمائی ہے، چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

افعل هذا الذي امرتك به لنقيمتك يوم القيامة بمقام

بمحمداً فيه الخلائق كلهم وخالقهم تبارك وتعالى

”اے محبوب! (ﷺ) آپ یہ عمل (یعنی نماز تہجد) ادا کیجئے جس کا آپ کو حکم

دیا گیا ہے تاکہ روز قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام

مخلوقات اور خود خالق کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔“

### محمود کا لغوی معنی:

محمود ”حمد“ سے ہے اور اس کا معنی ہے ”جس کی تعریف کی جائے“ جس کے ذاتی کمالات، خصائص، فضائل اور عظمت و کمال کی حمد کی جائے اسے ”محمود“ کہتے ہیں۔

### قاضی عیاض مالکی ﷺ کے نزدیک ”مقام محمود“

#### کے معانی:

حضرت ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی ﷺ چھٹی صدی ہجری کے ایک بلند پایہ محقق اور عظیم محدث تھے آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم“ میں مقام محمود کے دس معانی اور اطلاقات بیان کیے ہیں۔ قدرے

اختصار کے ساتھ ان کو احاطہ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

## 1: شفاعت کبریٰ کا عطا کیا جانا:

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور مفسرین کرام تصریحات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا شفاعت فرمانا ہی مقام محمود ہے۔

آدم بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

ان الناس يصيرون يوم القيامة جثا كل امة تتبع بينها  
يقولون: يا فلان اشفع يا فلان اشفع حتى تنتهي الشفاعة الى  
النبي ﷺ فذلك يوم يبعثه الله بالمقام محمود۔

ترجمہ: ”قیامت کے دن لوگ گروہ درگروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: ”اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔ اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔“ حتیٰ کہ طلب شفاعت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ پر آ کر ختم

ہو جائے گا۔“ (سنن کبریٰ بیہقی جلد 4 صفحہ 381)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اللہ رب العزت کے اس فرمان: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا“ کے متعلق

پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہی الشفاعة“ اس سے مراد شفاعت ہے۔“

(جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن رسول اللہ ﷺ باب ومن سورہ بنی اسرائیل رقم الحدیث 3137۔  
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر جلد 3 صفحہ 59۔ درمنثور جلد 8 صفحہ 543)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان يقيمك ربك مقاما محمودا مقام الشفاعة محمود  
الحمدك الاولون والآخرون۔

ترجمہ: ”آپ ﷺ کے رب کا آپ کو مقام محمود پر فائز کرنا مقام شفاعت ہے جس جگہ اولین و آخرین آپ ﷺ کے لئے کوٹھا بنوں گے۔“

(تویر المقباس من تفسیر ابن عباس صفحہ 340)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يُحْمَدُكَ فِيهِ الْاَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ

”جس جگہ اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے وہ مقام شفاعت ہوگا“

(تفسیر جلالین، صفحہ 290)

## 2: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا کرنے سے پہلے

### پوشاک پہنایا جانا:

☆ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ”مقام محمود“ کا دوسرا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

”شفاعت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز پوشاک کا پہنایا جانا مقام محمود ہے۔“  
دلیل کے طور پر حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں کہ:

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونَ اَنَا وَامْتِي عَلَى تَلِّ  
فِي كَسُونِي رَبِّي حَلَةَ خَضْرَاءٍ ثُمَّ يُوذَنُ لِي فَاَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ  
اَقُولُ فِدَاكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ۔

ترجمہ: ”روز قیامت لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت میں اور میرے امتی ایک ٹیلے پر جمع ہوں گے۔ پس میرا پروردگار مجھے سبز رنگ کا فاخرہ لباس پہنائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے کلام کرنے کی اجازت دے گا اس مقام پر میں اللہ رب العزت کی منشاء کے مطابق حمد و ثناء کروں گا اور یہی مقام محمود ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 456، رقم الحدیث 15821۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 399، رقم الحدیث 6479۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 395، رقم الحدیث 3383۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 8، صفحہ 336، رقم الحدیث 8797)۔

### 3: نبی کریم ﷺ کا عرش کے دائیں طرف قیام فرمانا:

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے یہ مقام صرف آپ کو ہی عطا فرمایا جائے گا اسی مقام کا نام مقام محمود ہوگا۔ اس بات کی صراحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا“۔

ایک انصاری شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مقام محمود سے کیا مراد ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس دن تمہیں ننگے اور غیر محتون اکٹھا کیا جائے گا اس دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میرے خلیل کو لباس پہناؤ“۔

پس دوسفید ملائم کپڑوں کو لیا جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں پہنیں گے۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش کی جانب رخ کر کے تشریف فرما ہوں گے۔ ان کے بعد مجھے لباس فاخرہ دیا جائے گا میں اس کو پہنوں گا۔ میں عرش کے دائیں جانب ایسے مقام رفیع پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا کوئی اور نہیں ہوگا (میرے اس مقام کی وجہ سے) مجھے پورا اولین و آخرین رشتہ کریں گے۔“

(مسند امام احمد حنبل: جلد 1 صفحہ 398 رقم الحدیث 3787۔ مسند بزاز جلد 4 صفحہ 340 رقم الحدیث 1534۔ المعجم النبوی بطبرانی جلد 10 صفحہ 80 رقم الحدیث 19017۔ حاشیہ صفحہ 238)۔

### 4: اللہ تعالیٰ کا اپنی کرسی پر نزول اور نبی کریم ﷺ کا

#### کا خصوصی قیام:

حضرت قاضی عیاض مالکی نے ”مقام محمود“ کو چوتھا مطالب یہ بیان کیا ہے۔

”اللہ رب العزت اپنی شان کے لائق اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوں گے یہی مقام محمود ہے۔“

### 5: خصوصی نداء اور کلمات حمدیہ کا عطا کیا جانا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے گا، یوں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز ندائے ”یا محمد“ سے ہوگا جس طرح ہم جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کرتے ہیں قیامت کے دن کاروائی کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی کلمات حمدیہ عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیے گئے ہوں گے اس مقام و مرتبہ کا نام مقام محمود ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جمع الله الناس في صعيد واحد حيث يسمعهم الداعي وينفذهم البصر حفاة كما خلقوا لا تكلم نفس الا باذنه فينادى محمد فيقول: لبيك وسعديك والخير في يدك واليك لاملجوا ولا منجى منك الا اليك تباركت وتعاليت سبحان رب قال: فذلك المقام المحمود الذي ذكر الله.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا۔ جہاں پکارنے والے کی آواز کو سب سن سکیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح ننگے ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ) آواز دے گا: ”محمد“۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے: ”اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرے لیے اور تیری طرف ہے۔“



تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لیے ہوں اور میری  
 دوڑ تیری ہی جانب ہے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات  
 نہیں۔ تیری ذات بابرکات بلند اور پاک ہے اے بیت اللہ کے رب!“۔  
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جس جگہ کھڑے ہو کر یہ حمد بیان کریں گے)  
 وہی مقام محمود ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔“

## 6: اے اہل ایمان کے آخری گروہ کی دوزخ سے نجات:

حضور نبی رحمت شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس وقت تک آرام سے نہیں  
 بیٹھیں گے جب تک دوزخ سے اہل ایمان کے آخری گروہ کو بھی نہ نکال لیں۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس منصب شفاعت کو مقام محمود قرار دیا گیا ہے۔

## 7: تمام امتوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت

### عظمیٰ کا اختیار دیا جانا:

قیامت کے دن تمام انبیاء کرام پیغمبر اپنی امتوں سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
 حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت  
 فرمائیں گے تاکہ حساب جلد شروع ہو اور ہمیں حشر کی سختیوں سے نجات مل سکے۔“  
 اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر حساب جلد شروع کرنے کی درخواست  
 کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے گا اور حساب و کتاب کا مرحلہ شروع ہوگا۔ نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اختیار شفاعت مقام محمود ہوگا۔

اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

”قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی طرح بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت  
 آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: ”آپ اپنے رب کی  
 بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔“

وہ فرمائیں گے: ”یہ میرا مقام نہیں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ“  
کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔“

پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے ”یہ  
میرا منصب نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔“

پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ”یہ میرا  
منصب نہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔“

پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے ”یہ میرا مقام  
نہیں، تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔“

پس لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ”ہاں آج شفاعت کرنا تو میرا  
ہی منصب ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب۔۔۔ الخ، رقم الحدیث 7072۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان،  
باب ادنیٰ اهل الجنة منزلھا فیھا، رقم الحدیث 193۔ سنن کبریٰ للبیہقی جلد 6، صفحہ 330، رقم  
الحدیث 11131۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 7، صفحہ 311، رقم الحدیث 4350۔ الایمان لابن منذہ، جلد 2،  
صفحہ 841، رقم الحدیث 873)۔

## 8: اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ سے سوال:

قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سونے کا منبر بچھا یا جائے گا لیکن  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی خاطر اس پر تشریف فرما نہیں ہوں گے بلکہ اپنے رب کی بارگاہ  
میں اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گا:

ما ترید ان اصنع بامتک

ترجمہ: ”اے محبوب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کی امت سے کیا سلوک کیا

جائے“

(مستدرک حاکم علی الصحیحین، جلد 1، صفحہ 135، رقم الحدیث 220۔ المعجم الاوسط، جلد 3، صفحہ 258،  
رقم الحدیث 2937۔ المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 317، رقم الحدیث 1077۔ الترغیب والترہیب،

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ سے یہ پیار بھرا سوال فرمانا اور آپ ﷺ کو آپ کی امت کے بارے میں مکمل اختیار عطا فرمادینا مقام محمود ہوگا۔

### 9: اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال:

قیامت کے دن جب آپ ﷺ شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے چلیں گے تو اللہ تعالیٰ خود بڑھ کر آپ ﷺ کا استقبال فرمائے گا آپ ﷺ کو اس شان سے نوازا جائے گا کہ وہ ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أقرع باب الجنة فيفتح باب من ذهب وحلقة من فضة  
فيستقبلني النور الاكبر فاخر ساجدا فآلقي من السماء علي  
لله ما لم يلق احد قبلي فيقال لي: ارفع رأسك سل تعطه  
وقل يسمع واشفع تشفع (الحديث)

ترجمہ: میں جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔ جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جو کہ سونے کا ہوگا اور اس کی زنجیر چاندی کی ہوں۔ پس فوراً جب (مبارک جنت) بڑھ کر میرا استقبال فرمائے گا میں فوراً سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے وہ کلمات ادا کروں گا جو اس نے پہلے کسی نے ادا نہیں کیے ہوں گے۔ مجھ سے کہا جائے گا: اے حبیب! اپنا سر اٹھا یہ مانگتے مٹا دیا جائے گا کیسے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسند ابویعلیٰ، مسلسل جلد 7، صفحہ 158، رقم الحدیث 158)

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب ﷺ کا استقبال فرمانا یہ فضل و کرم محبت اور فضل و احسان کے اظہار کے لیے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سجدے میں کرنا شانِ مہدیت کے اظہار کے لیے ہوگا۔

## 10: اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ

### خصوصی نشست پر بٹھانا:

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے مقام محمود کا آخری معنی یہ بیان کیا ہے کہ ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر اپنے ساتھ خصوصی نشست پر بٹھائے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن مہمان خصوصی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام و مرتبہ مقام محمود ہوگا۔“

اس کی تائید ان تین روایتوں سے ہوتی ہے:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان عسیٰ ان یبعثک ربک مقام محمودا کے بارے میں فرماتے ہیں:

مجلسہ بینہ و بین جبریل علیہ السلام و یشفع لامتہ فذلک المقام  
المحمود۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 61، رقم الحدیث 12474۔ درمنثور، جلد 5، صفحہ 287)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قال رسول اللہ ﷺ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا  
قال: مجلسنی بہ علی السریر۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔“

(درمنثور جلد 5، صفحہ 287۔ مسند الفردوس، جلد 3، صفحہ 58، رقم الحدیث 4159)

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عسی ان یبعثک ربک مقام محمود کے متعلق فرماتے ہیں:

یجلسہ معہ علی عرشہ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے ساتھ (اپنی شان کے مطابق) عرش پر بٹھائے گا“  
جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد 10، صفحہ 98۔ درمنثور للسیوطی جلد 5، صفحہ 287۔ الشفاء بتعریف  
حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 669-677)

**نبی کریم ﷺ نے اپنا ”خاتم النبیین“ ہونے کا اعلان**

**فرما کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً  
فاحسنہ واجملہ الاموضع لبنة من زاویہ فجعل یطوفون بہ  
ویتعجبون بہ یتعجبون لہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنة  
قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین۔

ترجمہ: ”میرے اور مجھ سے پہلے انبیاء، پیغمبر کی مثالیں اس شخص کی طرح تھیں جس  
نے ایک بہت زیادہ حسین و جمیل گھر بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ نہ  
جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے ارد گرد گھومتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ  
”یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

(صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 501۔ صحیح مسلم جلد 2، صفحہ 248۔ سنن بیہقی جلد 6، صفحہ 436۔ سنن  
امام احمد بن حنبل جلد 2، صفحہ 398۔ صحیح ابن ماجہ جلد 14، صفحہ 315۔ شہداء و اصحاب صحیح، صفحہ 511)۔

☆ علامہ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی فرماتے ہیں: ”یہ خوب فرمایا“

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جو شش اسن سے

نہ بہار آور یہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثلی ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دار فاتمها واكملها الا  
موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون منها  
يقولون: لولا موضع اللبنة! قال رسول الله ﷺ فانا موضع  
اللبنة جئت فختمت الانبياء.

ترجمہ: ”مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی بھی کئی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں میں نے آ کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 341، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، رقم الحدیث 2287۔ جامع ترمذی، کتاب الامثال، باب فی مثل النبی والانبیاء قبلہ، رقم الحدیث 2862۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 324، رقم الحدیث 31770۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 361، رقم الحدیث 14931۔ سنن کبریٰ بیہقی، جلد 9، صفحہ 5۔ مسند طیالسی، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 1785)۔

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثل ومثل النبیین من قبلی كمثل رجل بنى دار فاتمها الا  
لبنة واحدة فجئت أنا فاتممت تلك اللبنة.

ترجمہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 9، رقم الحدیث 11082۔ صحیح مسلم، الفضائل، رقم باب ذکر

کوئٹہ علیہ السلام خاتم النبیین، جلد 4، صفحہ 179، رقم الحدیث 2286۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 323، رقم الحدیث (31769)۔

## وجوہات افضلیت مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام انبیاء پیغمبر پر اپنی افضلیت کی چھ وجوہات صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست: اعطیت جوامع الکلم ونصرت

بالرعب وجلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طهورا

ومسجد وارسلت لی الخلق كافة وختمت لی النبیین

ترجمہ: ”مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے میں

جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد گئی ہے اور

میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے اور میرے لئے (میری) زمین

پاک کر دی گئی اور مسجد و گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام کی طرف بھیجا گیا ہوں اور

میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، رقم الحدیث 523۔ جامع ترمذی، کتاب سیرہ، باب ما جوفی

الغیر، رقم الحدیث 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 411، رقم الحدیث 9326۔ مسند

ابو یعلیٰ، جلد 11، صفحہ 377۔ صحیح ابن حبان، جلد 6، صفحہ 87، رقم الحدیث 2313۔ مسند ابو یوسف،

جلد 1، صفحہ 330، رقم الحدیث 2313۔ التذکرۃ، ابن ابی عمیر، جلد 1، صفحہ 178۔ مسند ابی داؤد،

جلد 3، صفحہ 123، رقم الحدیث (4334)۔

## جوامع الکلم کی وضاحت:

جوامع الکلم کا مطلب یہ ہے کہ آئین کی حکمتیں اور احکام ہدایت کی باتیں اور مذاہب

و دنیاوی امور کے متعلق گفتگو کرنے کا ایسا مخصوص اسلوب آپ ﷺ کو عطا فرمایا گیا ہے

جو آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی آج تک دنیا کے کسی نبی کو عطا

تخص کو نصیب ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے سے الفاظ کے ایک جملے میں معانی و مفہوم کا ایک گنجینہ پنہاں ہوتا ہے۔ پڑھیے اور لکھیے تو ہو سکتا ہے کہ چھوٹی سی سطر بھی پوری نہ ہو لیکن جب اس کا مفہوم بیان کرنے لگیں تو بڑی بڑی کتابیں تیار ہو جائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و ارشادات میں اس طرح کے کلمات کی ایک بڑی تعداد ہے جن کو ”جوامع الکلم“ کہا جاتا ہے حصول برکت کیلئے ان میں سے گیارہ (11) کلمات کو نقل کیا جاتا ہے۔

## گیارہ جوامع الکلم

1. انما الاعمال بالنیات

ترجمہ: ”اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 2)

2. الدین النصیحة

ترجمہ: ”دین خیر خواہی کا نام ہے“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 54)

3. العدة دین

ترجمہ: ”وعدہ قرض کی طرح ہے“

(مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 169)

4. المستشار موثمن

ترجمہ: ”جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے“

(جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 60۔ مشکوٰۃ شریف، صفحہ 230)

5. ان خیر دینکم أويسره

ترجمہ: ”تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو۔“

(مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 289، ابن عساکر، جلد 7، صفحہ 388)



6. ان الله يحب الرفق في الامر كله.  
ترجمہ: ”اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے۔“  
(مسند امام احمد جلد 6، صفحہ 36، جامع ترمذی، رقم الحدیث 2771)

7. انما الامانة في الصوم  
ترجمہ: ”روزے میں امانت ہے“  
(کنوز الحقائق، رقم الحدیث 1498، مطبوعہ مکتبہ)

8. باب الرزق مفتوح الى باب العرش  
ترجمہ: ”رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے“  
(کنز العمال، رقم الحدیث 16128)

9. بر الوالدین یجزئی من الجهاد  
ترجمہ: ”والدین کی خدمت کرنا جہاد کے قلم مقام سے“  
(کنوز الحقائق، رقم الحدیث 1986، مطبوعہ مکتبہ)

10. الحياء شعبة من الايمان  
ترجمہ: ”حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے“ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 414)  
11. من جعل قاضياً فقد ذبح بغير سكين  
ترجمہ: جو شخص قاضی بنایا، سیاہ بغير چھری کے ذبح کیا گیا“  
(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 230، جامع ترمذی، رقم الحدیث 1325، ابن ماجہ، رقم الحدیث 2308)۔

## تذکرہ فصاحت زبان مصطفیٰ ﷺ اور محفل میلاد:

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی فصیح زبان کی تعریف کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ:  
حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا عربکم عربیة انا قریشی و استرضعت فی بنی سعد  
ترجمہ: ”میرے عربی (زبان) تم سب سے بہتے ہیں قریشی ہوں اور پھر میں

نے بنو سعد میں پرورش پائی ہے۔“

(انسان العیون فی سیرۃ النبی المامون، جلد 1، صفحہ 89)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأیت افصح منك یا رسول اللہ ﷺ

ترجمہ: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ سے زیادہ فصیح و بلیغ کوئی نہیں دیکھا“

(سیرت حلبیہ، جلد 1، صفحہ 89)

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا عرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد فانی  
یا تینی اللحن۔

ترجمہ: ”میں تمام عربوں سے زیادہ کھول کر بات کرنے والا ہوں، میں قریش میں پیدا ہوا، میری پرورش بنو سعد میں ہوئی تو اب میرے کلام میں لحن (یعنی غلطی) کہاں سے آئے۔“

(علی ہاشم الشفاء، جلد 1، صفحہ 178)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک سب سے اہم**

**خصوصیت ”آدم علیہ السلام کو تخلیق سے بھی پہلے مقام**

**نبوت پر فائز ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان**

**کر کے اپنا میلا دمنایا:**

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟“

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وآدم بین الروح والجسد

ترجمہ: ”(میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کی درمیانی مرحلے میں تھی۔“ (یعنی ابھی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی قائم نہ ہوا تھا)“

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث 3609، جلد 2، صفحہ 202۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 66، جلد 5، صفحہ 59۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 666-665، رقم الحدیث 4209-4210۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 369، رقم الحدیث 36553۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 4، صفحہ 4175، رقم الحدیث 4175۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 92، صفحہ 119، رقم الحدیث 12646-12571، جلد 20، صفحہ 353، رقم الحدیث 833۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 7، صفحہ 122، جلد 9، صفحہ 53۔ دلائل النبوة، جلد 1، صفحہ 17۔ التاریخ الکبیر للبخاری، جلد 7، صفحہ 374، رقم 1606۔ السنۃ للخلعانی، جلد 1، صفحہ 188، رقم الحدیث 200۔ السنۃ لابن کثیر، جلد 1، صفحہ 179، رقم الحدیث 411۔ الآحاد والمثانی للشیبانی، جلد 5، صفحہ 347، رقم الحدیث 2918۔ طبقات ابن سعد، جلد 1، صفحہ 148۔ الثقات لابن حبان، جلد 1، صفحہ 47۔ معجم الصحیح، جلد 2، صفحہ 127، رقم الحدیث 591۔ الطبقات لابن خلیط، جلد 1، صفحہ 59، رقم الحدیث 125۔ الآحاد والمثانی، جلد 9، صفحہ 142، رقم الحدیث 1231۔ معجم المغفر، جلد 1، صفحہ 10۔ مسند احمد، جلد 3، صفحہ 284، رقم الحدیث 4845۔ تاریخ دمشق، جلد 26، صفحہ 382، جلد 45، صفحہ 488-489۔ اوتی، جلد 4، صفحہ 753، رقم الحدیث 2472، جلد 10، صفحہ 146، رقم الحدیث 5292۔ اخبار القزویں، جلد 2، صفحہ 244۔ تہذیب التہذیب، جلد 5، صفحہ 147، رقم الحدیث 290۔ السیاق فی معرفة الصحیح، جلد 6، صفحہ 239۔ قبیل المنفوعة، جلد 1، صفحہ 1488، رقم الحدیث 2582۔ یہ جامع احادیث، جلد 7، صفحہ 384، جلد 11، صفحہ 110۔ الخصائص الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 7-8۔ الیوی للفتنوی، جلد 2، صفحہ 100۔ ابدایہ والنہایہ، جلد 2، صفحہ 307۔ تاریخ ترمذی، جلد 1، صفحہ 392، رقم 653۔ المواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 60۔ مجمع الزوائد، جلد 8، رقم 653۔ مواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 60۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 223۔ مدارج السالکین، جلد 4، صفحہ 14، رقم الحدیث 1856۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 513)۔

## روایت مذکورہ کی محدثانہ اسنادی تحقیق:

☆ امام ابو عیسیٰ ترمذی بی بیہ لکھتے ہیں:

”هذا حدیث حسن صحیح“

ترجمہ: ”یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“ (جامع ترمذی، کتاب المناقب، رقم 3609)

☆ حافظ بیٹھی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

”وراء احمد والطبرانی ورجالہ رجال الصحیح“

ترجمہ: ”اس روایت کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں“ (مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 223)

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم نے کہا:

هذا حدیث صحیح الاسناد

ترجمہ: ”یہ حدیث صحیح الاسناد ہے“

☆ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

هذا حدیث صالح السند

ترجمہ: ”یہ حدیث صالح السند ہے“ (سیر اعلام النبلاء، جلد 7، صفحہ 384)

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

رجالہ رجال الصحیح

ترجمہ: ”اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 66)

مخالفین میلاد کے ماضی قریب کے محدث ”شیخ ناصر الدین البانی“ نے ”سلسلہ احادیث الصحیحہ“ جلد 4، صفحہ 471، رقم 1856 پر اس حدیث کو نقل کر کے اس کی بھر پور تائید کی ہے۔

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے وسیع علم کے ذریعے**

**اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے قیامت تک**

**کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ:

قام فينا رسول الله ﷺ مقاما ماترك شيئا يكون في مقامه  
ذالك الى قيام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسيه  
من نسيه.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر  
خطاب فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر  
قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس  
نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔“

(صحیح بخاری کتاب القدر باب وكان امر الله قدرا مقدورا رقم الحديث 6291 - صحيح مسلم كتاب الختن  
باب اخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم - ا ح رقم الحديث 2891 - جامع ترمذی من ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ  
کتاب الختن باب اخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث 2191 - سنن ابوداؤد کتاب الختن باب اخبار  
باب ذکر الختن واولئها رقم الحديث 4240 - مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 رقم الحديث 2332 - مسند  
بزاز جلد 7 صفحہ 231 رقم الحديث 8499 وقل هذا حديث صحيح - مسند امام حسين بن علي بن ابي عمير  
خدری رضی اللہ عنہ جلد 2 صفحہ 247 رقم الحديث 1287 - مشوۃ المصنف رقم الحديث 5379)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اب شہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ظہر کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا  
ذکر شروع کیا اور فرمایا: ”جو شخص کچھ پوچھنا چاہتا ہو پوچھنے میں یہاں کھڑے  
کھڑے اس کو بتا دوں گا۔“

لوگوں نے کثرت سے گریہ زاری شروع کر دی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار  
یہی فرمایا: ”مجھ سے پوچھو۔“

عبداللہ بن حزامہ بھی کھڑے ہوئے اور عرض کی: ”میرا باپ کون ہے؟“  
فرمایا: ”خدا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”پوچھو۔“

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ زانوں ہو کر بیٹھے اور عرض کی: ”اللہ کے رب اسلام  
کے دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے۔“

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، اس کے بعد فرمایا: ”جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی دیوار کے گوشے میں لائی گئیں، ایسی عمدہ اور مکروہ چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی“

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 77، کتاب مواقیت الصلوٰۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان) یہ دونوں احادیث مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ”علم غیب شریف“ پر پختہ دلیل ہیں۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

سر عرش پر ہے تیری گرز دل فرش پر ہے تیری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

لوح بھی تو، قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب  
گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

☆ حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

فأشهدان الله لا رب غيره  
وانك مامون على كل غائب

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر سب سے پہلے قیامت کا ذکر فرمایا: معلوم

ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ تب ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”چیلنج“ فرمایا کہ میں اسی وقت بتاؤں گا۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل امین کے بھی محتاج نہیں کہ وہ وحی لے کر آئیں گے

تو پھر بتاؤں گا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مستفیض ہیں۔ گویا کہ

میرے آقا کے سامنے مشرق و مغرب شمال و جنوب، تحت و فوق کے تمام حجابات اٹھالیے

گئے ہیں، تمام فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے:  
سر عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اور

یہی وہ علم ہے علم لدنی جس کو کہتے ہیں  
یہی وہ غیب ہے ”علم غیب“ سنی جس کو کہتے ہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا  
جب نہ خدا ہی چھپا تم یہ کروڑوں درود

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ نیاز مندانہ گزارش ثابت کرتی ہے کہ تم مسیحی بہ کرام  
جن نیکو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو گئے، اس لحاظ سے کہ اس نے اپنے محبوب سے تین پیمانے کو  
بے پناہ کمالات اور علوم و معارف سے سربند فرمایا، اسلام مذہب حق ہونے پر راضی  
ہو گئے اس لیے کہ یہ نبوت و رسالت کی تعظیم کرنے اور اس کے تمام تر شہوتوں اور نعمتوں و  
تہوں سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔

مغز قرآن روح ایمان جان دین

ہسب جب رحمتہ العالمین سے تین پیمانے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اس کے راضی ہو گئے کہ آپ شانِ نبی سے  
ہیں اور تمام علوم غیبیہ اور معارف دینیہ کے عالم ہیں۔

ان پہ کتاب اتزی قبیا تا اطل شیء  
تفصیلات جس میں ما عبرا ما عبرا ہے

اور

عرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں  
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھر یرا تیرا

## حضور نبی کریم ﷺ نے کائنات کی ابتداء سے لے کر کائنات کی انتہا تک کی خبریں دے کر اپنا میلاد منایا:-

☆ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلى بنا رسول الله ﷺ الفجر. وصعد المنبر فخطبنا حتى  
حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى  
حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى  
غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن قال: فاعلمنا  
أحفظنا.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ  
افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی اس کے بعد پھر منبر پر تشریف  
لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب  
گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک  
وقوع پذیر ہو چکی تھی اور قیامت تک ہونے والی تھی۔“ حضرت عمر بن الخطاب  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ  
حافظہ والا تھا۔“

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واثراط الساعة، باب: اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعة، رقم الحدیث  
2892۔ جامع ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء ما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ بما  
هو کائن الی یوم القیامة، رقم الحدیث 2191۔ صحیح ابن حبان، جلد 15، صفحہ 9، رقم الحدیث 6638۔  
مستدرک حاکم علی الصحیحین، جلد 4، صفحہ 5533، رقم الحدیث 8498۔ مسند ابویعلیٰ موصلی، جلد 17،  
صفحہ 28، رقم الحدیث 46۔ المعجم الکبیر لطبرانی، جلد 17، صفحہ 28، رقم الحدیث 46۔ الاحاد والاشانی،



## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محفل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اپنے وسیع علم کا اظہار کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أتانی ربی فی احسن صورة فقال : یا محمد قلت لبيك وسعد  
يك قال : فيم يختصم الملا الاعلى ؛ قلت ربی لا ادری فوضع  
یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدیی فعلمت ما بین  
المشرق والمغرب

”(معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین

صورت سے آیا اور فرمایا: ”یا محمد!“

میں نے عرض کیا: ”میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔“

فرمایا: ”عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟“

میں نے عرض کیا: اے میرے رب پروردگار! میں نہیں جانتا۔“

پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور

میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں سب چھو جان گیا جو پتھر مشرق

و مغرب کے درمیان ہے۔“

(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: سورة من رقم الحدیث 323، صفحہ 13)

کتاب الروایا جلد 2، صفحہ 170، رقم الحدیث 2149۔ مسند احمد جلد 1، صفحہ 300، رقم

الحدیث 3484، جلد 5، صفحہ 44، رقم الحدیث 33258۔ ائیم الملیہ طبرانی جلد 5، صفحہ 290، رقم

الحدیث 8117، جلد 20، صفحہ 109، رقم الحدیث 216۔ المسند للروایا جلد 1، صفحہ 429، رقم

الحدیث جلد 2، صفحہ 299، رقم الحدیث 1241۔ مسند ابویعلیٰ جلد 4، صفحہ 475، رقم الحدیث 26)

(مصنف ابن شیبہ جلد 6، صفحہ 313، رقم الحدیث 31706۔ الاحادیث جلد 5، صفحہ 49، رقم

الحديث 2585 - المسند لعبد بن حميد جلد 1 'صفحة 228' - السنة لابن عاصم جلد 1 'صفحة 33' رقم  
 الحديث 4 6 5 'قال اسناده حسن وثقات - السنة لعبد الله بن احمد جلد 2 'صفحة 9 8 4' رقم  
 الحديث 1121 - نوادر جلد 3 'صفحة 120' - الترغيب والترهيب للمندري جلد 1 'صفحة 159' - التمهيد  
 لابن عبد البر جلد 24 'صفحة 323' - مجمع الزوائد جلد 7 'صفحة 186-187' -

## تذکرہ منصب ملکیت اور محفل میلاد:

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک خصوصی منصب ”زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منانا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبيننا انا نائم رأيتني أتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي.

ترجمہ: ”میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں“

(صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ بعثت بجوامع الكلم، جلد 6، صفحہ 2654، رقم الحديث 6845، کتاب الجهاد، باب قول النبي ﷺ نصرت بالرعب مسيرة شهر، رقم الحديث 2815، کتاب التعمير، باب: المصانع في البدر، رقم الحديث 6611، صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 199، مشکوٰۃ المصابيح، صفحہ 512، سنن کبریٰ، جلد 3، صفحہ 3، رقم الحديث 7575-9867، صحیح امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 277، رقم الحديث 6363، مسند ابو عوانة، جلد 1، صفحہ 330، رقم الحديث 1170، شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 161، رقم الحديث 139)

نبی کریم ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے سارے خزانوں کا مالک بنایا ہے اور مالک بھی اختیار والا آپ ﷺ جس کو جو چاہیں عطا فرمادیں۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بٹی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے

ہر کار بنایا تمہیں مختار بنایا

بے یارو مددگار جسے کوئی نہ پوچھے

ایسوں کا تمہیں یارو مددگار بنایا

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمٹ دیا اور میں نے

اس کے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جو زمین میں میرے لئے سمیٹ دی

گئی تھی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو

خزانے دیے گئے اور میں نے اپنی امت کیسے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ

اس کو قحط سالی سے بلا کر نہ کرے اور ان کے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن مسلط نہ کیا

جائے جو ان سب کی جانوں کو مباح کرے۔ اور بیشک میں نے تمہاری امت

کیلئے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو قحط سالی سے بلا کر نہیں کروں گا اور وہ ان کے

اوپر کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جانوں کو مباح کرے خواہ ان

کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں۔ ہاں اس امت کے بعض

لوگ بعض دوسروں کو ہلاک کر دیں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔“

(صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 390، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ راجپوتی پاکستان۔ مشہور تصانیف، صفحہ 512)

مطبوعہ مطبع مجتہبی لاہور پاکستان۔

## ایک اہم علمی نکتہ:

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان ”زویٰ لی الارض“ کی شرح میں

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

”ساری زمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی جس طرح زمین کے سامنے

آئینہ ہوتا ہے۔“ (مرقاۃ المفاتیح)

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح لکھتے ہیں کہ:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب کی سلطنت عطا فرمائی گئی“ (اشعۃ اللمعات)

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان مشرق و مغرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بھی ہیں اور تصرف میں بھی۔ سمٹ دینے اور دکھا دینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ حاضر و ناظر کا یہ ہی معنی ہے۔ مشرق و مغرب دیکھنے کا معنی یہ ہے کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی اس کا کوئی زرہ چھپا نہیں رہا۔ یہاں سمیت دینے کا ذکر تو ہوا ہے مگر بعد میں چھپا لینے کا ذکر نہیں، جس سے معلوم ہوا کہ کائنات اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔“

۴ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 8، صفحہ 30)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعطیت مالہ یعط احد من الانبیاء قلنا یا رسول اللہ ما هو؟  
قال نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت  
احمد وجعل لی التراب طهورا وجعلت امتی خیر الامم۔  
ترجمہ: ”مجھے وہ کچھ دیا گیا ہے جو انبیاء میں کسی کو نہیں ملا۔“

ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے زمین کی چابیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا، میرے لئے مٹی کو پاک بنایا گیا اور میری امت کو سب سے بہتر امت بنایا گیا۔“

(مصنف عبدالرزاق، جلد 7، صفحہ 411، کتاب الفضائل)

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

اوتیت مفاتیح کل شیء

ترجمہ: ”مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 86۔ الجامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 110۔ السراج المنیر، جلد 2، صفحہ 79)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كان رسول الله ﷺ في مكة وجاءه من بني النضير وفد فقال ان الله من عندك كرت وبعثني ليك بمفاتيح خزائن الارض.

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل امین ایک دن صفا (کی پہاڑی) پہ تھے پھر آپ کے پاس حضرت اسرافیل آئے اور کہا: ”بے شک جو آپ نے ذکر کیا اللہ نے اسے سن لیا تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے۔“

☆ حضرت ابن طاووس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نصرت بالرعب واعطيت الخزائن وخيرت بين ابي ابي حتى اري ما يفتح على امتي وبين التعجيل فاخترت التعجيل

ترجمہ: ”میرے رب سے مدد کی گئی ہے اور مجھے جو اشیاء تمہارے پاس ہیں اور مجھے خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ میں اس دیر تک باقی ہوں حتیٰ کہ وہ میدانوں کے میرے امت پر یہاں فتوحات ہوئی ہیں یہ جلدی چلا جاؤں تو میں نے پہلے ہی چلے جانے کو پسند کیا ہے۔“

(مسن بری، جلد 7، صفحہ 48)

☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

زویت لی الارض حتی رأیت مشارقها ومغاربها واعطیت  
الکنزین الاصفرو الاحمر الابيض یعنی الذهب والفضة۔  
ترجمہ: ”میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کے  
مشارق ومغارب دیکھ لئے اور مجھے پیلے سرخ اور سفید خزانے یعنی سونے اور  
چاندی کے خزانے دیئے گئے ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن، باب ما یكون الفتن، صفحہ 296، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مجھے چھ چیزوں کی وجہ سے دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے جوامع  
الکلم عطا ہوئے رعب سے میری مدد کی گئی، اس دوران کہ میں سو رہا تھا زمین  
کے خزانوں کی چابیاں لابی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں، مجھے تمام  
لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔ میرے لئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا اور میرے ساتھ  
نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“ (مسند سراج، صفحہ 175، رقم الحدیث 492)

**فائدہ:** اس روایت کے حاشیہ میں مخالفین میلاد کے محقق العصر مولانا ارشاد الحق  
اثری نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

### ایک غلط فہمی کا تحقیقی ازالہ:

مخالفین اباسنت اکثر یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ ”خزانوں کی چابیاں“ ملنے کا واقعہ حالت  
بیداری کا نہیں بلکہ خواب کا ہے۔ لہذا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک ومختار ہونے پر دلیل نہیں  
بن سکتا۔“

ان حضرات سے گزارش ہے کہ یہ خواب کسی ایرے غیرے کا نہیں کہ جس کا کوئی  
اعتبار نہ کیا جائے، بلکہ یہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ہے۔

## انبیاء ﷺ کے خوابوں کی شرعی حیثیت:

یہ بات یاد رہے کہ انبیاء ﷺ کے خواب وحی الہی ہوتے ہیں۔

☆ حضرت عبید بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رئویا الانبیاء وحی

”انبیاء ﷺ کے خواب وحی خداوندی ہیں“

(صحیح بخاری جلد 1، صفحہ 25، کتاب الوضوء)

یہ تھا مخالفین کی غلط فہمی کا تحقیقی جواب اب ہم اس کا ایک الزامی جواب بھی دیے جاتے ہیں تاکہ کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہ رہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ خواب کی بات کو معتبر تسلیم نہیں کرتے تو پھر نمازوں کیلئے اذان دینا بھی چھوڑیں چونکہ وہ بھی خواب میں ملتی تھی۔

اگر صاحب بہادر یہ جواب دیں کہ چونکہ اس کی تائید نبی کریم ﷺ نے بیداری میں کر دی تھی لہذا یہ حجت ہے۔

تو ہماری عرض یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ احادیث بیداری میں جاکت ہوئے ہی بیان فرمائی تھیں اگر غلط ہوتیں تو آپ ﷺ نے ان کا رد فرمادیتے۔

یوں نظر نہ دوڑانہ برتھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”بے شک نبی کریم ﷺ نے ایک دن باہر (میدان احد کی طرف) نکلے پھر آپ

نے احد کے شہیدوں پر میت کی دعا کی طرح دعا فرمائی اس کے بعد نبی پر جب وہ

افروز ہوئے اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ (یعنی تمہارے

احوال سے باخبر) ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوش (وثر) و دلیلو

رہا ہوں، اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اور

خدا کی قسم! مجھے تم پر خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، اور اس

بات کا خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، جلد 1، صفحہ 179، رقم الحدیث 1279، المناقب، باب علامات النبوة، جلد 1، صفحہ 508، رقم الحدیث 1401، کتاب المغازی، احدیثنا، جلد 2، صفحہ 585، رقم الحدیث 3857، کتاب الرقاق، باب ما یحد زہرة الدنیا، جلد 2، صفحہ 951، رقم الحدیث 6296، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات الحوض، جلد 2، صفحہ 250، رقم الحدیث 2296، امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 149، صفحہ 153، صحیح ابن حبان جلد 7، صفحہ 473، رقم الحدیث 3148، جلد 8، صفحہ 18، رقم الحدیث 3224)۔

## حدیث مذکورہ سے حاصل ہونے والے دو اہم نکات:

اس حدیث مبارکہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک و مختار ہونا تو روز روشن کی طرح ہے اس کے علاوہ بھی اس سے دو اہم نکات ظاہر ہوتے ہیں۔

(1) اس حدیث مبارکہ کے الفاظ ”ثم انصرف الی المنبر“ (”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے“) سے ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا قبرستان میں بھی منبر ہوتا ہے؟

منبر تو خطبہ دینے کیلئے مساجد میں بنائے جاتے ہیں وہاں تو کوئی مسجد نہ تھی، صرف شہدائے احد کے مزارات تھے اس وقت صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی منبر ہوتا تھا۔ اس لیے شہدائے احد کی قبور پر منبر کا ہونا بظاہر ایک ناممکن سی بات نظر آتی ہے۔

مگر درحقیقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر شہدائے احد کے قبرستان میں منبر نصب کرنے کا اہتمام کیا گیا، جس کا مطلب ہے کہ منبر شہر مدینہ سے منگوا یا گیا یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہی لے کر گئے تھے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اتنا اہتمام کس لئے کیا گیا؟ یہ سارا اہتمام و انتظام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب بیان کرنے کیلئے منعقد ہونے والے اجتماع کیلئے تھا۔ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود منعقد فرما رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس نورانی اجتماع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنا



شرف اور فضیلت بیان فرمائی جس کے بیان پر پوری حدیث مشتمل ہے۔ اس طرح یہ حدیث جلسہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی واضح دلیل ہے۔

اور اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و فضیلت کو بیان کرنے کے لئے اجتماع کا اہتمام کرنا خود سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لہذا میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل سجانا اور جلسوں کا اہتمام کرنا مقتضائے سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آج کے پرفتن دور میں ایسی محافل و اجتماعات کے انعقاد کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تاکہ امت کے دلوں میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت آتش ہو اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(2) سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تم کے ذریعے صدیوں کے نقاب امت دیدہ کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شرک سے محفوظ رہو گے، ہاں دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو گے۔ جس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہے۔ تو جب سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہی مطمئن ہیں کہ میری امت شرک سے محفوظ رہے گی، مگر مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والے معلوم نہیں کیوں بچپن ہیں؟ انہیں بر دوسرا آدمی مشرک کیوں نظر آتا ہے؟

امتِ مسلمہ کے شرک نہ کرنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمان ہونے کے باوجود جو امتِ مسلمہ پر شرک کا فتویٰ لگائے اس کے متعلق بھی ذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک سن لیجئے۔

**سُنِّي مُسْلِمَانُوں كُو مُشْرِكُ كَهْنِي وَ اَلِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ**

**کی نظر میں:**

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وہ کام جن کے بارے میں میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں خوف زدہ ہوں اور ان

میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ جب اس کی رونق اس پر نمایاں ہوگی اس پر چادر لپٹی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جدھر چاہے گا لے جائے گا۔ اور اس کو پس پشت پھینک دے گا اور وہ اپنے پڑوسی پر تلوار کے ساتھ حملہ کرے گا اور اسے مشرک کہے گا۔“

حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ ”میں نے عرض کیا، ان دونوں میں سے کون ہوگا؟“  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دوسرے کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہونے کا حق دار ہوگا۔“  
(تفسیر ابن کثیر، جلد 1، صفحہ 265)

بات بات پر سنی مسلمانوں پر شرک کے فتوے لگانے والوں کو یہ حدیث مبارکہ سن کر ہوش کے ناخن لینے چاہئے کہ وہ اہل اسلام پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگا کر کہیں خود تو مشرک نہیں بن بیٹھے؟

ابے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی  
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر تو نہیں

### مشرک ساز مفتیوں پر حضرت عبداللہ ابن عمر کا فتویٰ:

اس زمانے کے خارجی ملا و مفتی سنی مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے ان پر وہ آیات چسپاں کرتے ہیں جو کافروں اور ان کے بتوں کے متعلق نازل ہوئیں تھیں۔  
بخاری شریف میں موجود ہے کہ: ”عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ قرآنی آیات جو کافروں کے متعلق نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔“

(صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 102)

## نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”قاسم نعمت ہونا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی  
ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ  
عطا فرمادیتا ہے اور بے شک تقسیم کرنے والا میں ہی ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ  
عطا فرماتا ہے“

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 16 کتاب العمم باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقهہ فی الدین رقم الحدیث 71  
کتاب قریش الخمس باب قول اللہ تعالیٰ فان اللہ تمسہ ولرسول رقم الحدیث 2948 کتاب المقام  
بالکتاب والسنة باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق ابیضا ہم من خلیتہم رقم  
الحدیث 1037 جامع ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 2645 سنن ابن ماجہ عن معاویہ  
وابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما: المقدمہ باب فضل العدا، وانما علی طلبہ العمم رقم الحدیث 220 سنن بیہقی  
للنسائی کتاب العمم باب فضل العلم جلد 3 صفحہ 425 رقم الحدیث 5839 موصی الامم ماہنامہ رقم  
الحدیث 1599 مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 234 رقم الحدیث 793 سنن دارمی جلد 1  
صفحہ 85 رقم الحدیث 224-225)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم  
رزق اس کا ہے دلاتے یہ ہیں  
اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ  
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

### تشریح و توضیح:

ہمارے پیارے آقا والی کائنات تاجدار انبیاء، دو عالم کے داتا حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اس کے قریب ہیں محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب سے کوئی چیز روک نہ رکھے اور کسی شے سے اسے محروم نہ کرے۔ اس کی ہر ضرورت پوری کرے۔

آخر خدا تعالیٰ سے بڑھ کر محبت کے تقاضوں کو کون پورا کر سکتا ہے؟ الفت کے لوازمات کو اس سے زیادہ کون ادا کر سکتا ہے؟ پیار کی چاہتوں کو اس سے بہتر کون بروئے کار لا سکتا ہے؟

کیونکہ اس سے بڑا جواد فیاض اور کرم فرما کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے محبوب کی محبت کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر عنایتیں اور نوازشیں فرمائیں اور احسان، انعام، کرم، فضل، بخشش اور رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں کہ کائنات بھر میں کوئی ان کا اندازہ احاطہ احصاء اور شمار نہیں کر سکتا۔ صرف یہی نہیں کہ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار ان گنت بے حساب اور لاتعداد نعمتیں عطا فرمادیں اور پھر رک گیا؟

نہیں نہیں! بلکہ قرآن مجید میں اس نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے خزانوں کے جگہ جگہ ڈھنڈورے پیٹے ہیں۔ موقع بموقع دھومیں مچائی ہیں، گاہے گاہے واشکاف الفاظ میں اعلانات کر دیئے ہیں تاکہ محبوب کے دیوانے، مستانے، پروانے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والے، سب کچھ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے والے، ان کے غلام، نیاز مند، جانثار، امتی، کلمہ گو اور عشاق اس حقیقت کو بگوش محبت سن لیں اور بچشم عقیدت پڑھ لیں اور ذہن نشین کر لیں کہ خدائے لم یزل نے ہمیں جو محبوب و مطلوب عطا فرمایا ہے وہ بے اختیار، تہی دامن اور خالی ہاتھ نہیں بلکہ منبع برکات و فیوض اور عالم ماکان و مایکون ہے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک و مختار بن کر آیا ہے۔

ہم تنگ دستوں، فاقہ مستون اور بے سرو سامان لوگوں کو اگر ضرورت اور حاجت ہو تو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں باگاہ رسالت سے رابطہ استوار کر لو، در نبوت پر دست

سوال دراز کر لو، عرض مدعا کرو تو سہی وہ لچپال اور بندہ پرور ہیں، ہم پر حریص اور رؤف و رحیم ہیں۔ لہذا ضرور کرم فرمائیں گے۔

☆ بقول علیؑ حضرت جبریلؑ۔

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا  
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا  
سائو! دامن سخی کا تھم لو  
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا  
مغسوا! ان کی گلی میں جا پڑو  
باغ خلد آرام ہو ہی جائے گا

بد قرآن مجید میں ایک مقام پر تو کھلے بندوں گنہگاروں کو در محبوب پر جانے کی یوں

ترغیب دی ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(النساء: 64)

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں“

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ محبوب کے دروازے پر پہنچ جائیں بارگاہ

رسالت میں حاضر ہو جائیں اور ادھر محبوب کو حکم فرمایا:

(الضحیٰ: 10)

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۗ

”اور منگتے کو نہ جھڑکو“

مطلب یہ ہے کہ محبوب ہم نے اپنی مخلوق اور تیری امت کو تیرے دروازے پر آجایا

ہے۔ تجھ سے مانگنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ تیری بارگاہ میں آکر کاسے اندانی دراز کرنے کا

سلیقہ بتا دیا ہے۔ اور:

(الضحیٰ: 8)

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنِي ۗ

”اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا“

کے مطابق میں نے تجھے غنی سخی اور بندہ پرور بنا دیا۔ جب تیرے غلام۔ تیرے امتی۔ اور تیرے نیاز مند تیری بارگاہ میں آکر اپنا مدعا پیش کریں۔ جو بھی آکر طلب کریں تو نے انہیں جھڑکنا نہیں ان سے کچھ روکنا نہیں، انہیں ٹوکنا نہیں، ان پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمانا، بلکہ وہ جو مانگیں انہیں عطا فرما دینا، کیونکہ تیرے خدا نے تجھ پر اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤدک ہے گواہ

پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

چنانچہ میرے محبوب نے اپنے غلاموں، اپنے دیوانوں اور گداگروں کو گاہے گاہے بتانا شروع کر دیا کہ مجھے خدا نے ان گنت خزانوں کا مالک بنا دیا ہے۔ بلکہ خزانوں کی چابیاں ہی میرے ہاتھ میں تھما دی ہیں، مجھے سڑخ و سفید خزانوں کی ملکیت دے دی ہے۔ مجھے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنا دیا ہے۔

تو پھر کیا تھا ان ارشاداتِ نبویہ کو سنتے ہی شمع رسالت کے پروانے مسرت سے جھوم اٹھے، وجد کرنے لگے جس نے سنا وہ دست سوال دراز کیے، جھولیاں کھولے، کاسہ گدائی اٹھائے، کشلول بھیک پھیلانے، در رسول کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، دیکھتے ہی دیکھتے در محبوب پہ گداگروں، منگتوں اور سوالیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ ایک اژدھام کثیر اور گروہ کبیر آ موجود ہوا ہر کوئی اپنی حاجت طلب کرنے لگا، اپنی ضرورت بتانے لگا، اپنی مشکل سنانے لگا، لیکن محبوب نے کسی کو خالی نہ لوٹایا، بعض کو ان کے کہنے پر نوازا اور بعض کو خود مانگنے کا ڈھب سکھا کر مالا مال کر دیا۔

جب اس محبوب حجازی نے کرم فرمائی کا حق ادا کرتے ہوئے کائنات کو نوازا اور خوب نوازا، پھر تو مانگنے والوں میں جہاں تک انسان دکھائی دے رہے تھے، وہاں حیوانات کی قطاریں بھی نظر آنے لگیں اور ہر کوئی کہہ رہا تھا:

دیکھا جو ان کو بانٹتے میں نے بھی بڑھ کر شوق سے  
 دست عطا کے سامنے دست طلب بڑھا دیا  
 اور جب اس کریم نے ان کی اوقات سے بڑھ کر نواز تو ہر کسی کی زبان پر یہ نعرہ تھا:  
 کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہنے  
 دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ  
 اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

”بھڑ بھڑ کے دیا اور اتنا زیاد امن میں ہمارے سما یا ہی نہیں“

اور کوئی یہ کہہ رہا تھا:

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم ایمان مال اور اولاد وغیرہ جس کو جو ملتا ہے حضور نبی  
 کریم ﷺ کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ  
 نے کوئی قید نہیں لگائی کہ میں فلاں نعمت تقسیم کرتا ہوں اور فلاں نہیں بلکہ مختلف فرمایا: انما  
 انا قاسم۔ آپ ﷺ کی تقسیم دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دنیا و آخرت کی چیزوں کو  
 لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ چند مثالیں پیش خدمت ہے:

### تقسیم مصطفیٰ ﷺ کی چند مثالیں:

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی فرماتا بیان کرتے ہیں کہ:

كنت ابیت مع رسول الله ﷺ فأتیتہ بوضوء، وحاجتہ فقال  
 سل فقلت اسئلك مر افقتك فی الجنة قال او غیر ذلک قلت  
 هو ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرۃ السجود

ترجمہ: ”میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک رات

حضور ﷺ کیلئے وضو کرنے کیلئے پانی اور ضروریات حاجت لایا میں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مانگ کیا مانگتا ہے؟“  
میں نے عرض کی: ”میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں مجھے آپ اپنا  
ساتھ عطا فرمائیں!“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ اور؟“

میں نے عرض کی: ”میری مراد تو صرف یہی ہے۔“

آپ نے فرمایا: ”تو میری کثرت سجد سے اپنے نفس پر مدد کر۔“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 193، سنن نسائی، جلد 1، صفحہ 134۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 228، المعجم الکبیر  
لطبرانی، جلد 5، صفحہ 57-58۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 59، مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 84)

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کو مانگنے کا حکم  
دیا کہ جو تمہارا جی چاہے مانگو دنیا کا سوال کرو یا آخرت کا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے دنیا و  
آخرت کی ہر چیز اپنے پیارے محبوب ﷺ کو عطا فرمادی ہے۔ اور صحابی کا بھی عقیدہ تھا  
کہ ہمارے نبی ہر چیز دے سکتے ہیں چاہیے ان سے اس جہاں کی چیز مانگیں یا اگلے جہاں  
کی۔ اور پھر صحابی نے بھی کوئی دنیا کی چیز نہیں مانگی بلکہ جنت میں آقا علیہ السلام کی رفاقت مانگی  
تو آقا علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، میں کیسے دے سکتا ہوں۔  
نہیں! بلکہ فرمایا: اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگنا چاہتے ہو تو مانگ لو! آج میرا دریائے  
رحمت جوش میں ہے تو صحابی نے کہا بس مجھے یہی کافی ہے اس لئے کہ:

تجھ کو تجھی سے مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی منگتا نہیں تجھ سا کوئی داتا نہیں

(ماخوذ از حضور ﷺ مالک و مختار ہیں از علامہ ابوالحقوق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی کمی واقع ہو گئی۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کچھ بچا ہوا پانی ہے تو لے آؤ۔“

لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا



پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ”پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔“  
میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح)۔  
پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3633۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 460، رقم الحدیث 4393۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 102، رقم الحدیث 204۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 28، رقم الحدیث 29۔ مصنف ابن ابن شیبہ، جلد 6، صفحہ 316، رقم الحدیث 31722۔ مسند بزار، جلد 4، صفحہ 301۔ المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 4، صفحہ 384، رقم الحدیث 4501۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 9، صفحہ 253، رقم الحدیث 5372)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی چادر پھیلاؤ۔“

میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں) چلو بھو بھو کر اس

میں ڈال دیئے اور فرمایا: ”اسے سینے سے لگا لو۔“

میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کبھی نہیں بھولا۔“

(صحیح بخاری، کتاب المغز، باب حفظ العلم، رقم الحدیث 119۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابہ، فضائل نبی کریم ﷺ، باب فضائل صحابہ، رقم الحدیث 3491۔ جامع ترمذی، کتاب مناقب صحابہ، مناقب نبی کریم ﷺ، باب مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3838۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 11، صفحہ 121، رقم الحدیث 6248۔ المعجم الاوسط، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 881)۔

## تقسیم میں سخاوت:

ہمارے پیارے آقا ﷺ نے صرف تقسیم فرماتے تھے بلکہ تقسیم سے ہاتھ سہا تھے

سخاوت بھی آپ ﷺ کا ایک اہم وصف تھا۔

آپ ﷺ کی سخاوت کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ دیکھیے حضرت ربیعہ بن خدیج ہاشمی سے

ہیں مانگ کیا مانگتا ہے؟ اس نے ایک ہی جملہ میں جنت میں آپ ﷺ کی ہمسائیگی مانگی یعنی جنت بھی لے لی اور معیت بھی لے لی لیکن یہ عطا کر کے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اور بھی مانگ لے، بھلا اب کیا چیز رہ گئی ہے جو وہ مانگیں۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بالترتیب فرمایا: ابوبکر فی الجنة، عمر فی الجنة۔ الخ دنیا کے سخی تو محض روپیہ پیسہ ہی دے سکتے ہیں مگر ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بارگاہ کا پہلا ننگر ہی جنت ملتا ہے۔ بادشاہوں کے بارگاہ میں منگتے آہی نہیں سکتے اگر آہی جائیں تو ان کی طلب کے مطابق ملتا نہیں کیونکہ ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

لیکن دربارِ مصطفوی ﷺ کا یہ عالم ہے کہ یہاں داتا بار بار پوچھتا ہے کہ اور بھی کچھ مانگ لو۔

گھڑیاں بندھ گئیں ہاتھ تیرا بند نہ ہوا

بھر گئیں جھولیاں نہ جھری دینے سے نیت تیری

☆ جناب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فہ میں جاتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ”حاتم طائی بڑا سخی تھا“۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کتنا سخی تھا؟“

انہوں نے کہا: ”اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے محل میں دس دروازے تھے ایک ہی سائل ہر دروازے سے بار بار آتا، وہ ہر بار عطا کرتا یہ بھی نہ کہتا کہ تو پہلے بھی آیا ہے۔“

تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس کو تم اس کی سخاوت سمجھتے ہو میں کنجوسی کہوں گا۔“ وہ کیسے؟“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس کی ضرورت پوری نہ ہوئی تب ہی تو بار بار آیا۔ میرے نبی ﷺ نے جس کو ایک بار دے دیا اسے ساری عمر دوبارہ مانگنے کی

حاجت نہ ہوئی بلکہ وہ خود داتا بن گیا۔“

منگتے تو منگتے ہیں کوئی شاہوں میں دکھا دو  
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو  
آتا ہے فقیروں سے انہیں پیار کچھ ایسا  
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

ہم یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر ڈائریٹ نہیں دیتا۔ دولت کاروبار کے ذریعے دیتا ہے اولاد و جماع کے ذریعے دیتا ہے اور جنت ایمان و اعمال کے ذریعے دیتا ہے۔ شفاؤ اکبر اور حکیم کے ذریعے دیتا ہے اور یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کیونکہ:

لاولارب اعرش جس کو جو ملا ان سے ملا

مینی ہے کونین میں نعمت رسوں اللہ کی

اگر کسی نے اپنے گناہ معاف کروانے ہوں تو اس کو فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

(النساء: 64)

”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں“

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یا اللہ! ہم نافرمانی تو تیرے کی کریں اور معافی کے لیے جا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر اس اٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی اتو فرمایا: میرے محبوب کا دروئی اور در نہیں ہے بلکہ وہ بھی میری ہی در ہے۔ جس کی ترجمانی انھوں نے امام احمد رضا خان محدث بریلوی نے اس طرح کی:

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مندر

جو وہاں سے ہو نہیں آکے، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ

(الکوثر) فرمایا کہ ہم نے تو اتنی نعمت کثرت سے عطا فرمادی اور ساتھ ہی یہ فرمایا:

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْهُ (الضحى)

یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں نے ہر چیز تجھے عطا کر دی ہے تو جو بھی مانگنے والا آئے اسے دیتے جاؤ جو ایمان مانگنے آئے اسے ایمان دو جو جنت مانگنے آئے اسے جنت دو جو دنیا مانگنے آئے اسے دنیا دو اور جو آخرت مانگنے آئے اسے آخرت دو۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

بخل یہ ہوتا ہے کہ خود کھائے اور دوسروں کو نہ کھلائے، شح یہ ہے کہ نہ کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے، سخاوت یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور جود یہ ہے کہ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتا رہے۔

☆ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکریوں کی بھری ہوئی وادی تھی ایک شخص نے کہا، ”یہ ساری مجھے دے دیں، تب میری ضرورت پوری ہوگئی۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بکریاں اسے دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر اعلان کیا کہ ”جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ وہ اتنا دیتے ہیں کہ فقر کی فکر ہی نہیں کرتے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 519)

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا

شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو

کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو

باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے مصیٰلی پر کھڑے ہوئے کہ ایک

سوالی نے کہا: ”پہلے میری ضرورت پوری کرو۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیلتی چھوڑ کر پہلے اس کی حاجت پوری کی پھر اس کے بعد نماز پڑھائی۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹیں کتنی ملی خیرات نہ ہو چھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فضل و کرم والے تھے اور رمضان

میں بہت زیادہ سخاوت و عطا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بھیجی گئی تیز

ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کی تمام حاجات کے مطابق عطا و سخا فرماتے تھے۔“

(صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 457-403 جلد 1 صفحہ 502-457 جلد 2 صفحہ 891-748)

معلوم ہوا کہ کوئی بھی مانگنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے محروم نہیں رہتا تھا۔

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو

کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

اور

سہ کار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے

جو مانگ لیا وہ مانگ لیا اور بھی پتھر مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حسن خطاب کا

تیسویں میری بھر بھر کے کہا اور بھی پتھر مانگ

**کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا شرک ہے؟**

بعض لوگ اہل ایمان کو یہ معاذ اللہ کے گمراہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بددعا پانتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا شرک ہے۔ ہذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اہم ہے۔

ہم نے کچھ صفحات میں اس حقیقت کو بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک و مختار بنایا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ

و اختیار میں ہے تو پھر آپ سے مانگنا کس طرح شرک ہو سکتا ہے؟  
☆ حکم خداوندی ہے:

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝  
”یعنی اے محبوب! مانگنے والے کو نہ جھڑکنا“  
(الضحیٰ: 10)

☆ اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا درست ہے۔ کیونکہ اگر یہ مانگنا شرک ہوتا تو پھر حکم یہ ہوتا کہ مانگنے والوں کو جھڑکنا اور منع کرو۔  
☆ اور دوسرے مقام پر تو یہاں تک ارشاد فرما دیا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۝  
(الحشر: 7)

یعنی اے مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہیں عطا کریں، دامن محبت اور مشکول عقیدت پھیلا کر اسے حاصل کر لو! کیونکہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہی احکامات پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متعدد مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لامحدود عطا کیا۔ جیسا کہ پیچھے روایات گذر چکی ہیں۔

### تذکرہ بے مثل بشریت اور محفل میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے مثل بشریت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (یعنی سحر و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔“  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی لست منکم انی اطعم واسقی

”میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب: الوصال، ومن قال: لیس فی اللیل صیام، رقم الحدیث 1861۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب: لنہی عن الوصال فی الصوم، رقم الحدیث 1102۔ سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی الوصال، رقم الحدیث 1102۔ سنن الکبریٰ للنسائی، جلد 2، صفحہ 24، رقم الحدیث 3263۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحدیث 8157۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 4، صفحہ 2168، رقم الحدیث 7755۔ صحیح ابن حبان، جلد 8، صفحہ 341، رقم الحدیث 3575۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 102، رقم الحدیث 5790۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث 667)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال فی الصوم فقال له رجل من المسلمین: انک توصل یا رسول اللہ قال: وایکم مثلی انی ابيت یطعمنی ربی یسقین۔ (الحدیث۔)

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! (سہنیہ) آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں۔“

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھیجے اور پلاتا بھیجتا ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الحدیث، جلد 2، صفحہ 6459، رقم الحدیث 6459، کتاب التہجد، رقم الحدیث 6815۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، صفحہ 242، رقم الحدیث 3664۔ سنن ابویوسف، کتاب الصوم، باب لنہی عن الوصال فی الصوم، جلد 2، صفحہ 15، رقم الحدیث 1706۔ ارقصی، جلد 9، صفحہ 332۔ اوسط الطبرانی، جلد 2، صفحہ 68، رقم الحدیث 1274۔)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

نہی رسول اللہ ﷺ عن الوصال رحمۃ لہم فقالوا: انک توصل! قال: انی لست کھئیتکم انی یطعمنی ربی ویسقین۔  
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر شفقت سے باعث انہیں صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) آپ

تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام، رقم الحديث 1863، کتاب التمتنی، باب: ما يجوز للو، رقم الحديث 6815۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحديث 8161 مسند احمد بن راہویہ، جلد 2، صفحہ 168، رقم الحديث 669۔ جامع العلوم والحکم لابن رجب، جلد 1، صفحہ 437)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

واصل النبي ﷺ آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبي ﷺ فقال: لومدي الشهر لو اصلت وصلا يدع المتعمقون تعبقهم اني لست مثلكم اني اظل يطعنني ربي ويسقين.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں سحری و افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ جب یہ بات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تا کہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب التمتنی، باب ما يجوز من اللو، لوالی بکم قوۃ: (هود: 0 7) رقم الحديث 6814۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب: النهی عن الوصال فی الصوم، رقم الحديث 1104۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 124، رقم الحديث 1227۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 282، رقم الحديث 8160۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 330، رقم الحديث 9585۔ مسند ابی یعلیٰ موصلی، جلد 6، صفحہ 36، رقم الحديث 3282۔)

الحمد لله همارا اہلسنت وجماعت (حنفی بریلوی) کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث پچھلے صفحات پر گزر چکی



ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت نص قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح بشر نہیں بلکہ بے مثل بشر ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھایا ہے۔

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے  
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے  
محو حیرت ہے یہ دنیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر  
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت 'اگے اور پیچھے سے یکساں دیکھنا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صلى بنا رسول الله ﷺ يوماً ثم انصرف فقال: يا فلان! ألا تحسن صلاتك، ألا ينظر المصلي إذا صلى كيف يصلي فأنما يصلي لنفسه انى والله! لا بصر من ورانى كما ابصر من بين يدي.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھانے کے بعد چہرہ انور پھیرا پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اب تم نے نماز کیسے کی؟ کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ جس کی طرف نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ شخص اپنے لیے نماز پڑھتا ہے خدا ان قسم اٹھائیں کہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاة باب: الايمتساكين الصلاة وما فيها من الخشوع والحياء رقم الحديث 423۔ من نسائي کتاب الاما من باب: الرؤى وان الخلف رقم الحديث 872۔ من بروي ناهلي بعد)

صفحہ 303، رقم الحدیث 944۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 2، صفحہ 290، رقم الحدیث 3398۔ سنن صفری للبیہقی، جلد 1، صفحہ 495، رقم الحدیث 878۔ مسند ابو عوانہ، جلد 2، صفحہ 105۔ الترغیب والترہیب للمذری، جلد 1، صفحہ 202، رقم الحدیث 768۔ شعب الایمان، جلد 3، 134۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أتموا الركوع والسجود فوالله اني لاراكم من بعد ظهري  
اذا مار كعتم واذا ما سجدتم. وفي حديث سعيد: اذا ركعتم  
واذا سجدتم.

ترجمہ: ”رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بیشک میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہارے رکوع و سجود کو دیکھتا ہوں۔“

اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔“

(صحیح بخاری، کتاب الایمان والندو، باب: کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6268۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب: الامر بتحصين الصلاة انما بها والخشوع فيها، رقم الحدیث 425۔ سنن نسائی، کتاب تطبیق، باب: الامر باتمام السجود، رقم الحدیث 1117۔ سنن کبریٰ لنسائی، جلد 1، صفحہ 235، رقم 704۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 115، رقم الحدیث 12169۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی، جلد 5، صفحہ 341، رقم الحدیث 2971۔)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هل ترون فيلتي ها هنا؟ فوالله! ما يخفى على خشوعكم  
ولا ركوعكم اني لاراكم من وراء ظهري.

ترجمہ: ”کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔“

(صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب: عظة الامام الناس في اتمام الصلاة وذكر القلبة، رقم الحدیث 408)

کتاب الاذان باب: الخشوع في الصلاة رقم الحديث 708۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب: الامر بتعین الصلاة واتمامها والخشوع فيهما رقم الحديث 424۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 303، صفحہ 365، صفحہ 375، رقم الحديث 8011، 8756، 8864)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر دی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے پکارا:

بافلان! الا تتقی الله، الا تری کیف تصلى، انکم ترون انه يخفی علی شیء مما تصنعون، والله انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی۔

ترجمہ: ”اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے، اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 449، رقم الحديث 9795۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 336، رقم الحديث 664۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 2، صفحہ 226)

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں  
ذرا ہے کون سا تری جس پر نظر نہیں

اور

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو جلا  
جب نہ ہی خدا چھپا تم پہ کروڑوں درو

## دستِ اقدس کی طاقت اور محفلِ میلاد:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کی قدرت سے کچھ بے گرام شیئوں کی کشف میں بیان کر کے اپنا میلاد منایا چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ فصلی قالوا:  
يا رسول الله رأيناك تناول شيئا في مقامك ثم رأيناك  
تكعكت؛ فقال: انى اريت الجنة فتناولت منها عنقودا  
ولو اخذته لا كلتم منه ما بقيت الدنيا۔

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ  
ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ  
ﷺ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز  
پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جنت نظر آئی تھی میں نے اس میں سے  
ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور  
یہ ختم نہ ہوتا)۔“

(صحیح بخاری، کتاب: صفة الصلاة، باب البصر الى الامام في الصلاة، رقم الحديث 715، کتاب الكسوف،  
باب: صلاة الكسوف جماعة، رقم الحديث 4901۔ صحیح مسلم، کتاب الكسوف، باب: ما عرض على  
النبي ﷺ في صلاة الكسوف من امر الجنة والنار، رقم الحديث 904۔ سنن نسائی، کتاب الكسوف، باب:  
قدر قرأة في صلاة الكسوف، رقم الحديث 1493۔ سنن کبریٰ للنسائی، جلد 1، صفحہ 578، رقم  
الحديث 1878۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 298، رقم الحديث 2711، 3374۔ صحیح ابن  
حبان، جلد 7، صفحہ 73، رقم الحديث 2732، 2853۔ موطا امام مالک، رقم الحديث 445۔ مصنف  
عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 98، رقم الحديث 4925۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 321، رقم  
الحديث 6096۔ السنن الماثوره للشافعی، جلد 1، صفحہ 14، رقم الحديث 47)۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقائے مہدی تاجدار ﷺ کے دستِ اقدس  
کی کہ کھڑے تو زمین پر ہیں، لیکن ہاتھ جنت تک پہنچا ہوا ہے۔ اور جنت کے خوشے کو  
پکڑ رہے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں  
خسروا عرش پہ اڑنا ہے پھریرا تیرا

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں

ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون

ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھائی کر دیا

موج بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج بحرِ کرم

اس کف بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے ہر اُممیں دریا نہیں

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عمیر مشکل کشائی کے پتے ہیں

ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

**حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی خصوصیت**

**بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله تعالى ادرك في الاجل المرحوم واخصر في اختصار

فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة واني قائل

فوالا غير فخر ابراهيم خليل الله وموسى صفي الله وانا حبيب

الله ومعى لواء الحمد القيامة.

ترجمہ: "جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدائش کا ایسا اور میرے

لئے کمال اختصار کیا کہ تمہیں میں پہنچے اور روز قیامت رتبے میں آئے ہیں۔"

میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں جزیب اللہ ہوں اور میرے ساتھ روز قیامت لواءِ احمد ہوگا۔“

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 226۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث 855۔ سنن نسائی، رقم الحدیث 1367 سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 29۔ البدایہ والنہایہ، جلد 6، صفحہ 305۔ مسند احمد، رقم الحدیث 7308 صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 2784۔ صحیح ابن خزیمہ 1720۔ سنن کبریٰ للنسائی، رقم الحدیث 1653۔ سنن کبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث 1320۔ مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث 6269۔ مسند حمیدی، رقم الحدیث 954۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم الحدیث 291۔ ابن ماجہ، رقم الحدیث 26)۔

## اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

آپ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصاراً، کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار

کلام بخشنا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔ یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ

میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔“

اقول (اب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کرتے ہیں): و با اللہ

التوفیق، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرما دیا یا یہ کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔ یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کو ند گئی۔

کہانی الصحیحین یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھئے۔

کہانی حدیث احمد و ابی یعلیٰ و ابن جریر و ابن حبان

و ابن عدی و البغوی و البیہقی رحمۃ اللہ علیہم۔

یہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں وہ میری چند روزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیے۔

یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ یا روشن مفصل بیان کیں جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تشبیہ سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں اس سے زیادہ اور یہ اختصار متصور۔

یہ کہ مشرق و غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں ان سے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس بہتیبلی کو دیکھ رہا ہوں۔

کہا فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما عند الطبرانی۔

یہ کہ میری امت کے تموزے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کہا فی حدیث

الصحيحين -

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ تھے ان سے اٹھائے چپا اس نمازوں کی پانچ رتیں اور حساب روم میں پوری چپا اس زکوٰۃ میں چہار ماں کا چا میں وہاں حصہ ہا اور کتاب نفل میں وہی ربع کا ربع و علی هذا القیاس والحمد لله رب العالمین۔

یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اختصار کلام ہے کہ ایک غلط کاتب نے شیخ مولیٰ۔

(تجلی تئیں صفحہ 105)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا معلم کائنات بن کر**

**مبعوث ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر**

**اپنا میلاد منایا:**

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

خرج رسول الله ﷺ ذات يوم من بعض حجره فدخل المسجد

فاذا هو بحلقتين احدهما يقرئون القرآن ويدعون الله و  
 الاخرى يتعلمون ويعلمون فقال النبي ﷺ كل على خير  
 هولاء يقرءون القرآن ويدعون الله فان شاء اعطاهم وان  
 ساء منعهم وهولاء يتعلمون ويعلمون وانما بعثت معلما  
 فجلس معهم۔

ترجمہ: ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے مسجد نبوی میں  
 تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنا کر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک جماعت  
 تلاوت قرآن مجید اور دعا میں مشغول ہے، اور دوسری جماعت علم دین سیکھنے اور  
 سکھانے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم  
 ہیں، یہ لوگ تلاوت قرآن اور دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو  
 انہیں عطا فرمادے ورنہ رد کر دے۔ اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے  
 ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے  
 ساتھ تشریف فرما ہو گئے۔“

(سنن ابن ماجہ، بافضل العلماء المحث علی طلب العلم، جلد 1، صفحہ 21۔ التمهید لابن عبد البر، جلد 5،  
 صفحہ 118۔ کنز العمال، جلد 15، صفحہ 147، رقم الحدیث 28751۔ تفسیر بغوی، جلد 7، صفحہ 25۔  
 المغنی للعراقی، جلد 1، صفحہ 11)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انما انالکم بمنزلة لوالد اعلمکم

”میں تمہارے والد کی مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔“

(سنن ابن ماجہ، باب الاستخارہ بالحجارة، جلد 1، صفحہ 27) (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 247)  
 (فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد 6، صفحہ 459) (جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 5356)



## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ذکر کی عظمت و فضیلت

### بیان کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اتانی جبریل علیہ السلام فقال: ان ربی وربک یقول: کیف رفعت

لك ذکرك قال: الله اعلم قال: اذا ذکرت ذکرت معی۔

ترجمہ: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: ”میرا اور آپ

کا رب فرماتا ہے: ”کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟“

میں نے عرض کی: ”اللہ بخوبی جانتا ہے۔“

عرض کی: ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”جہاں میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے

ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔“

(الشفاء بتعریف حقوق المسلمین ص 151 جلد 1 صفحہ 12 - تفسیر ابن جریر جلد 15 صفحہ 235 - جامع

الحادیث جلد 5 صفحہ 356 رقم الحدیث 224)۔

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی فرماتے ہیں، دوسری روایت

میں یوں ہے:

جعلتک ذکر امن ذکری فمن ذکرت فقد ذکرتی

”اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد لیا اور جس نے تمہارا

ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔“

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد 3 صفحہ 478 جلد 9 صفحہ 128 - جلد 9 صفحہ 306)

ورفعناک ذکرک ہا ہے سایہ تمہارے

ذکر اونچا ہے جہوں سے ہا تیرا

فروش والے تیرے شہادت ہا عویس جانیں

خسہ وا عرش پہ پھرتا ہے پھریرا تیرا

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا خاص اعزاز ”قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا آپ کو نداء کرنا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يجمع الله تعالى الناس في صعيد واحد فلا تكلم نفس فاول نداء محمد ﷺ فيقول: لبيك وسعديك والخير في يدك.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ فرمائے گا سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نداء ہوگی۔ حضور عرض کریں گے ”الہی! میں حاضر ہوں خدمتی ہوں تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔“

(کنز العمال، جلد 15، صفحہ 1852، رقم الحدیث 43391۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 2، صفحہ 9۔ درمنثور، جلد 5، صفحہ 50۔ السنۃ لابن عاصم، جلد 2، صفحہ 215)

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحۃ اسناد وثقۃ رجالہ

ترجمہ: ”اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔“

(صفاح الحجین، صفحہ 17)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”قیامت تک کی تمام چیزیں آپ ﷺ کی نظروں کے سامنے ہیں“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله عز وجل قدر رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى

ماهو كائن فيها الى يوم القيامة كما انظر الى كفى هذه جليان من امر الله عز وجل جلا لنبيه كما جلا للنبيين قبله.

ترجمہ: ”بیشک اللہ ﷻ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں نے اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے دیکھ لیا اور میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء پیغمبر کے لئے روشن تھیں۔“

حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء جلد 6، صفحہ 101۔ مجمع الزوائد جلد 8، صفحہ 287۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 378، رقم الحدیث 31810۔ جمع الجوامع، رقم الحدیث 4849۔ جامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 386، رقم الحدیث 325۔

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”جنتیوں اور جنہمیوں کے نام مع ولدیت اور خاندان جاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟“ ہم نے عرض کی: ”نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں آپ خبر دین تو معلوم ہوں۔“ دائیں ہاتھ میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت، ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔ اب نہ ان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔“

اب ان میں نہ کبھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔“

(جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 36۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 127۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 3، صفحہ 181)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اہم خصوصیت ”اپنی**

**امت کے ہر شخص کو پہچاننا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے**

**سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عرضت علی امتی البارحة لدن هذه الحجرة حتى لا عرف  
بالرجل منهم من احد کم بصاحبه۔

ترجمہ: ”گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے

پیش کی گئی۔ بے شک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں

کوئی اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے۔“

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 207۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 66۔ الادب المفرد، صفحہ 36۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 267۔ الجامع الصغیر للسیوطی، جلد 2، صفحہ 36۔ انباء المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 18۔ الجامع الاحادیث، جلد 5، صفحہ 399، رقم الحدیث 3261)۔

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک خاص**

**مقصد ”اپنی امت کو جہنم سے بچانا“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم**

**کے سامنے بیان کر کے اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مثلی مثلکم کمثل رجل او قدنارا، فجعل الفراش والجننا

دب یقعن فیها وهو ینبهن عنها وانا آخذ بحجزکم عن النار۔

وانتم تفلتون من یدی۔

ترجمہ: ”میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پنکھیاں اور جھینگرا اس میں گرنا شروع ہوئے، وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے۔ اور میں تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا

چاہتے ہو۔“

(دلائل النبوة للسیبقتی، جلد 1، صفحہ 367۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 392۔ الترغیب والترہیب للمذری، جلد 4، صفحہ 453)

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ليس منكم الا انامسك حوزته الى ان يقع في النار

ترجمہ: ”تم میں سے ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 7، صفحہ 269)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الله لم يحرم حرمة الاوقد علم انه سيطلعها منكم  
مطلع الاواني ممسك بحوزكم ان تهافتوا في النار كتهافت  
الفراش والذباب۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکنے گا، سن لو! اور میں تمہارا کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں آگ میں گرنے پڑو جیسے پروانے اور کھیاں۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 424)

سبحان اللہ! کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی حکمت و دانائی بھری مثال بیان کی کہ کوئی شخص آگ جلائے جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے اس میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ آگ جلانے والا ان کو روکتا ہے وہ اس پر غالب آجاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مثال بھی ایسے ہی ہے کہ میں تمہیں پکڑ کر دوزخ سے نکال رہا ہوں تم ہو کہ اس میں گرنے پہ زور لگا رہے ہو۔

معلوم ہوا کہ اس فانی دنیا کی لذتیں آگ ہیں ہم نا سمجھ پتنگوں کی طرح ان کا غلط استعمال کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہیں، ہمیں اس سے بچنے کی اتنی فکر نہیں ہے جتنی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

☆ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بِالْمُؤْمِنِينَ رِءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲۸﴾

(التوبہ: 128)

”مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان اور رحم فرمانے والے“۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعائیں مانگا کرتے تھے پیدا ہوتے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر رب ہب لی امتی کا ورد جاری تھا۔

☆ عبدالستار خان نیازی صاحب نے کیا خوب کہا:

جن کے لب پر رہا امتی امتی  
یاد ان کی نہ بھو، لو نیازی کبھی  
وہ کہیں امتی تم بھی کہہ یا نبی  
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غاروں میں جا جا کر اور رو رو کر صرف ہمارے لئے ہی دعائیں فرمائیں۔ معراج پر گئے تو وہاں بھی عرش کے نیچے سجدے میں گر کر دعائیں مانگیں اور بروز قیامت بھی سجدے میں سر رکھ کر ہمارے لیے ہی دعائیں مانگیں گے۔

☆ کسی شاعر نے یہ منظر بڑے حسین پیرائے میں شعروں کے اندر قلمبند کیا:

تہہ عرش سجدے میں سر کو جھکایا  
بکھر کر زلفوں نے یہ رنگ لایا

یہ کہہ کر خدا نے نبی کو اٹھایا

کہ پیارے تیرے گیسو کیا مانگتے ہیں

یہ سن کر کہا مصطفیٰ نے الہی

یہ کہتی میرے گیسوؤں کی سیاہی

سیاہ بخت امت کی کر دے رہائی  
 الہی یہ گیسو دعا مانگتے ہیں  
 خدا نے کہا تونہ گھبرا محمد  
 میرے سامنے عرش پہ آؤ  
 تو چاہے جسے بخشوا یا محمد  
 کہ پیارے تیری ہم رضا مانگتے ہیں  
 (ﷺ و اصحابہ و بارک وسلم)

## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کی حقانیت بیان

### فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت حنین کے موقع ارشاد فرماتے جاتے تھے:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ترجمہ: "میں نبی ہوں، کچھ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔"

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 427۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 280۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 9، صفحہ 155۔ شرح السنۃ، جلد 11، صفحہ 64، رقم الحدیث 2706۔ مجمع الزوائد، جلد 1، صفحہ 289۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 8، صفحہ 527۔ التعمیر، ابن ماجہ، جلد 6، صفحہ 225۔ المعجم الکبیر لمطہر ابی جلد 6، صفحہ 43۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 7، صفحہ 132۔ روضة الثوری، جلد 3، صفحہ 225۔ تاریخ دمشق، جلد 1، صفحہ 289۔ اہدایہ وانہایہ، جلد 4، صفحہ 69)

☆ حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النبی لا کذب انا ابن العواتک من سلیم

ترجمہ: "میں نبی ہوں، کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان

بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔"

(معجم الکبیر، جلد 7، صفحہ 201۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر، جلد 1، صفحہ 289۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ

219۔ کنز العمال، جلد 11، صفحہ 402، رقم الحدیث 31873۔ جامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 160۔  
السنن لسعد بن منصور، رقم 2840۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی، رقم 1569۔

## ”عوانک“ کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

### محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”منادی صاحب تیسرا امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس، جوہری صاحب حجاج اور صنعانی وغیرہم نے کہا: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جدات میں سے نوکا نام عاتکہ تھا“ ابن بری نے کہا: ”وہ بارو بیباں عاتکہ نام کی تھیں۔“  
تین سلیمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات ایک ایک کنانیہ اسدیہ ہندلیہ، قضاعیہ ازویذ کر فی تاج العروس۔

عبداللہ دوسی نے کہا:

بیباں چودہ تھیں۔ تین قرشیات، چار سلیمیات، دو عدوانیات اور ایک ہندلیہ، قحطانیہ، قضاعیہ، ثقفیہ، اسدیہ بنو اسد خزیمہ ہے۔

ظاہر ہے کہ قلیل منافی کثیر نہیں۔ حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح و فضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا:  
”میں سب سے نسب میں افضل باپ میں افضل، صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(فتاویٰ رضویہ قدیم، جلد 30، صفحہ 295)

☆ ایک دوسرے مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لئے راہ میں جاتی تھیں، تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی جوشِ محبت میں اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں، تینوں کے دودھ اتر آیا، تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ عاتکہ کے معنی زن شریفہ، رئیسہ، کریمہ، سراپا، عطر آلود، تینوں قبیلہ بنی سلیم سے تھیں کہ سلامت سے مشتق اور اسلام سے ہم اشتقاق ہے۔“



## ذکرہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ الاستیعاب، المقصد اول، جلد 1، صفحہ 127، دار المعرفۃ بیروت)

### اقول:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
 ”الحق کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی  
 الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مثل اور اس سے مثل عطا نہ ہوئی۔ یہ اس مرتبے کی  
 تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صوات اللہ وسلم علیہ کے کو بے باپ کنواری بتوال کے  
 پیٹ میں پیدا کیا۔ حبیب اشرف بریۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین عشیقہ لڑکیوں  
 کے پستان میں دودھ پیدا فرمایا۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند و تنہا داری

(فتاویٰ رضویہ، جلد 30، صفحہ 295)

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے اثبات کیلئے

### چاند کے دو ٹکڑے کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان اهل مكة سألوا رسول الله ان يرهبهم آية فراهم  
 انشقاق القمر مرتين.

ترجمہ: اہل مکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم مجھ کو دھمکانے کا مطالبہ کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دھمکانے کا

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب: سوال المشركين ان يرهبوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح بخاری جلد 4، صفحہ 468)

کتاب التفسیر سورة القمر باب: انشقاق القمر: وان يرهبهم آية فراهم (2-1) رقم الحدیث: 4687 صحیح

مسند کتاب صفات المنافقین وادباؤهم باب: انشقاق القمر رقم الحدیث: 2801۔ جامع ترمذی کتاب:

تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب: من سورۃ القمر رقم الحدیث: 3289۔ من اموی بن ماری جلد 6

صفحہ 476 رقم الحدیث: 1553۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 377 رقم الحدیث: 3583 صحیح

ابن حبان جلد 4، صفحہ 420، رقم الحدیث 6495۔ مستدرک حاکم جلد 2، صفحہ 513، رقم الحدیث 3761-3758 قال الحاکم: هذا حدیث صحیح۔ مسند بزاز جلد 5، صفحہ 202، رقم الحدیث 1801-1802۔ مسند ابویعلیٰ جلد 5، صفحہ 30610، رقم الحدیث 2929۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد 2، صفحہ 132، رقم الحدیث 1561۔ مسند طیبی جلد 1، صفحہ 137، رقم الحدیث 280۔ المسند الشاشی جلد 1، صفحہ 402، رقم 404۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

انشق القمر علی عهد رسول اللہ فلقنتین۔ فستر الجبل فلقة  
وكانت فلقة فوق الجبل۔ فقال رسول اللہ ﷺ: اللهم اشهد۔  
ترجمہ: ”چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: سوال المشرکین ان یرہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراہم انشق القمر،  
رقم الحدیث 3437۔ کتاب التفسیر، سورة القمر وانشق: وان یرو آیتہ یعرضوا، 1، 2، رقم الحدیث 4583۔  
صحیح مسلم، کتاب صفات المناقبین و احکامہم، باب: انشق القمر، رقم الحدیث 2800۔ جامع ترمذی،  
کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سورة القمر، رقم الحدیث 3685۔ سنن کبریٰ للنسائی،  
جلد 4، صفحہ 476، رقم الحدیث 1552)۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں سے**

**پانی کے چشمے بھا کر اپنا میلا دمنایا:**

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

عطش الناس يوم الحديبية والنبی ﷺ بين يديه ركوة  
فتوضأ فجهش الناس نحوه فقال: مالكم؟ قالوا: ليس  
عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بين يديك، فوضع يده في

الركوة فجعل يثور بين اصابعه كأمثال العيون فشربنا  
وتوضانا قلت: كنتم؟ قال: لو كنا مائة الف لكفانا كنا  
خمس عشرة مائة.

ترجمہ: ”حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے  
ایک چاگل رکھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا، لوگ آپ  
ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا ہوا ہے؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس نہ وضو کے  
لئے پانی ہے اور نہ پینے کیلئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔“  
حضور نبی کریم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً  
چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا۔ چنانچہ ہم  
سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔“

(سالم کہتے ہیں) ”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”اس وقت آپ کتنے  
تھے؟“

انہوں نے کہا: ”اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کیلئے کافی  
ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ ہوتے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 338، کتاب المغازی،  
باب: غزوة الحدیبیہ، رقم الحدیث 3963، کتاب الاثر، باب: اثبات اسماء المبارک، رقم  
الحدیث: 52، کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، باب: اذا یابا لعونک تحت السجۃ، رقم الحدیث 4560، مسند امام  
احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 329، رقم الحدیث 14562، صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 165، رقم  
الحدیث 125، صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 480، رقم الحدیث 6542، مسند ابی یعلیٰ، جلد 4، صفحہ 82، حدیث 2107، مسند ابی یعلیٰ، جلد 1، صفحہ 272،  
مسند ابن سعد، جلد 1، صفحہ 29، رقم الحدیث 82)۔

☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فقل الماء فقال: اطلبوا فضلة

من ماء فجاؤ و اباناء فيه ماء قليل فادخل يده في الاناء ثم قال: حي على طهورا المبارك والبركة من الله. فلقد رأيت الماء ينبع من بين أصابع رسول الله ﷺ ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل

ترجمہ: ”ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔“

لوگوں نے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: ”پاک برکت والے کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے۔“

میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔“

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب: النجار، رقم الحدیث: 1989، کتاب المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3391-3392۔ کتاب المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع فی اعماد المنبر والمسجد، رقم الحدیث 438، جامع ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب نمبر 6، رقم الحدیث 3627۔ سنن نسائی، کتاب الجمع، باب: مقام الامام فی الخطبة، رقم الحدیث 1396۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی بدء شان المنبر، رقم الحدیث 1417-1414۔ مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 226۔ سنن دارمی، جلد 1، صفحہ 23، رقم الحدیث 42۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 139، رقم الحدیث 1776-1777۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 186، رقم الحدیث 5253۔ صحیح ابن حبان، جلد 14، صفحہ 43-48، رقم الحدیث 6506۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 6، صفحہ 114، رقم الحدیث 3384)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أتی نبی ﷺ باناء وهو بالزوراء فوضع يده في الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم. قال قتادة: قلت: لأنس كم كنتم؟ قال: ثلاث مائة اوزهاء ثلاث مائة وفي

روایۃ لو كنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة۔  
ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔“

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ ”میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”آپ اس وقت کتنے لوگ تھے۔“

تو انہوں نے جواب دیا: ”تین سو کے لگ بھگ“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔“

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب: عدمة النبوة في الاسلام رقم الحديث 131۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب: في المعجزات النبوية باب: في المعجزات النبوية رقم الحديث: 2279۔ جامع ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث 3 6 3۔ موطا امام مالک رقم الحديث 6 2۔ مسند شافعی جلد 1 صفحہ 15۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 132۔ رقم الحديث 12۔ سنن ابی یوسف جلد 1 صفحہ 193۔ رقم الحديث: 878۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 316۔ رقم الحديث 31724)۔

**حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے**

**اپنی کلی مبارک کی برکتیں ظاہر کر کے اپنا میلاد منایا:**

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كنا يوم الحديبية اربع عشرة مائة والحديبية يوم  
فنزحناها حتى لم نترك فيها فطرة فجلس النبي صلى الله عليه  
شفيرا البئير فدعا بماء فمضبض ورج في البئر فمكثنا غير  
بعيد ثم استقمنا حتى روينا وروت او صدرت ركاننا  
ترجمہ: ”واقعہ حديبية کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حديبية کے پونے

سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ نہ چھوڑا  
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئے)  
سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی  
فرمائی اور وہ کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر (میں پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ)  
ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ سیراب ہوئے اور ہماری سواریوں کے  
جانور بھی سیراب ہو گئے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث 3384)  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جس کے پانی سے شاداب جان و جنان  
اس دھن کی طراوت پہ لاکھوں سلام  
جس سے کھاری کنویں شیرہ جان بنے  
اس زلال حلوت پہ لاکھوں سلام

**حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورج کو واپس پلٹا کر اپنا**

**میلا دمایا:**

☆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كان رسول الله ﷺ يوحى اليه ورأسه في حجر علي رضي الله عنه فلم يصل  
حتى غربت الشمس فقال رسول الله ﷺ: اللهم ان عليا  
طاعتك وطاعة رسولك فاردد عليه الشمس قالت اسماء  
رضي الله عنها رأيتها غربت ورأيتها طلعت بعد ما غربت.

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب  
ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی

اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔“

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے بھی

دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔“

المعجم الكبير للطبرانی، جلد 24، صفحہ 147، رقم الحدیث 147، والفظ لہ۔ مجمع الزوائد جلد 8، صفحہ 297۔ میزان الاعتدال، جلد 5، صفحہ 205۔ البدایہ والنہایہ، جلد 6، صفحہ 83۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 1، صفحہ 400۔ الخصائص الكبرى، جلد 2، صفحہ 137۔ السیرة الخلیبہ، جلد 2، صفحہ 103۔ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، جلد 15، صفحہ 197۔ مشکل الآثار للطحاوی، جلد 2، صفحہ 9

تیری مرضی پا گیا سورج پھر اٹنے قدم

تیری انگلی اٹھ گئی تو ماہ کا کلیجہ چیر گیا

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نبوت کے اثبات کیلئے**

**کھجور کا گچھہ قدموں میں بلا کر اپنا میلاد منایا:**

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

جاء اعرابی الى رسول الله ﷺ فقال: بم أعرف أنك نبي

قال: ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة اتشهد أني رسول

الله، فدعا رسول الله ﷺ فجعل ينزل من النخلة حتى سقط

الى النبي ﷺ ثم قال: ارجع فعاد فاسلم الاعرابي.

ترجمہ: ”ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

”مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کھجور کے اس درخت پر گئے ہوں تو اس

گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آگرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”واپس چلے جاؤ۔“

تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعت رسول کا یہ منظر)

دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

(جامع ترمذی) کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: فی اثبات النبی ﷺ وما قد خصه اللہ عزوجل، رقم الحدیث 3628۔ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 12، صفحہ 110، رقم الحدیث 12622۔ تاریخ الکبیر للبخاری، جلد 3، صفحہ 3، رقم الحدیث 6۔ الاحادیث المختارة، جلد 9، صفحہ 538-539، رقم الحدیث 527۔ الاعتقاد للسیبقتی، جلد 1، صفحہ 48۔ مشکاة المصابیح، رقم الحدیث 5924۔

## حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے بچپن کے حالات صحابہ

### گرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا:

”یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بچپن کا عالم کیا تھا؟“

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری دایہ کا تعلق بنو سعد بن بکر سے تھا۔

ایک مرتبہ میں اور ان کا بیٹا اپنی بکریاں چرانے کے لئے گئے ہمارے پاس

کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ میں نے کہا: ”اے میرے بھائی! تم جاؤ اور امی

جان سے ہمارے کھانے کے لئے کچھ لے آؤ۔“

میرا بھائی چلا گیا۔ میں ان جانوروں کے پاس ٹھہر گیا۔ اس دوران دو سفید

پرندے جو گدھوں کی مانند تھے آئے اور ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی

سے کہا: ”کیا یہ وہی ہے؟“

دوسرے نے جواب دیا: ”ہاں۔“

وہ دونوں تیزی سے میری طرف لپکے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے سیدھا لٹا

کر میرے پیٹ کو چیر دیا۔ پھر انہوں نے میرا دل نکال کر اسے چیر دیا۔ اور

اس میں سے سیاہ خون کے دو لو تھڑے نکالے۔ ان میں سے ایک نے اپنے

ساتھی سے کہا: ”برف کا پانی لاؤ۔“

پھر اس نے اس پانی کے ذریعے میرے پیٹ کو دھویا۔ پھر وہ بولا: ”ٹھنڈا

پانی لاؤ۔“



پھر اس نے اس کے ذریعے میرے دل کو دھویا۔ پھر وہ بولا: ”سکینت لاؤ“۔  
وہ اس نے میرے دل پر چھڑک دی۔ پھر اس نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اسے  
سی دو“۔

اس نے اسے سی دیا۔ اس نے اس پر مہربوت لگا دی۔ پھر اس نے کہا: ”انہیں  
ایک پلڑے میں رکھو اور ان کی امت کے ایک ہزار افراد کو دوسرے پلڑے  
میں رکھو“۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب میں نے دیکھا کہ ایک ہزار افراد  
میرے اوپر تھے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ میرے اوپر نہ گرجائیں تو ان میں سے  
ایک شخص بولا: ”اگر ان کی پوری امت کے ساتھ بھی ان کا وزن کیا جائے تو ہن  
کا پلڑا بھاری ہوگا“۔

پھر وہ دونوں چلے گئے۔ انہوں نے مجھے وہیں رہنے دیا۔ نبی کریم ﷺ  
فرماتے ہیں کہ ”مجھے بہت الجھن محسوس ہوئی۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور  
انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا جو مجھے پیش آئی تھی وہ ڈر گئیں کہ  
شاید مجھے کوئی ذہنی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ وہ بولیں: ”میں تمہیں اللہ کی پناہ  
میں دیتی ہوں“۔

پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئیں اور مجھے بھی اس پر سوار کیا یہاں تک کہ ہم لوگ  
میری والدہ (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آ گئے۔ میری والدہ نے کہا: ”میں امانت  
اور اپنا ذمہ ادا کر چکی ہوں“۔

پھر انہوں نے میری والدہ کو وہ واقعہ بتایا جو میرے ساتھ پیش آیا تھا تو وہ ان  
اس سے خوف زدہ نہیں ہوئیں اور بولیں: ”جب ان کی ولادت ہوئی تھی تو انہیں  
نے دیکھا تھا کہ میرے اندر سے کوئی چیز نکلی ہے“۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی نور نکلا (سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جس کے ذریعے شام  
کے محلات روشن ہو گئے۔“

(سنن دارمی، رقم الحدیث 13۔ مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 17685۔ مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث 323۔ مستدرک حاکم، رقم الحدیث 4230۔ الاحاد والثنائی، رقم الحدیث 1369)۔

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو پہلی مرتبہ کب اس بات کا یقینی علم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟“  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے میں اس وقت مکہ کے کھلے میدان میں تھا۔ ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان کے درمیان رہا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”کیا یہ وہی ہیں؟“

اس نے جواب دیا: ”ہاں“۔

وہ بولا ”ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو“۔

اس آدمی کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر اس فرشتے نے کہا: ”دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو“۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ”سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو“۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میں ہی بھاری تھا۔ پھر وہ بولا: ”ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو“۔

ان کے ساتھ میرا وزن کیا گیا تو بھی میرا ہی پلڑا بھاری تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ ان لوگوں کا پلڑا ہلکا ہونے کی وجہ سے کوئی میرے اوپر نہ گر جائے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ”اگر پوری امت کے مقابلے میں ان کا وزن کیا جائے تو بھی ان کا پلڑا بھاری ہوگا“

(سنن دارمی، المقدمہ باب: کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 14)

## حضور نبی کریم ﷺ نے درختوں کو اپنے قدموں میں

### ابلا کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ  
 ”ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران ایک دیہاتی  
 آیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے دریافت  
 کیا: ”تم کہاں جا رہے ہو؟“

اس نے جواب دیا: ”اپنے گھر جا رہا ہوں۔“  
 نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: ”کیا تمہیں جہاد میں کوئی دلچسپی ہے؟“  
 اس نے جواب دیا: ”وہ کیا ہے؟“  
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں  
 ہے۔ صرف وہی معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور تم اس کے خاص  
 بندے اور رسول ہیں۔“

وہ دیہاتی بولا: ”آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا؟“  
 نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا ایک درخت ہے۔“  
 پھر نبی کریم ﷺ نے اس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر  
 موجود تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے  
 کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس درخت سے تمین و فوج گواہی مانگی اور  
 اس نے اس بات کی گواہی دی جو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ پھر وہ  
 واپس اس جگہ پر چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔

وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولتا تھا کہ میں نے نبی  
 پر وہی کی تو میں انہیں آپ کے پاس لے آؤں گا اور انہیں کی قومیں واپس  
 آجواں کا اور میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔“

(مشترک ح مناقب الحدیث 100۔ التبرکات ص 264۔ منہج السنن ابواب ما

اللہ بہ تنبیہ من ایمان الشجر بہ والبهائم والجن رقم الحدیث (16)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

اتی رجل من بنی عامر رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ الا اریک ایه قال بلی قال فاذهب قاعد تلك النخلة فدعاها فجاءت تنفز بین یدیه قال قل لها ترجع قال لها رسول اللہ ﷺ ارجعی فرجعت حتی عادت الی مکانها

ترجمہ: ”بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک نشانی دوں؟“

اس نے کہا: ”جی ہاں۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور کھجور کے اس درخت کو بلاؤ۔“

اس نے اس کھجور کے درخت کو بلا یا تو وہ چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اس شخص نے عرض کی: ”آپ اسے حکم دیں کہ یہ واپس چلا جائے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت سے کہا کہ ”واپس چلے جاؤ۔“

تو وہ اس جگہ پر واپس چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔“

(مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث 1954۔ سنن دارمی رقم الحدیث 24)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جاء جبریل الی رسول اللہ ﷺ وهو جالس حزين وقد تخضب بالدم من فعل اهل مكة من قریش فقال جبریل یا رسول اللہ هل تحب ان اریک ایه قال نعم فنظر الی شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت وقامت بین یدیه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول اللہ ﷺ حسبی حسبی۔

ترجمہ: ”جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غمگین بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ قریش سے تعلق رکھنے والے

اہل مکہ کی زیادتی کے نتیجے میں آپ کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو ایک نشانی دکھاؤں“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ”ہاں“۔

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود ایک درخت کی طرف دیکھا اور عرض کی: ”آپ اسے بلائیں“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا یا تو وہ آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت

جبرئیل علیہ السلام عرض کی: آپ واپس جانے کا حکم دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

حکم دیا تو وہ واپس چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا ہی کافی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 4028۔ سنن دارمی رقم الحدیث 23۔ مسند امام احمد بن حنبل رقم الحدیث 12133)

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اپنے ذکر کا خدا کے ذکر کے ساتھ متصل“ ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما کر اپنا میلاد منایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نزل آدم بالہندواستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان:

اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا اله الا اللہ مرتین اشهد ان

محمد رسول اللہ مرتین قال آدم: من محمد قال: اخر

ولدك من الانبياء.

ترجمہ: ”حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (زمین پر انہوں نے دعا)

انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تباہی دور کرنے کے لئے) جبرائیل

علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا اله

الا اللہ دوم تب کہا اشهد ان محمد الرسول اللہ دوم تب کہا ولا حضرت آدم

علیہ السلام نے دریافت کیا: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟“

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”آپ کی اولاد میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، جلد 7، صفحہ 437۔ مسند الفردوس، جلد 4، صفحہ 6798۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 5، صفحہ 107)

☆ حضرت فضالہ بن عبید بن العوذ بنی انصاری بیان کرتے ہیں کہ

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دوران نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا

کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عجل هذا ثم دعاه فقال له أو بغيره: اذا صلى أحدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبي ﷺ ثم ليدع بعد بما شاء.

ترجمہ: ”اس شخص نے جلدی سے کام لیا“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازراہ تلقین) فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگتے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔“

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ما جاء في جامع الدعوات، رقم الحدیث: 3477۔ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث 1481۔ مسند احمد، جلد 6، صفحہ 18، رقم الحدیث 23982۔ صحیح ابن حبان، جلد 5، صفحہ 290۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 351، رقم الحدیث 710-709۔ المستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 401، رقم الحدیث 989)۔

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خوان حضرت حسان**

**بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

سمعت رسول الله ﷺ يقول لحسان: ان روح القدس لا يزال  
 يؤيدك ما نأفحت عن الله ورسوله وقالت: سمعت رسول  
 الله ﷺ يقول: هجاهم حسان فشفى واشتفى قال حسان:

هجوت محمداً فاجبت عنه      وعند الله في ذلك الجزاء

هجوت محمداً براً حنيفاً      رسول الله شيمته الوفاء

فان ابى واولده وعرضى      لعرض محمداً منكم وبقاء

ترجمہ: ”(اے حسان) جب تک تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف

سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید

کرتے رہیں گے۔“

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ

”حسان نے کفار قریش کی جھوٹی خبریں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا

کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا)۔“

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے (کفار کی جھوٹی) کہا:

”تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھوٹی خبریں تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جو

اب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔ تم نے حضرت

محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھوٹی خبریں اور ان کی باطلہ سے اعراض کرنے والے

وہ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی نصیحت وفا کرتا ہے۔ بلاشبہ میرا

باپ میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا رب پتھر) محمد مصطفیٰ ﷺ کی

عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔“

(صحیح بخاری کتاب المناقب من اب ان ایب انہما رقم الحدیث: 3338۔ صحیح مسلم رقم

الحدیث: 2489-3490۔ صحیح ابن ماجہ جلد 13 صفحہ 103 رقم الحدیث: 5787)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نعت خواں حضرت عامر

رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کر کے اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خرجنا مع النبی ﷺ الی خیبر فسرنا لیلاً فقال من القوم  
لعامر: یا عامر الاتسبعنا من ہنیہاتک وکان عامر رجلاً  
شاعراً فنزل یجدو بالقوم یقول:

اللہم لا لائت ما اہتدینا ولا تصدنا ولا صلیتنا  
فاغفر فداءک ما القینا وثبت الاقدام ان لاقینا  
والقین سکینہ علینا انا اذا صح بنا ابینا  
وبالعباح حولوا علینا

فقال رسول اللہ ﷺ: من هذا السائق: قالوا: عامر بن  
الاکوع قال: یرحمہ اللہ رجل من القوم: وجبت.

ترجمہ: ”ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے  
وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا:  
”اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟“

حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں  
حدی خوانی کرنے لگے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو نہ ہم  
ہدایت یافتہ ہوتے اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر  
سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو اس میں ثابت قدم رکھ اور  
ہم پر سکینہ نازل فرما اور دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار  
کریں۔ (یعنی اس کا مقابلہ کریں)۔“



تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا: ”عامر بن اکوع ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔“

ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ”ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہوگی۔“

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: 3960۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1802۔ حدیث مختار، جلد 1، صفحہ 101، رقم الحدیث: 5۔ المعجم المبیہ الطبری، جلد 7، صفحہ 31، رقم الحدیث: 6294)۔

## حضور نبی کریم ﷺ نے نعت خوانی کرنے پر بنو نجار

کی بچیوں کی حوصلہ افزائی فرما کر اپنا میلاد منایا:

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة فاذا هو بجوارريض بن

بدفهن ويتغنين ويقلن:

جوار من بنی النجار یا حیدا محمد من جار

فقال النبي ﷺ: یعلم الله انی لا حکین راذا بن ماجه ووفی

روایة: فقال النبي ﷺ اللهم بارک فیہن

ترجمہ: ”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں شیوں سے گزرے تو چند

لڑکیاں آف بجار ہی تھیں اور گانے پڑھ رہی تھیں: ”ہم بنو نجار کی بچیوں تھیں خوش

نصیب ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جسکی ہستی) ہمارے پاس ہے۔“

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: ”(میرا) اللہ خوب بارک

ہے کہ میں تم سے بحد محبت کرتا ہوں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ انہیں برکت

عطا فرمائے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النماز، باب الفناء، الحدیث: 1899۔ سنن ابویوسف،

جلد 6، صفحہ 134 رقم الحدیث 3409۔ فتح الباری، جلد 7 صفحہ 261۔ مجمع الزوائد جلد 10، صفحہ 46۔  
حلیۃ الاولیاء جلد 3، صفحہ 120۔ الاحادیث المختارہ، جلد 1، صفحہ 75 رقم الحدیث 62۔ عمل الیوم واللیلۃ  
للنسائی جلد 1، صفحہ 190 رقم الحدیث 229)

**حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ**

**سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ: انی قد مدحت بیا امری۔ فقال

النبی ﷺ ہات وابدأ بمدحہ اللہ

ترجمہ: ”میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: ”یا رسول

اللہ ﷺ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی

نعت بیان کی ہے۔“

پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”(مجھے بھی سناؤ) اور ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد

سے کرو۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1 صفحہ 7 8 2 رقم الحدیث: 3 4 8۔ مسند احمد، جلد 4 صفحہ 4 2 رقم

الحدیث 15711۔ شعب الایمان للبیہقی جلد 4 صفحہ 89 رقم الحدیث 4365۔ الکامل لابن عدی،

جلد 5 صفحہ 200۔ الادب المفرد للبخاری جلد 1 صفحہ 126 رقم الحدیث: 342)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن**

**عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اپنی نعت سن کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت خرم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

کنا عند النبی ﷺ فقال له العباس رضی اللہ عنہما بن عبدا

لمطلب: یا رسول اللہ انی أريد أن أمدحك

فقال النبی ﷺ ہات لا یفرض اللہ فاک فأنشا العباس

رضی اللہ عنہ یقول

وانت لها ولدت اشرفت الارض وضاءت بنورك الافق  
فنحن في الفياء وفي النور وسبل الرشاد منخرق  
ترجمہ: ”ہم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ تو  
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:  
”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں۔“  
تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”الاؤمجھکے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانست صحیح  
وسا م رکھے (یعنی تم اس طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو)۔“

تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا۔  
”اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت با سعادت ہوئی تو  
(آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افق عالم روشن  
ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں۔ اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی  
اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔“

(المستدرک للحاکم جلد 3 صفحہ 369 رقم الحدیث 5417۔ المعجم الکبیر لمطہ انی جلد 4 صفحہ 213۔ مجمع  
الزوائد جلد 8 صفحہ 217۔ الاصابہ جلد 2 صفحہ 274 رقم الحدیث 2247۔ الاستیعاب جلد 1 صفحہ 53۔ یہ  
جلد 6 صفحہ 447 رقم الحدیث 664۔ حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 36۔ معجمہ جلد 1 صفحہ 53۔ یہ  
اعلام النبلاء، لندھ میں جلد 2 صفحہ 106)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کے اشارے سے**

**آسمان سے بارش برساکرا اپنا میلا دمنایا:**

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک  
میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شہید) قحط میں مبتلا ہوئے۔ آپ ﷺ نے حسب جمعہ  
ارشاد فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے تڑپے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ  
ﷺ! گھوڑے بلباب ہو گئے، بھریاں مٹ گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
ہمیں پانی عطا فرمائے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ المبارک) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھرتباہ ہو رہے ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سر اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ”ہمیں چھوڑ کھو ہمارے گرداگرد برس۔“

تو ہم نے دیکھا کہ اس وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ محتاج ہیں۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث 3389۔ صحیح مسلم کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء رقم الحدیث 897۔ سنن ابوداؤد، کتاب صلاة الاستسقاء باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث 1174۔ المعجم الاوسط جلد 3 صفحہ 95 رقم الحدیث 2601۔ الادب المفرد جلد 1 صفحہ 214 رقم الحدیث 612)

**حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھا کر اپنا میلاد منایا:**

☆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أن رجلاً ضرير البصر أتى النبي ﷺ فقال: ادع الله لي أن يعافيني فقال: ادعه فأمر أيتوضأ فيحس وضوءه ويصلي ركعتين. ويدعو بهذا الدعاء: اللهم اني أسألك وأتوجه

اليك بمحمد نبى الرحمة با محمد الى قد توجهت بك الى رب فى حاجتى هذه للتقضى اللهم فشفعه فى۔  
 ترجمہ: ”ایک نابینا شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے دوا آنے) کی دعا فرمائیے۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو چاہے تو تیرے لئے دوا کو موخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (یعنی) دوا کر دوں۔“

اس نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) دعا فرما دیجئے۔  
 رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی صریح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا اس کے بعد یہ دعا کرنا۔ اللهم انى اسألك واتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه للتقضى۔ اللهم فشفعه فى۔ اس اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد ﷺ سے ہمدست، اسے محمد میں آپ کے وسیع سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں، تاکہ پوری ہو، اے اللہ! میرے حق میں۔ ہاں ہاں۔  
 سنن بیہقی کی شفاعت قبول فرمائے۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعا، تخفیف، رقم الحدیث 3578۔ منی بنی، کتاب القامیة، الصلوة، باب ما جاء فی حاجتہ، رقم الحدیث 1385۔ منی بنی، کتاب الدعوات، رقم الحدیث 168)۔

**میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار مسرت پر کافر کے عذاب میں تخفیف:**

☆ امام محمد بن اسماعیل بخاری نبی ﷺ تحریر فرماتے ہیں :-

قال عروة وثوبية مولاة لابي لهب كان ابولهب اعتقها فا  
رضعت النبي ﷺ فلما مات ابولهب اريه بعض اهله بشر  
حبة قال له ما ذالقت قال ابولهب لم الق بعد كم غير  
اني سقيت في هذه بعثاقتي توية.

ترجمہ: ”عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثوبیہ ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ہے ابولہب  
نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔ پس جب ابولہب  
مر گیا تو اس کے بعض اہل خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا، اس نے اسے  
(یعنی ابولہب سے) پوچھا: ”تو نے کیا پایا؟“

ابولہب بولا: ”تمہارے بعد میں نے کوئی راحت نہیں پائی سوائے امی کے کہ  
ثوبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے جو اس (چھنگلی) سے پلایا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب: دامها تکلم اللاتی مرضعکم جلد 2، صفحہ 764، رقم الحدیث 4813)  
اس کے علاوہ یہ واقعہ ان کتب میں بھی موجود ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 7، صفحہ 478، رقم  
الحدیث 13955۔ مصنف عبدالرزاق جلد 9، صفحہ 26، رقم الحدیث 16350۔ سنن کبریٰ للبیہقی  
جلد 7، صفحہ 164، رقم الحدیث 16350۔ شعب الایمان للبیہقی جلد 1، صفحہ 261، رقم  
الحدیث 281۔ دلائل النبوة للبیہقی جلد 1، صفحہ 149۔ صفوة الصفوة لابن جوزی جلد 1، صفحہ 62۔  
الروض الانف فی تفسیر السیرة النبویہ لابن ہشام جلد 3، صفحہ 98-99۔ البدایہ والنہایہ جلد 2،  
صفحہ 229-230۔ تاریخ دمشق الکبیر جلد 67، صفحہ 171-172۔ نصب الرایۃ جلد 3،  
صفحہ 168۔ فتح الباری جلد 9، صفحہ 145۔ عمدۃ القاری جلد 20، صفحہ 95۔ حدائق الانوار  
جلد 1، صفحہ 134۔ شرح بھیجۃ المحافل للعامری جلد 1، صفحہ 41۔ الحاوی للفتاویٰ جلد 1، صفحہ 196۔ تاریخ  
الخمس جلد 1، صفحہ 222۔ المواہب اللدنیہ جلد 1، صفحہ 27۔ مدارج النبوة جلد 2، صفحہ 19۔ عرف  
التعریف بالمولد الشریف۔ الحاوی جلد 1، صفحہ 197)۔

اس کے علاوہ اس حدیث کو مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے محدث اعظم انور شاہ  
کشمیری نے ”فیض الباری جلد 4، صفحہ 278 پر، غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کے امام العصر  
ابراہیم میرسیا لکوٹی نے ”سیرۃ المصطفیٰ صفحہ 154، حاشیہ پر، وحید الزمان نے ”تیسر الباری  
جلد 7، صفحہ 31“ پر، اور دیوبندیوں اور ان کے مشترکہ امام عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب

عجری نے ”مختصر سیرۃ الرسول“ صفحہ 13 پر میں بطور استدلال نقل کیا ہے۔

## ابولہب کو خواب میں دیکھنے والا کون تھا؟

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی جوینہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”جب ابولہب مرگیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔“ (فتح الباری جلد 9 صفحہ 145)

معلوم ہوا کہ ابولہب کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا۔

**فائدہ:** مذکورہ بالا روایت سے یہ معلوم ہو گیا کہ ابولہب جیسا بد بخت کافر جس کی

ذمت میں قرآن مجید کی ایک پوری سورت

”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“

”تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائیگا۔“

نازل ہوئی جب اسے میاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوش کرنے کی وجہ سے محروم نہیں رہا اور بد اس کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی تو ایک مسلمان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا مہربان کے متعلق کیا خیال ہے؟ بارگاہ خداوندی میں اسے کس قدر انعامات سے نوازا جائے گا۔

## روایت مذکورہ پر محدثین کے تبصرے:

اکثر محدثین کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے میاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منانے اور کفیل میاں کے اعتقاد کے ثبوت پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔ چند ایک محدثین کی تصدیحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ الترمذی والمحدثین الحافظ شمس الدین محمد بن عبد اللہ جزیری متوفی ۷۸۰ھ

اپنی تعریف ”عرف التعریف بالمولد الشريف“ میں فرماتے ہیں:

فاذا كان ابولهب الكافر الذي نزل القرآن بدمه جوزى في

النار بفرحة ليلة مولد النبي ﷺ فمأ حال المسد

الموحد من امة محمد ﷺ فبشرة مولده وبذل ما يصل اليه  
قدرته في محبته لعمرى انما يكون جزاءه من الله الكريم ان  
يدخله بفضله جنات النعيم.

ترجمہ: ”جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے  
کے اجر میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی  
مذمت میں قرآن مجید میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے۔ تو امت  
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مسلمان کو ملنے والے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے  
عشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک  
اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے کے طفیل جنت عطا  
فرمائے گا۔“  
(الحاوی للفتاویٰ جلد 1 صفحہ 196)

علامہ ابن جزری کی یہ عبارت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

(حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ 238۔ سیرت حلویہ، جلد 1، صفحہ 137۔ تاریخ الخمیس، جلد 1، صفحہ 222۔  
سبل الہدی والرشاد، جلد 1، صفحہ 455۔ جو اسیر البجاز، جلد 3، صفحہ 338۔ زرقانی علی الواہب، جلد 1،  
صفحہ 139۔ حسن المقصد فی عمل المولد، صفحہ 66)۔

(2) حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی المتوفی 842ھ اپنی تصنیف ”موردا

اصادی فی مولد الہادی“ میں تحریر فرماتے ہیں:

قد صح ان ابالہب یخفف عنه عند النار فی مثل یوم  
الاثنين باعتاقہ ثویبہ مسروراً بمیلاد النبی ﷺ.

”یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ثویبہ کو  
آزاد کرنے کے صلہ میں ہر سوموار کو ابولہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔“  
اس کے بعد آپ نے یہ اشعار کہے:

اذا کان هذا کافر جاء ذمه

وتبت يداه في يوم الجحيم مغلدا



اتی انه فی یوم الاثنین دائماً  
 یخفف عنه للسرور باحدا  
 فما الظن بالعبد الذی طول عمره  
 باحد مسرورا ومات موحداً

”جب ابولہب جیسا کافر و مشرک جس کی مذمت میں ”تَبَّتْ یَدَا“ نازل ہوئی، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، یہ بات ثابت ہے کہ ہمیشہ سو موار کو نبی کریم ﷺ کے میلاد پر خوشی کرنے کی وجہ سے اس پر عذاب کم کر دیا جاتا ہے۔ تو کتنا خوش نصیب ہو گا وہ مسلمان جس کی ساری زندگی عبادت الہی اور میلاد شریف کی خوشیوں میں بسر ہوئی اور وہ حالت ایمان پر فوت ہوا“

(حجۃ اللہ العالمین، صفحہ 238۔ الخوی لکھنؤی، جلد 1، صفحہ 197۔ سنہ 1977ء، مقتصد من عمل امونذ صفحہ 66)

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ابولہب کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ:

”دراپہ سناست مراثیل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت سن بیست و ہر سال ہر سال بدل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت و کے نازل شد فریوں بسر میلاد آنحضرت سن بیست و ہر سال شیر جاریہ و کے بہت آنحضرت سن بیست و ہر سال جزا او شد تا حال مسلمان کے مملو است بحکمت و ہر روز ہر سال اس کے چہ ہر سال ترجمہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی عبادت کی رات کٹھن میں اموال کو نقد کرنے والوں اور اس پر خوشی منانے والوں لینے دینے کے وہ اس کے مال میں مال خرچ کریں ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن (ان آیتوں) نازل ہوئی۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی منائی تو اسے اس کی جزا ملی تو جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خوشی میں مال خرچ کریں گے ان کی جزا کا کیا نام ہوگا؟“ (مدارج النبوۃ، جلد 2، صفحہ 19)

## ایک تبصرہ منکرین میلاد کے گھر سے:

مخالفین میلاد کے ایک گروہ کے پیشوا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے کہ:

”جب ابولہب جیسے بد بخت کافر کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے تو کیوں کرا علی مراتب حاصل نہ کرے گا۔“

(احسن الفتاویٰ جلد 1، صفحہ 347-348)

☆ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

شب ولادت میں سب مسلمان نہ کیوں جان و مال قربان  
ابولہب جیسا سخت کافر خوشی میں فیض پارہا ہے

## روایت مذکورہ پر منکرین میلاد کے اعتراضات اور ان کے

### تحقیقی جوابات:

اب تک ہمارے سامنے منکرین میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پانچ اعتراضات سامنے آئے ہیں اور وہ یہ ہیں:

- 1- یہ روایت مرسل ہے اس لیے قابل حجت نہیں۔
- 2- یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے۔
- 3- یہ قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہونیوالوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:  
فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينظرون  
”ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔“
- 4- ابولہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت آزاد نہیں کیا تھا۔
- 5- میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے۔

اب ہم ان اعتراضات کے ترتیب وار جوابات ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ اس سے

پہلے ایک بات ذہن نشین کر لیجئے۔

## ایک ضروری بات:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ہاں یہ روایت بطور بنیاد و حجت نہیں بلکہ ہم اس روایت کو بطور تائید پیش کرتے ہیں۔  
محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت پر تو ہمارے پاس قرآن و سنت سے بے شمار دلائل ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

## پہلا اعتراض اور اس کا جواب:

**اعتراض:** ”یہ روایت مرسل ہے اس لئے قابل حجت نہیں۔“

**جواب:** اس کے جواب میں ہم آئمہ حدیث کی آراء نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مرسل روایت مقبول ہوتی ہے یا نہیں؟  
امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

”جب اجل تابعی تک مرسل روایت صحیح ثابت ہو جائے تو قابل حجت ہوں۔“  
(مذہبیہ فی علم تصحیح الحدیث: صفحہ 39)

حافظ الحدیث امام اجل امام جلال الدین سیوطی نے بھی ابن جریر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

اجمع التابعو بأسرہم علی قبول المرسل ولما یات عنہم انکارہ ولا عن احد من الائمة بعدہم فی راس الماتین  
ترجمہ: ”تمام تابعین مرسل روایت کے مقبول ہونے پر متفق ہیں۔ ان میں سے کسی سے بھی انکار منقول نہیں اس کے بعد وہ سب تک جہی کی امام نے انکار نہیں کیا۔“  
(تدریب: ص 1 بعد صفحہ 198)

آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (غیر ہذا) اس بات پر متفق ہیں کہ حدیث مرسل قابل حجت ہوتی ہے، تین آئمہ کے نزدیک تو بغیر کسی شمار

کے اور امام شافعی کے نزدیک اس کی مقبولیت کی کچھ شرائط ہیں۔

☆ حافظ ابن عسقلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”امام احمد کے ایک قول اور مالکی و حنفی فقہاء کے مطابق حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہوتی ہے۔ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی اور سند (خواہ وہ سند متصل ہو یا مرسل) سے مرسل روایت کی تائید ہو جائے تو وہ مقبول ہے ورنہ نہیں۔“

(نزہۃ النظر بشرح نخبۃ الفکر فی مصطلح الحدیث اہل الاثر، صفحہ 37-36)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”نزد امام ابوحنیفہ و مالک رضی اللہ عنہما مقبول است مطلقاً و ایشاں گویند کہ ارسال بجمہت کمال و ثوق و اعتماد است زیرا کہ کلام در ثقہ است و اگر نزد وے کی صحیح نبود ارسال نمی نمود قال رسول اللہ نمی گفت و نزد امام شافعی رضی اللہ عنہ اگر حدیث مرسل اعتضاد یا بد بوجہ دیگر مقبول است و از امام احمد در قول است بقولے مقبول و بقولے لتوقف۔“

ترجمہ: ”امام ابوحنیفہ، امام مالک رضی اللہ عنہما کے نزدیک مرسل روایت ہر حال میں مقبول ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ارسال کمال و ثوق اعتماد کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ گفتگو ثقہ میں ہو رہی ہے اور اگر وہ روایت اس ثقہ کے نزدیک صحیح نہ ہوتی تو وہ اسے روایت کرتے ہوئے یہ نہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اگر کسی اور ذریعہ سے مرسل کی تائید ہو جائے تو مقبول ہوگی اور امام احمد کے دو اقوال ہیں ایک اب کے مطابق مقبول اور دوسرے کے مطابق توقف۔“ (مقدمہ اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ)

☆ شیخ محمود الطحان استاذ کلیۃ الشریعۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے مرسل روایت کے متعلق تین اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا اور تیسرا قول ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

(ب) صحیح: تحتج بہ عند الائمة الثلاثة فی المشہور عنہ

بشرط ان يكون المرسل ثقة ولا يرسل الا عن ثقة وحجتهم  
ان التابعي الثقة لا يستحل ان يقول قال رسول الله ﷺ  
الا اذا سمعه من ثقة.

ترجمہ: ”دوسرا قول یہ ہے کہ مرسل صحیح اور قابل استدلال ہوتی ہے۔ یہ تین  
آئمہ ابوحنیفہ مالک اور مشہور قول کے مطابق احمد کا قول ہے۔ بشرطیکہ ارسال  
کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ سے ارسال کرتا ہو۔ دلیل یہ ہے کہ ثقہ تابعی کسی ثقہ  
سے سنے بغیر کیسے کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

(ج) قبولہ بشرط ای یصح بشرط هذا عند الشافعي  
وبعض اهل علم.

ترجمہ: ”تیسرا قول یہ ہے کہ مرسل شرائط کے ساتھ مقبول ہوں یہ امام شافعی اور  
دوسرے اہل علم کے رائے ہے۔“ (تیسرا صحیح حدیث صفحہ 72)

شیخ محمود اسحاقی کی اس عبارت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ امام احمد بن حنبل کے مرسل  
روایت میں دو اقوال ضرور ہیں۔ مگر مشہور قول یہی ہے کہ آپ کے نزدیک مرسل روایت  
مقبول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بہانے دیے ہیں کہ مرسل روایت ابو محمد ثین قبول نہیں کرتے۔ تو اس  
سلسلہ میں ہماری عرض یہ ہے کہ ان آئمہ اربعہ سے بڑھ کر کون محدث ہے؟ یقیناً یہ وہ محدث  
بھی ہیں مجتہد بھی اور فقیہ بھی جن کی رائے بہ طور دوسرے محدثین پر غالب و فوق ہے۔  
رہا یہ کہ محدثین کے متعلق یہ جہاں کہ وہ مرسل و کئی حال میں بھی قبول نہیں کرتے بلکہ  
بے امام ابو داؤد جو ایک عظیم محدث ہیں فرماتے ہیں کہ:

اما المراسيل فقد كان اكثر العباد، يحتاجون بها فيب مضى  
مثل سفیان الثوري واوزاعي حتى جاء الشافعي نسيه  
فتكلم في ذلك وتابعه عليه احمد وغيره

ترجمہ: ”مراسیل سے اکثر عباد، مثلاً سفیان ثوری مالک اور اوزاعی جیسے لوگ

استدلال کرتے تھے مگر جب امام شافعی تشریف لائے تو انہوں نے مرسل کے بارے میں اختلاف کیا اور امام احمد وغیرہ نے ان کی اتباع کی۔“

(رسالہ ابی داؤد الی اہل مکہ صفحہ 24)

ہم نے یہ تمام اقوال مرسل روایت کے مقام کو واضح کرنے کیلئے ذکر کیے ہیں۔ اگرچہ ہماری رائے علماء محققین کے ساتھ ہے جنہوں نے اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”اگر ارسال کرنے والے کے بارے میں معلوم و معروف ہو کہ وہ ثقہ مشہور سے ہی ارسال کرتا ہے تو پھر اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں۔“

☆ حافظ صلاح الدین ابوسعید خلیل المتوفی 761ھ نے مرسل روایت کے متعلق دس اقوال ذکر کیے ہیں اور ان میں سے مختار قول کی نشاندہی ان الفاظ میں کی ہے:

سابعها ان كان المرسل عرف من عاداته انه لا يرسل الا عن ثقة مشهور قبل والا وهو الپختار  
ترجمہ: ”ساتواں قول یہ ہے کہ ارسال کرنے کی اگر عادت معلوم ہو کہ وہ ثقہ سے ہی ارسال کرتا ہے تو اس کی روایت مقبول ہوگی ورنہ نہیں اور یہی قول مختار ہے۔“

## دوسرا اعتراض اور اس کا جواب:

**اعتراض:** اس روایت پر دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ ”یہ خواب کا معاملہ ہے اور خواب حجت نہیں ہوتے۔“

**جواب:** اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے محقق العصر مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ غیر نبی کا خواب واقعی حجت شرعی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم اس روایت کو بطور حجت ذکر کرتے ہیں بلکہ ہم تو بطور تائید اسے لاتے ہیں، لیکن یہ کہاں لازم آجاتا ہے کہ اس سے کوئی فائدہ ہی نہ ہو۔ قرآن نے فی

الجملہ غیر مسلم کے خواب کا سچا ہونا اور اس سے بعض حقائق کا پتہ چلنا بیان کیا ہے۔ سورہ یوسف میں ہے کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی تھے انہیں خواب آیا انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بیان کیا، آپ علیہ السلام نے ان کو تعبیر سے آگاہ فرمایا جو واقعہ سچی ثابت ہوئیں آپ نے ان کے خواب سننے کے بعد انہیں توحید و ایمان کی طرف دعوت دی جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دونوں حالت کفر پر تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں دو باتیں ہیں ایک یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب آیا جس میں ابولہب نے کہا ثویبہ کی آزادی کی برکت سے سوموار کو میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیداری کی حالت میں فرمایا:

وذلك ان النبي ﷺ ويوم الاثنين وكانت ثويبة بشرت  
بالهب مولده واعتقها۔

ترجمہ: "کہ عذاب میں تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کو پیدا ہوئے اور ثویبہ نے ابولہب کو ولادت کی خبر دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔"

(فتح الباری جلد 9 صفحہ 118)

تو یہ صرف خواب نہیں بلکہ صحابی رسول ترجمان القرآن کا ایک قول ہے جو نبی قیامی واجتماعی ہونے کی وجہ سے مرفوع کا درجہ رکھتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ معاذ اللہ یہ غلط قسم کا خواب تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسے بیان ہی نہ کرتے اور اگر انہوں نے بیان کر ہی دیا تو بیکسری بہ و تاملین اس کی تردید کرتے حالانکہ ایک کوئی بات کتب میں نہیں بدلے آج بھی اسے نقل کر کے اس کے مسائل کا تقابلاً کیا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات اس لیے قابل اعتبار نہیں کہ اس وقت وہ حالت کفر میں تھے۔

اس کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ اولاً وہ اسلام اپنے تئیں پہلے سے اپنے خواب کا واقعہ بدل

کے تقریباً دو سال بعد کا ہے اس لئے کہ ابو لہب بدر کے ایک سال بعد خواب میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی حالانکہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر میں شرکت کیلئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے یہ فرما دیا تھا:

من لقی العباس بن عبدالمطلب فلا يقتله فإنه اخرج  
کرھا۔

ترجمہ: ”جو عباس بن عبدالمطلب کو پائے وہ اسے قتل نہ کرے۔ کیونکہ وہ مجبوراً  
شریک ہوئے ہیں۔“ (الکامل فی التاريخ، جلد 2، صفحہ 128)

اس کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدیوں سے رہائی  
پانے کے لئے فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میرے پاس گوماں نہیں۔“  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے چچا! اس مال کے بارے میں بتاؤ جو ام فضل  
کو دے کر آئے ہو“ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا:

الذی بعثك بالحق ما علم به احد غيري وغيرها واني لا علم  
انك رسول الله۔

ترجمہ: ”مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میرے اور  
میری بیوی کے سوا اس بات کو کوئی نہیں جانتا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ  
اللہ کے رسول ہیں۔“ (الکامل، جلد 2، صفحہ 123)

ثانیا اگر ان کو حالت کفر پر تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی یہ روایت قابل قبول ہے۔  
کیونکہ وقت تحمل اسلام شرط نہیں بلکہ وقت ادا شرط ہے۔ اور جب تابعین نے آپ سے یہ  
بات سنی تو اس وقت یقیناً آپ مسلمان تھے۔ محدثین نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی  
شخص نے حالت کفر میں حضور علیہ السلام سے بات سنی پھر اس نے اسے حالت اسلام میں بیان  
کیا خواہ حضور علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہو تب بھی مقبول ہے۔ ہاں اگر ظاہری حیات میں  
اسلام قبول کر لیا تو صحابی بھی قرار پائے گا ورنہ وہ تابعی ہوگا۔

”شرح الفیہ“ میں شیخ احمد شاہر کا قول ہے کہ:



”وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے سے قبل کوئی بات سنی اور پھر آپ کے وصال کے بعد وہ اسلام لایا۔ مثلاً تنوخی ہر قل کا قاصد تو اب وہ اگرچہ تابعی ہے مگر حدیث اس کی متصل ہوگی۔ کیونکہ اعتبار روایت کا ہے یعنی اس نے وہ روایت حضور غیبت سے کی ہے۔ اگرچہ وہ بوقت تھل مسلمان نہ تھا۔ لیکن بوقت ادا مسلمان تھا۔“

(شرح صفحہ 26۔ محفل میاں پر امتیاضات کا علمی مجلہ صفحہ 68-71)

## تیسرا اعتراض اور اس کا جواب:

**اعتراض:** ”یہ روایت قرآنی نصوص کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں

اللہ تعالیٰ نے حالت کفر پر فوت ہونے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينظرون

”ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ ہی ان پر نظر عنایت ہوگی۔“

**جواب:** اس اعتراض کے جواب میں گزارش یہ ہے کہ امت مسلمہ کے علمبردار

ائمہ و محدثین نے اس اعتراض کا قلع قمع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ نصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خصوصیت ہے کہ جو عمل بھی آپ کے ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہرگز نہیں

نقص فرماتا ہے۔ اور اوجب سے ہفتہ وار تخفیف اس سبب سے نہیں ہوتی۔ اس کے پانی

نوند کی ٹوبہ کو آزاد کیا تھا، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت پر کوشش کی تو اس

انعام کا باعث ہے۔ اور اس کا عمل ہرگز ہوتے ہی ان کے عذاب میں رعایت کا

سبب بن گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ عمل کرنے والوں نے جہاں یہ نصوص کے خلاف

کے لیے کیا کیا ہے۔ اس سے غرض نہیں کہ عمل کرنے والے اوجب ایک ہاں تھا یہ لوگوں کی

ساری شفقتیں تو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ہیں۔ اور محدثین علمائے

روایت کا قرآن سے معارضہ کرنے والوں کے لئے ان روایت میں مواظقتی بیان اس کے

”غور و فکر“ کی راہ ہمواری ہے۔ یہاں چند محدثین کی تصدیقات پیش خدمت ہیں:

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

”اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بعض اوقات آخرت میں کافر کا عمل صالح بھی اسے مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ظاہر قرآن کے مخالف ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنَّ عَمَلٍ  
 ”اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے“  
 (سورۃ الفرقان: 23)

اولاً اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ خبر مرسل ہے کیونکہ عروہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے ان سے بیان کیا اگر اسے متصل تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ خواب کا معاملہ ہے شاید خواب دیکھنے والا اس کے بعد مسلمان ہو لہذا یہ حجت نہیں۔

ثانیاً اگر اسے ہم قبول بھی کر لیں تو اس میں احتمال یہ ہے کہ (یہ کافر کا معاملہ نہیں) بلکہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ اس پر قصہ ابو طالب دلیل ہے جو پہلے گذر چکا ہے کہ ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے تخفیف ہوئی تو وہ جہنم کے نچلے طبقہ سے منتقل ہو کر سب سے اوپر آ گئے۔

☆ امام بیہقی نے فرمایا کہ ”کافر کے بارے میں جو وارد ہے کہ اس کا عمل خیر باطل ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کافر دوزخ سے نجات پا کر جنت میں داخل نہ ہوگا۔ البتہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے کفر کے علاوہ باقی جرائم کے عذاب میں تخفیف پالے۔“

قاضی عیاض کہتے ہیں کہ ”اس بات پر اجماع ہے کہ کافر کے اعمال سے اسے نفع نہ دیں گے اور انہیں نعمتیں حاصل نہیں ہوں گی اور نہ عذاب میں تفاوت ہے۔“

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں یہ بات اس احتمال کو رد نہیں کر سکتی جس کا ذکر امام بیہقی نے کیا ہے کہ جو کچھ وارد ہے وہ کفر کے ساتھ متعلق ہے کفر کے علاوہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف سے کوئی مانع ہے؟

اور امام قرطبی نے فرمایا کہ ”عذاب میں تخفیف ابولہب کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جس کے بارے میں نص وارد ہے (یعنی بے کافر کیلئے نہیں)۔“

وہاں ابن منیر نے حاشیہ میں لکھا کہ ”یہاں دو معاملات ہیں ان میں سے ایک محال ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت کافر کا اعتبار اس کے کفر کے ساتھ کیا جائے گا کیونکہ اطاعت کے لیے یہ شرط ہے کہ اس میں ارادہ صحیح ہو حالانکہ یہ کافر میں نہیں پاتا۔“

دوسرا یہ کہ کافر کو اس کے کسی عمل پر محض بطور فضل ایسی فائدہ حاصل ہو اسے عقل محال سمجھتی۔ جب یہ ضابطے واضح ہو گئے تو جاننا چاہئے کہ اگرچہ ابولہب کا توبہ و آزاد کرنا (اس کے کفر کی وجہ سے) مقبول اطاعت نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس پر تخفیف فرمائی ہو جیسے کہ اس نے ابوطالب کے معاف میں فضل فرمایا عذاب ماننے یا نہ ماننے والوں میں شریعت کے تابع ہیں۔ (ہماری عقل یہاں نہیں آتی)۔

میں (ابن حجر مستدرنی) کہتا ہوں کہ ابن منیر کی تقریر کا تفسیر یہ ہے کہ یہ فضل (عذاب کا کم ہونا) اس ذات مبارکہ کی تعظیم کی وجہ سے ہے جس کی تعظیم کافر سے نہیں ہوتی۔ (توبہ کا فائدہ کی تعظیم نہیں بددنی کی تعظیم کی وجہ سے ہوا ہے)۔ (فتح باہی جلد 9 صفحہ 119)

2: امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ:

فی هذا الحديث من الفقه ان الكافر قد يعصى عوضا من اعماله التي ان منها قربة لاهل الايمان بالله كما في حق ابي طالب غير ان التخفيف عن ابي طالب وذال لنصرة ابي طالب لرسول الله ﷺ وحياطته له او عداؤة ابي لهب له

”اس حدیث سے یہ مسئلہ واضح ہو رہا ہے کہ بعض اوقات کافر کو جس سے ان کے ان اعمال کا ثواب ملتا ہے جو ان ایمان میں قربت کا موجب بنتے ہیں یہ ہے۔ ابوطالب کے حق میں فرق صرف یہ ہے کہ ابولہب پر ابوطالب کے تخفیف سے ہے اور وہ اس لئے کہ ابوطالب نے آپ سے توبہ کی مدد و حفاظت کی اور

ابولہب نے عداوت کی تھی۔“ (مفتا دارالافتاء جلد 20 صفحہ 109)

3: امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: روایت میں سے ہے کہ:  
 ”ابولہب نے کہا: ”میں نے تمہارے بعد آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ  
 ثویبہ لونڈی آزاد کرنے پر مجھے اتنا پانی پلایا جاتا ہے۔“  
 اور (یہ کہتے ہوئے) اس نے سبابہ (شہادت کی انگلی) اور انگوٹھے کے درمیانی  
 فاصلے کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح بخاری کے علاوہ دیگر روایات میں ہے کہ اس کے اہل خانہ میں سے جس  
 فرد نے اُسے بہت بری حالت میں دیکھا تو اس نے کہا: ”میں نے تمہارے  
 بعد کوئی آرام نہیں پایا سوائے اس کے کہ ہر سوموار کے روز میرے عذاب میں  
 کمی کر دی جاتی ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سوموار کے دن ہوئی اور ثویبہ  
 نے ابولہب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی اور اسے کہا تھا:  
 ”کیا تجھے پتہ چلا ہے کہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے ہاں تیرے بھائی  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا پیدا ہوا ہے؟“

(اس پر خوش ہو کر) ابولہب نے اس سے کہا: ”جا تو آزاد ہے۔“  
 اس (خوشی منانے) نے اُسے دوزخ کی آگ میں فائدہ پہنچایا۔“

(الروض اللاتف، جلد 3، صفحہ 99-98)

(4) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ”یہ خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے  
 کہ کفار کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا صلہ عطا کیا جاتا ہے۔“

وهذا ايضا لان الاحسان كان مرجعه الى صاحب النبوة  
 فلم يضع.

ترجمہ: ”اور یہ اس لیے ہے کہ ابولہب کے احسان کا مرجع ذات نبوت تھی اس  
 لئے اس کا عمل ضائع نہیں کیا گیا۔“ (شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 661)

(5) امام کرمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

يَحْتَمِلُ أَيْ كَوْنِ مَا يَتَعَلَقُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مُخْصِوْصًا مِنْ ذَالِكَ  
ترجمہ: ”اس واقعہ کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ وہ اعمال جن کا تعلق نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہو ان کے ذریعے کافر کے عذاب میں تخفیف  
ہو جاتی ہے۔“ (اموا ب اندرائی جلد 19 صفحہ 79)

اس کے علاوہ امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ حنبلی، علامہ محمد عبدالباقی زرقانی، امام ابن  
جزری، علامہ محمد بن یوسف عساکری، شامی، علامہ ابن عابدین شامی، علامہ حسین بن دینار، محمد بصری،  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حافظ ابن قیم، انور شاہ کشمیری، رشید احمد لدھیانوی، عبد اللہ بن محمد  
نجدی، ابراہیم میر سیاکوٹی اور وحید الزمان حیدرآبادی نے بھی اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے اور اس  
سے تخفیف عذاب پر استدلال کیا ہے۔

## چوتھا اعتراض اور اس کا جواب:

**اعتراض:** ”بوہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آواز نہیں

دیا تھا۔“

**جواب:** ”جوہا گزارش یہ ہے کہ ثویبہ کی آواز کی متعلق میں یہ کہتے ہیں کہ

میں ایک یہ کہ ابوہب نے نہیں حجرت کے بعد آواز دیا تھا۔“

دوسری یہ کہ ابوہب نے نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پہلے آواز دیا تھا۔“

اور تیسری یہ کہ ابوہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے آواز نہیں دیا۔“

آزاد کو یہ کہیں اس کے متعلق صحیح موقف یہی ہے کہ ابوہب نے ثویبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے وقت ہی آواز دیا تھا اس پر محدثین اور ائمہ نے اس کے تسلیم کیا ہے۔“

فرمائیں۔“

1: صحیح بخاری کی روایت میں یہ تصریح ہے کہ ابوہب نے عذاب میں تخفیف دیا۔“

”بعثتہ ثویبہ“ یعنی ثویبہ کی آواز کی۔ اس پر آواز کی پہلے ہی میں آواز

ہوئی یا حجرت کے بعد ہوئی تو چراغ است یہاں پر صحت مانے کا یہ مقصد ہے۔“

(صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 764)

2: حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ:

اعتقها من ساعته فجوزى بذلك لذلك.

ترجمہ: ”تو ابولہب نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا جس کی وجہ سے اسے جزا دی گئی۔“

(البدایہ والنہایہ جلد 2، صفحہ 273)

3: امام ابوالقاسم سہلی سے متعدد علماء، خصوصاً حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام عینی نے یہ روایت نقل لی ہے جس میں صراحت ہے کہ:

وكانت ثویبة بشرت ابالہب بمولده فاتقها

ترجمہ: ”ثویبہ نے ابولہب کو بشارت سنائی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔“

(الروض الاثاف جلد 2، صفحہ 9۔ فتح الباری جلد 9، صفحہ 145۔ عمدۃ القاری جلد 20، صفحہ 5)

4: امام محمد بن عبدالباقی زرقانی نے بھی دوسرے دو اقوال کو رد کرتے ہوئے اسی قول کو علیٰ الصحیح قرار دیا: چنانچہ آپ لکھتے ہیں،

(اعتقها) ابولہب (حين بشرته بولادته عليه السلام) على الصحيح فقالت له اشعرت ان امانة قدولدت غلاما لا خيك عبدالله فقالها اذہبی وقيل انما اعتقها بعد الهجرة قال الشامي وهو ضعيف. وقد روى انه اعتقها قيل ولادته بدھر طويل

ترجمہ: ”صحیح یہ ہے کہ جب ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی اطلاع دی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا، ثویبہ کے کلمات یہ تھے: ”اے ابولہب! کیا تجھے علم نہیں کہ آمنہ کے ہاں تیرے بھائی عبداللہ کا بیٹا ہوا ہے۔“

ابولہب نے اسے ہجرت کے بعد آزاد کیا۔ امام شامی نے فرمایا: ”یہ قول ضعیف ہے۔“ اور یہ بھی مروی ہے کہ اسے ابولہب نے ولادت سے کافی عرصہ پہلے آزاد کر دیا تھا۔“

(زرقانی علی المواہب جلد 1، صفحہ 138)

5: امام محمد بن یوسف صالحی شامی "صاحب الضرر" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ:  
 اختلفوا متى اعتقها فقیل اعتقها حين بشرته بولادة  
 رسول الله ﷺ هو الصحيح.

ترجمہ: "ثویبہ کی آزادی کے بارے میں اختلاف ہے ایک رائے یہ ہے کہ  
 ولادت نبوی ﷺ کی بشارت کے وقت اسے آزادی ملی تھی یہی رائے صحیح  
 ہے۔ (باقی آراء غلط ہیں)۔" (سبل الہدیٰ وارشاد جلد 1 صفحہ 458)

## مخالفین میلاد کے مستند علماء کی تصریحات:

اس کے بعد ہم اسی اعتراض کا جواب مخالفین کے معتبر و مستند علماء کے حوالے سے  
 دیتے ہیں تاکہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

1: حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ:

ولما ولد النبي ﷺ بشرت به ثویبة ابالہب وكان مولاهما وقالت  
 قد ولد اللیلة لعبد الله ابن فاعتقها ابو لہب مسروراً به  
 ترجمہ: "جب نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو ثویبہ نے اپنے آقا ابوبہب و  
 ولادت کی خوشخبری دی اور کہا کہ "آج رات تیرے بھائی مہدی اللہ سے باں بیٹا  
 ہوا ہے۔"

تو ابوبہب نے خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔" (تذکرہ مولانا محمد امجد علی ص 19)

2: ان کے محدث اعظم نواب صدیق حسن خان جموں کے صاحبزادے ثویبہ  
 جسے ابوبہب نے وقت بشارت و ولادت آنحضرت ﷺ کے آزاد کر دیا تھا  
 (شوریہ لکھنؤ ص 154)

3: ان وہابیوں کے امام احمد ابراہیم میہ سید مولیٰ نے بھی یہ تسلیم کیا ہے۔ ثویبہ

ولادت نبوی ﷺ کی خوشی میں آزادی سیدنا حسن کی وجہ سے ابوبہب و ثواب اور ولادت  
 ملی اور اس کے مخالف موقف کی تردید ملی ہے۔ (ملاحظہ ہو:)

(یہ قول صحیح ہے ص 154 155) (ما شیخ)

ان تمام تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ ابو لہب نے ثویبہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت ہی آزاد کیا تھا اور یہی صحیح موقف ہے اس کے علاوہ دوسرے دونوں موقف غلط ہیں۔

ان مسائل میں ہے ذرا ژرف نگاہی درکار  
یہ حقائق ہیں تماثائے لب بام نہیں

### پانچواں اعتراض اور اس کا جواب:

**اعتراض:** ”میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا ابو لہب کی سنت ہے۔“

**جواب:** ”میلاد النبی ﷺ کو سنت ابو لہب کہنا سراسر غلط اور جہالت کی انتہا ہے۔ کیونکہ ابو لہب نے آپ ﷺ کی ولادت پر جو خوشی کا اظہار کیا تھا وہ نبی سمجھ کر نہیں بلکہ بھتیجا سمجھ کر کیا تھا۔ اگر وہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھ کر خوشی کا اظہار کرتا تو اسے دولتِ ایمان نصیب ہو جاتی، لیکن چونکہ میلاد کی نسبت حضور ﷺ کی طرف تھی اس لیے اسے محروم نہیں رکھا گیا۔ تو اب واضح ہو گیا کہ سنی مسلمان آپ ﷺ کو بھتیجا نہیں بلکہ امام الانبیاء ﷺ سمجھ کر میلاد مناتے ہیں۔“

ابو لہب کی سنت تو وہ پوری کر رہے ہیں جو اپنے بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کا ”میلاد“ ان کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ کے میلاد منانے پر فتوے جاڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنے متعلق کچھ سوچنا چاہئے!

اے چشمِ شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی  
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو



## خاتمة الكتاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور نبی کریم ﷺ کی نظرِ رحمت، حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض، بزرگانِ دین ڈھوڈا شریف کے روحانی تصرف اور والدین و اساتذہ کی دعاؤں سے آج کیم شوال (برموقع عید الفطر) 1431ھ 11 ستمبر، 2010 بروز ہفتہ بعد از نماز عصر یہ کتاب ”میلاادِ مصطفیٰ سن تیا پیر“ بزبانِ مصطفیٰ سن تیا پیر پایہ تکمیل و پہنچی۔

آج مسلمان عید الفطر من رہے ہیں۔ لیکن میرے لئے آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو عیدیں اکٹھی کر دی ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسری اس کتاب کی تکمیل جو میں نے 3 ربیع الاول شریف 1431ھ 19 فروری 2010 بروز جمعرات بعد از نماز فجر شروع کی تھی۔

میلاادِ شریف کا سہانا موسم تھا۔ میرا بقی چاہ رہا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے میلاادِ شریف پر کچھ لکھوں، پھر موضوع کا انتخاب ایک اہم مسئلہ تھا۔ کیونکہ اس موضوع پر علماء سلف و خلف نے دفی ترک و دفی تر تحریر کر دی ہیں۔ اسی سبب وہاں رہیں تھا کہ میرے ذہن میں چند موضوعات کے نام آئے۔ جن میں سے یہ موضوع بطور خاص ”میلاادِ مصطفیٰ سن تیا پیر“، بزبانِ مصطفیٰ سن تیا پیر نامیہ کے ذہن میں رسوں اللہ سن تیا پیر کی نظرِ رحمت سے التماس ہوا۔ میں نے اس موضوع پر لکھنے کی ضرورت بھی محسوس کی، کیونکہ میرے ناقص علم کے مطابق ابھی مستقل طور پر اس موضوع پر کام نہیں ہوا، اگرچہ کتب میں متفرق مواد موجود ہے۔ میں نے کتب کی اوراقِ بردی کر کے ٹھوس مواد جو مرتب کر لیا۔

کتاب لکھتے وقت میں نے اختصار و ملحوظ خاطر رکھا، کیونکہ آج کل ہر کسی کا ہنٹ پڑھنے کا رجحان تھا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر سارا مواد اسٹیمیا جاتا تو فی جلدوں میں کتاب نکل ہو سکتی تھی۔ میں اسی وجہ سے آج دو عیدیں منا رہا ہوں۔ آج کے دن میں بہت زیادہ مسرور

ہوں، شاید کہ میری 20 سالہ زندگی میں یہ پہلی ایسی عید ہے۔

کتاب کا مسودہ تیار کرنے کا کام میں ربیع الاول شریف میں کرتا رہا، لیکن اس کے بعد دیگر تعلیمی و تحریری مصروفیات آڑے آ گئیں، جس کی وجہ سے یہ کام کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ پھر رمضان المبارک کے چند دنوں کو میں نے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ مسودہ پر نظر ثانی اور دیگر اضافہ جات کئے۔ پھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مجھے اپنے مرشد خانے آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات میں اجتماعی اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے میرا یہ اس جگہ پر تیسرا اعتکاف تھا۔ آج پھر میں نے مسودہ پر نظر ثانی کر کے اس کو مکمل کر دیا۔

اس کتاب کی تکمیل کے دوران میں نے دیگر تعلیمی مصروفیات کے علاوہ یہ چھ (6) کتابیں مکمل کیں۔ 1۔ جنت کے حسین مناظر۔ 2۔ جنت کی ٹکٹیں۔ 3۔ موت کے مناظر۔ 4۔ شان اولیاء اجمتہ اللہ علیہم۔ 5۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں۔ 6۔ قرآن و حدیث کے بکھرے موتی۔ اور ساتویں کتاب ”ہدایۃ المسلمین من احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم“ کا مسودہ مکمل ہونے کے بالکل قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ اسی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اس کو میرے لئے میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، اور میرے تمام دوست احباب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ طہ و تسبیح صلی اللہ علیہ وسلم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد و علی آلہ

و اصحابہ و بارک و سلم

(خادم اسلام) محمد تنویر قادری و ٹالوٹی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف گجرات

و قادری ریسرچ سنٹر المتوطن پیر مولا و ٹالہ ڈاکخانہ کوٹ جمیل

تحصیل برنالہ ضلع بھمبر، آزاد کشمیر۔

موبائل: 0341.4165880

## ماخذ و مراجع

کتاب ہذا ”میلاو“ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب و تدوین میں درج ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	کتاب	مصنف
1	قرآن مجید	تنزیل میں رب العزمین
2	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: متوفی 256ھ
3	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری: متوفی 261ھ
4	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی: متوفی 275ھ
5	جامع ترمذی	امام یحییٰ محمد بن یحییٰ ترمذی: متوفی 279ھ
6	سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی: متوفی 303ھ
7	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قرظی: متوفی 273ھ
8	مسند احمد	امام احمد بن حنبل: متوفی 241ھ
9	مشکوٰۃ مصابیح	امام ابن الدین محمد بن یزید: متوفی 742ھ
10	تعمیر المعانی	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد سیوطی: متوفی 360ھ
11	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ حلبی: متوفی 430ھ
12	درر السنیۃ	امام ابو جبر احمد بن سلیمان تلمذی: متوفی 458ھ
13	صحیح ابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان: متوفی 364ھ
14	تاریخ بغداد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: متوفی 256ھ
15	مسند حمیان	امام ابوداؤد سلیمان بن ابی داؤد حمیانی: متوفی 204ھ
16	مسند انبیا و اولیاء	حافظ ابو شجاع شیری: متوفی 300ھ

17	مجمع الزوائد	حافظ ابو بكر دمشقي
18	مسند الشاميين	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبراني: متوفى 360ھ
19	خصائص الحبيب	امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطي: متوفى 911ھ
20	المنتظم	شيخ ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزي: متوفى 579ھ
21	البدایة والنہایة	حافظ عماد الدين بن عمر ابن کثير: متوفى 774ھ
22	السيرة النبوية	امام ابو القاسم على بن الحسن ابن عساكر: متوفى 571ھ
23	سنن كبرى	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب نسائي: متوفى 303ھ
24	سنن كبرى	امام ابو بكر احمد بن حسين بن على بیهقي: متوفى 211ھ
25	المصنف	امام ابو بكر عبد الرزاق بن بهام صنعائي: متوفى 211ھ
26	مسند ابو يعلى	امام ابو يعلى احمد بن على بن مثنى موصلی: متوفى 307ھ
27	فتح الباری	امام حافظ احمد بن على بن حجر عسقلاني: متوفى 852ھ
28	تهذيب الاسماء واللغات	امام يحيى بن شرف نووي: متوفى 677ھ
29	تهذيب التهذيب	حافظ شهاب الدين احمد بن على ابن حجر عسقلاني متوفى 856ھ
30	تهذيب الكمال	امام ابو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن مزني: متوفى 742ھ
31	حسن المقصد في عمل المولود	امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطي: متوفى 911ھ
32	الشفاء بتعريف محقق المصطفى سليمان بن عبد الله	قاضي ابو الفضل عياض مالكي: متوفى 544ھ
33	زرقاني على المواهب	علامه محمد زرقاني بن عبد الباقي: متوفى 1122ھ
34	مدارج النبوة	شيخ عبد الحق محدث دهلوي: متوفى 1053ھ
35	مرقاة المفاتيح	علامه ملا على بن سلطان القاري: متوفى 1014ھ
36	مطالع المسرات	علامه محمد مهدي فارسي
37	روح المعاني	امام ابو الفضل شهاب الدين سيد محمود الوسي: متوفى 1270ھ
38	مكتوبات شريف	مجدد الف ثنائي حضرت شيخ احمد سرهندي: متوفى 1034ھ

39	خصائص کبری	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی: متوفی 911ھ
40	در منشور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی: متوفی 911ھ
41	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین بن عمر ابن کثیر: متوفی 744ھ
42	الجزء المفقود من مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام: متوفی 211ھ
43	شرح شفاء	علامہ مدنی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
44	مولد اروی	امام مدنی بن سلطان القاری: متوفی 1014ھ
45	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجوانی: متوفی 1162ھ
46	السیرة الحمیہ	امام مدنی بن برہان الدین حسینی: متوفی 1404ھ
47	تاریخ انیس	شیخ محمد یار بگری
48	فیوض الحرمین	امام شادون اند محمد شادون: متوفی 1174ھ
49	سراج	ظہور نموت مشتمل شیخ مہدی تقی الدینی
50	احدیقۃ اندلیہ	شیخ مہدی تقی الدینی
51	تواریخ حبیب اللہ	منشی عنایت مدنی
52	الذخیرۃ لرحمہ اللہ	سید محمد بن عوی امینی
53	تفسیر نیشاپوری	علامہ نھاس الدین حسین بن محمدی: متوفی 728ھ
54	شرف مصطفیٰ سیدنا پیغمبر	شیخ مہدی مصطفیٰ بن عثمان نیشاپوری: متوفی 506ھ
55	اوقاف ہواں مصطفیٰ سیدنا پیغمبر	ابوالخیر مہدی حسن بن ہوزلی: متوفی 597ھ
56	مواہب لدنیہ	امام شہاب الدین احمد بن محمد بن اسماعیل: متوفی 923ھ
57	تاریخ مصر، املوک	امام ابوبکر بن جریر طبری: متوفی 310ھ
58	عشوقہ العسوقہ	ابوالخیر مہدی حسن بن ہوزلی: متوفی 597ھ
59	ایضاف المعارف	ابوالخیر مہدی حسن بن احمد بن محمد بن طبری: متوفی 798ھ
60	سفن داری	امام مہدی مدنی مہدی حسن بن ہوزلی: متوفی 255ھ

امام محمد بن سعد بن منيع الهاشمي البصري: المتوفى 230ھ	الطبقات الكبرى	61
امام ابو عبد الله محمد بن عبد الله حاكم نيشاپوري متوفى 405ھ	المسند رك	62
حافظ نور الدين علي بن ابي بكر بيهقي: متوفى 807ھ	موارد الزمان	63
الشيخ محمد بن اسحاق بن يسار: متوفى 151ھ	السيرة النبوية	64
امام علي محمد بن عبد الكريم شيباني جزري: متوفى 241ھ	الكامل في التاريخ	65
امام ابو القاسم علي بن حسن ابن عساكر: متوفى 571ھ	تاريخ دمشق الكبير	66
ابو محمد عبد الملك بن هشام: متوفى 213ھ	السيرة النبوية	67
حافظ عبد الله بن محمد بن ابي شيبة كوفي: متوفى 235ھ	المصنف	68
امام جلال الدين بن ابي بكر سيوطي: متوفى 911ھ	جمع الجوامع	69
علامه علي متقي بن حسام الدين بندي: متوفى 975ھ	كنز العمال	70
امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبراني: متوفى 360ھ	المعجم الاوسط	71
حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني: متوفى 852ھ	المطالب العلية	72
مولانا حنيف رضا خان بريلوي	جامع الاحاديث	73
امام احمد رضا خان محدث بريلوي: متوفى 1340ھ	فتاوى رضوية	74
امام احمد رضا خان محدث بريلوي: متوفى 1340ھ	تجلى اليقين	75
امام جلال الدين بن ابي بكر سيوطي: متوفى 911ھ	اللاي المصنوعة	76
امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبراني متوفى 360ھ	المعجم الصغير	77
علامه غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی	شرح صحیح مسلم	78
امام شهاب الدين احمد بن حجر مكي: متوفى 973ھ	تطهير الجنان	79
امام جلال الدين بن ابو بكر سيوطي: متوفى 911ھ	تدريب الراوي	80
امام محي الدين ابوزكريا بن شرف نووي: متوفى 676ھ	كتاب الاذكار	81
حافظ عماد الدين بن عمر ابن كثير: متوفى 774ھ	اختصار علوم الحديث	82

علامہ شیخ عبدالرحمن سخاوی: متوفی 902ھ	فتح المغیث	83
الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی: متوفی 1174ھ	الاتبہاوی سلاسل الاولیاء	84
امام زکریا الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری: متوفی 656	الترغیب والترہیب	85
امام مالک بن انس: متوفی 179ھ	موت امام مالک	86
امام ابو بکر محمد بن اسمین ترقی: متوفی 458ھ	شعب الیمان	87
امام ابو بکر محمد بن اسمین: متوفی 219ھ	مسند اسمین	88
امام ابو یوسف یحییٰ بن یحییٰ: متوفی 366ھ	مسند ابو یوسف	89
امام ابو یوسف محمد بن یحییٰ: متوفی 279ھ	شراک محمدیہ سنہ 279ھ	90
امام ابو بکر محمد بن اسمین: متوفی 292ھ	مسند بزرگ	91
امام جابر بن عبدین بن جابر: متوفی 91ھ	تواریخ جابر	92
امام ابو بکر محمد بن اسمین ترقی: متوفی 458ھ	کتاب التقدیر	93
امام شمس الدین محمد بن عثمان: متوفی 748ھ	سیر احمد منبوت	94
علامہ عبد الوہاب بن عبد الوہاب: متوفی 1003ھ	فیض تقدیر	95
شیخ ابو بکر محمد بن یحییٰ: متوفی 28ھ	سنہ	96
امام احمد رضا خان محدث دہلوی: متوفی 1340ھ	حدائق بخشش	97
امام عظیم بو حنیفہ نعمان بن ثابت: متوفی 150ھ	مسند امام عظیم	98
امام ابو اسماعیل بن عوف: متوفی 610ھ	معجم ترمذی	99
علامہ شامی: حدیثی: متوفی 1212ھ	تفسیر مظہری	100
امام ابو بکر محمد بن اسمین: متوفی 219ھ	تواریخ مقبالت	101
امام جابر بن عبدین بن جابر: متوفی 91ھ	تفسیر جابری	102
علامہ عبد الوہاب بن عبد الوہاب: متوفی 1003ھ	نور المتقین	103

104	كتاب الثقات	امام ابو حاتم محمد بن حبان: متوفى 354ھ
105	الاحاديث المختاره	الشيخ محمد بن عبد الواحد مقدسي جعلى: متوفى 243ھ
106	تاريخ جرجان	الشيخ ابو قاسم حمزه بن يوسف جرجاني: متوفى 428ھ
107	الحاوي للفتاوى	امام جلال الدين ابو بكر سيوطي: متوفى 911ھ
108	الاستيعاب في معرفة الاصحاب	حافظ ابو عمرو يوسف بن عبد الله بن عبد البر: متوفى 463ھ
109	الاصابه	حافظ احمد بن علي ابن حجر عسقلاني: متوفى 852ھ
110	جامع الاحاديث	امام جلال الدين بن ابى سيوطي: متوفى 911ھ
111	التمهيد	امام ابو يوسف بن عبد الله بن محمد ابن عبد البر: متوفى 463ھ
112	مسند عبد بن حميد	ابو محمد بن ابي عبد بن حميد: متوفى 249ھ
113	المسند	امام ابو بكر محمد بن هارون الروياني: متوفى 307ھ
114	مراة المناجیح	مفتي احمد يار خان نعیمی
115	الجامع الصغير	امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطي: متوفى 911ھ
116	سنن دارقطني	امام علي بن عمر دارقطني: متوفى 285ھ
117	المسند	الشيخ اسحق بن راهويه
118	جامع العلوم والحكم	شيخ ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد ابن رجب حنبلي: متوفى 795ھ
119	سنن صفري	امام ابو بكر احمد بن حسين نيهقي: متوفى 458ھ
120	السنن الماثوره	امام محمد بن ادريس شافعي: متوفى 204ھ
121	المغنى	شيخ ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي: متوفى 620ھ
122	صفائح الجبين	امام احمد رضا خان محدث بريلوي: متوفى 1340ھ



123	شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی: متوفی 516ھ
124	السنن	شیخ ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی: متوفی 227ھ
125	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی: متوفی 204ھ
126	میزان الاعتدال	حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی: متوفی 748ھ
127	مشکل الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی: متوفی 321ھ
128	الجامع الاحکام القرآن	امام ابو عبد اللہ محمد بن انصار: متوفی 671ھ
129	حجۃ اللہ علی العالمین	امام محمد بن یوسف بھمی: متوفی 135ھ
130	سبل الھدی والارشاد	علامہ یوسف صاعی شافعی
131	جواب السائل	امام محمد یوسف بھمی: متوفی 1350ھ
132	آؤ میاد منعمین	ابو الحقائق علامہ علامہ مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی
133	محفل میاد پر اعتراضات کا مہمی محاسبہ	علامہ مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی
134	فتاویٰ مبدائی	علامہ عبدالحق کھنوی
135	الموقظۃ فی علم الحدیث	امام شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی: متوفی 748ھ
136	نزیحۃ النظر بشرح نخبۃ الفکر	حافظ شباب مدین احمد بن علی بن محمد شافعی: متوفی 1053ھ
137	اشعۃ الموعظت	شیخ مہدی حق محدث، ہونی: متوفی 1053ھ
138	تیسرے قطع الحدیث	شیخ محمود الطیبن
139	شرح الفیہ	امام جلال الدین بی بی بیوی: متوفی 1111ھ
140	مدقۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن عبد القادر: متوفی 1146ھ
141	اربعین الالف	امام ترمذی
142	حضور سیدنا پیغمبر ماکہ و مقابرہ	ابو الحقائق علامہ علامہ مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی

## کتب علماء منکرین میلاد

143	تحفۃ المولود	ابن قیم جوزیہ متوفی 751ھ
144	فتاویٰ نذیریہ	نذیر احمد دہلوی
145	فتاویٰ ثنائیہ	ثناء اللہ امرتسری
146	فتویٰ ستاریہ	عبدالستار دہلوی
147	فتویٰ علمائے الاعدیث	عبداللہ روپڑی
148	مختصر سیرۃ الرسول	عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی
149	الشماتۃ العنبریہ	نواب صدیق حسن خان بھوپالی
150	تیسر الباری	وحید الزمان حیدرآبادی
151	سیرۃ المصطفیٰ	ابراہیم میرسیالکوٹی
152	سلسلہ احادیث الصحیحہ	ناصر الدین البانی
153	صلوۃ التنبیح	عبداللہ عقیف
154	اسن الکام	عبدالغفور اثری سیالکوٹی
155	مسک الختام	نواب صدیق حسن بھوپالی
156	حاشیہ نماز نبوی	زبیر علی زئی
157	الدعا	بشیر سلفی
158	التوسل	ناصر الدین البانی: متوفی 1420ھ
159	مجموعۃ الفتاویٰ	ابن تیمیہ: متوفی 728ھ
160	نشر الطیب	اشرف علی تھانوی
161	فضائل اعمال	زکریا سہارنیوری
162	العطورۃ المجموعہ	زکریا سہارنیوری
162	اسن الفتاویٰ	رشید احمد دیوبندی کراچی





داتا دربار مارکیٹ، لاہور  
Mob: 0333-4503530

# میلاد پبلیکیشنز



ملنے کا پتہ